دیوانِ نصیری

بروشسکی

اردو ترجمہ

پروفیسر ڈاکٹر

علامہ نصیر الدین نصیر ہونزائی

(ستارۂ امتیاز)

ترجمہ : غلام قادر بیگ

نظموں کی فہرست

نظم نمبر	سرِ آغاز	تعداد اشعار	حوالہ	موضوع	صفحہ
۱	علی سلطان محمد شا!	۷	الف	روحانیت اور اپنائیت	9
۲	ہمیشہ نورہ دمن	۱۳	//	تُو ہی تُو ہے	11
۳	جاالتو دنیا تکۂ شہنشا	۲۰	//	اشتیاقِ دیدار	13
۴	جاسہ شریارہ ہک	۱۳	//	سوالات بحضورِ مولا	16
۵	اُنہ گنہ اس یو بی	۲۰	//	چور ڈولہ جاجی فدا	19
۶	ڈولہ حکمتہ سا!	۱۶	//	عاشقانہ دُعا!	22
۷	اُن نورہ تجلّی شان	۱۴	//	سلطان محمد شاہ!	25
۸	جہ اُنے عاجز گدان	۱۰	//	حقیقی علم کے فروغ کیلئے دُعا	28
۹	علیؑ مُرتضٰی دیمی	۱۱	//	حصولِ دیدار کی شُکر گزاری	30
۱۰	معرفتہ بزمرگری	۱۵	//	سلطان عنقریب آ ہی رہا ہے	32
۱۱	وقتہ دمنہ غیبہ نور	۱۶	ب	روح اور رُوحانیت کی کتاب	35
۱۲	مومنہ قلبہ عرشُ لو	۲۱	//	رُوحانیت کے عجائب وغرائب	38

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نظم نمبر	سرِآغاز	تعداد اشعار	ردیف	موضوع	صفحہ
۱۳	شلہ بِرہ چغہ	۱۰	پ	اَب کیا چھپانا	41
۱۴	جتیہ الچنہ گری	۸	//	نورانی دیدار	43
۱۵	عاشقان مولا تجلا	۱۸	ت	احوالِ مستی	45
۱۶	یاعلی سلطان قبولا	۷	//	مناجات	48
۱۷	اسہ تخت اُنہ یہ ژو مولا	۱۲	ٹ	عرشِ قلبی	50
۱۸	اُمّ الکتاب غراسُ لو	۱۰	ث	اُمّ الکتاب	52
۱۹	نورہ مولا تجلا	۱۰	ج	ہماری اصل محتاجی	54
۲۰	نورہ دمنہ یَلُ لوبان	۱۳	چ	رعایائے روحانی	56
۲۱	ہِن تُجُونہ صورتُ لو	۹	ح	ظہوراتِ رُوح	58
۲۲	اُنہ شُلہ فُواسر بلسؔ	۱۰	خ	محبوبِ روحانی	60
۲۳	مُواُنلہ بسکیم	۱۸	د	یاعلیؑ مدد	62
۲۴	جنّتہ اُیمکؔ	۱۱	ر	حقیقی لذّتیں	65
۲۵	ہِن خدایہ نور	۱۲	//	نُورِ الٰہی کی روشنی میں	67
۲۶	مولا چھچی دیدار	۱۳	//	مبارک ہو!	69
۲۷	بشرہ کمالہ حَدُلو	۱۱	//	ظہورِ نور	71
۲۸	مولا گوۤیَرُم بای کہ	۱۹	//	عاشقانہ گریہ وزاری	73
۲۹	نُورُلوۤ تِل معجزکُ	۱۲	ز	نورانیت کے راز	76

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	سرِآغاز	تعدادِ اشعار	ردیف	موضوع	صفحہ
٣٠	دنیا کہ قیامتہ گنہ	١٠	س	کیوں	78
٣١	حضرتِ سُلطانہ	١٠	ش	جذباتِ جان نثاری	80
٣٢	یارب قبول مے	٩	//	وطنِ عزیز کے حق میں دُعا	82
٣٣	گھرس سروہ	١٠	//	اظہارِ عقیدت ومحبت	84
٣٤	نورہ دمن ئینَ با	١٠	ص	خلاصی اور نجات	86
٣٥	خدایہ نورہ جلواڈم	١٣	ڭ	مستقبل میں کیا ہوگا؟	88
٣٦	واجیہ جیہ یار!	١٨	م	تعظیم کے ساتھ سلام	90
٣٧	السّلام یا شاہِ مردان!	٢٠	//	السّلام	92
٣٨	نورہ شمع گسکِلہ	٩	//	مستانہ کلام	94
٣٩	جاچغہ مِکْ اُیَم یار	٢٠	//	میں ہرگز نہ بھولوں گا	96
٤٠	غیبہ بررکرکہ دمن	١٩	//	رُوحانی مشاہدات	99
٤١	بر دیٹہ عجب معجزہ	١٢	//	بُنیادی معجزہ	102
٤٢	عالمَ ٹہ تھائُم منش	٦	//	سبز پرچم	104
٤٣	بلی کہ می وطنر	١٦	//	تشریف آوری کے فیوض وبرکات	105
٤٤	سلطانہ نورہ رحمتہ	١٤	//	شرابِ حقیقی کی سرمستی	108
٤٥	ازلہ نورہ تن	١٤	//	نورِ مولا کریم	110
٤٦	زمین کے آسمانکہ	٩	ن	امامِ وقت کے اوصاف	112

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	سرِآغاز	تعدادِ اشعار	ردیف	موضوع	صفحہ
۴۷	می جیآ کہ عقلہ شریار	۱۱	ن	فرمان سب کچھ ہے	114
۴۸	دین کہ دُنیا قرار	۱۳	//	امامِ زمان	116
۴۹	مستانہ شُگلو	۱۰	//	مستانہ معشوق کو مطلع کرو	118
۵۰	پاک مولا شُلہ سیس!	۱۰	//	ایک ہمہ رس دُعا	120
۵۱	خدایہ نور خدایہ شان	۱۱	ق	میرے امام ایسا کون ہے	122
۵۲	دیدارہ خمور باکہ	۱۱	و	ہُنرِ عشق	124
۵۳	خدایہ عشقہ کتابن	۱۳	//	کتابِ کائنات	126
۵۴	ہونزو علمہ کان	۱۳	//	ھونزہ شاہ کریم کے عہد میں	128
۵۵	اس داڈووہ	۹	//	اے میرے دل کے مکین	130
۵۶	لعلکٹ کا تول مناس	۸	ہ	شاہنشاہِ جشنِ جواہر	132
۵۷	ازلہ استاد	۱۴	ی	صورتِ رحمان	133
۵۸	می کھینہ دمن	۱۱	//	علی ہمیشہ ظاہر ہے	135
۵۹	جاغیہ شُریارکٹ دمن	۱۹	//	اللہ مولانا علی	137
۶۰	قیمت منوالہ عشقہ فو!	۱۲	//	آتشِ عشق	140
۶۱	حاضر امامہ عشقہ فُون	۹	//	مُقدّس عشق کا آغاز	142
۶۲	می ابشہ گنڈِک	۷	//	دورانِ جنگ کی ایک دُعا	144
۶۳	وقت دِیہ کہ گکھر	۱۰	//	فدائیوں کا ترانہ	145

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	سرِآغاز	تعدادِ اشعار	صنف	موضوع	صفحہ
۶۴	سبورہن عاشقن	۱۷	مثنوی	کچھ اشارات	147
۶۵	شاہ کریم دینہ شہنشاہ	۱۳	//	رُوحانی لشکر	150
۶۶	ہن خداوحدتہ نور	۱۵	مسدّس	دریائے عشق	152
۶۷	ژوٗلہ شہنشا	۱۵	مثنوی	شہنشاہِ دین کے اوصاف	155
۶۸	زمانا نورہ تن	۴۹	//	مناجات	157
۶۹	شُلکویو کلہ بُٹ میلسکی	۱۱	مخمس	طلبِ دیدار	163
۷۰	مس لونمان برپتا	۱۴	الف	تم دِل میں جا کر دیکھو	166
۷۱	دینہ وطن دیغشی	۱۴	مثلث	نورہ ہرلتن دِیارڈ	168
۷۲	شان وشوکتہ کا	۱۱	ر	ڈکو مآلہ جیہ یار!	170
۷۳	مینہ بہ ہیئبان	۲۱	ک	سِرکیگ	172
۷۴	جشنِ سیمین دیمی	۱۵	ن	تحفۂ جشنِ سیمین	175
۷۵	اسرڈکون ہرٹ حضور!	۱۵	ی	خوش آمدی	177
۷۶	زمانا مرتضا دیدار	۱۵	ک	مبارک صد مبارک جشنِ سیمین!	179
۷۷	یہ چل منے نورہ سا!	۱۶	ہ	الحمدللہ	181
۷۸	کھوت بہ عجب سرگستن!	۱۵	الف	کھوت بہ عجب سرگستن !	183
۷۹	اُن زمانا مرتضابا	۱۸	ن	اُن زمانا مرتضابا	185

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

نمبر شمار	سرِآغاز	تعدادِ اشعار	[illegible]	موضوع	صفحہ
۸۰	اِنے سرکٹے برکش	۱۲	م	سرکٹے برکش	187
۸۱	خدایے نورے ھدایت	۱۱	د	امامِ آلِ محمدؐ	189
۸۲	توصیفِ حضرت حکیم پیر ناصر خسرو ق س	۲۱		توصیفِ حضرت حکیم پیر ناصر خسرو ق س	190
۸۳	ائیرَ بیَم دَسپَرا	۲۱	الف	ایک میں سب ہیں	194

روحانیت اور اپنائیت

۱۔ اے (حضرت امامؑ) سلطان محمد شاہ! تو میرے لئے زمانے کا علیؑ اور شہنشاہِ دین ہے۔ اے میرے دل کی (کبھی ختم نہ ہونے والی) شادمانی! میرے دل میں آکر جلوہ فگن ہو جا اور مجھ سے دور نہ ہو جا اس لئے کہ تو (مظہرِ نورِ الٰہی ہونے کے ناطے سے) میرا آقا اور مالک ہے۔

۲۔ میری جان "سپندر" (ہرمل = HARMUL) کی طرح مقدس آتشِ عشق کی تپش پر بے قراری کے عالم میں سلگ رہی ہے اور تو میرے دل کی اس کیفیت سے خوب آگاہ ہے۔ اے محبوبِ جان! تیرے لئے اس چاہت کے باوجود تو میرے لئے بیگانہ نہ بن جانا اور میری اس حالت پر رحم کر کے دیدارِ اقدس سے نوازنا۔

۳۔ مجھے چشمِ باطن عنایت فرما کر اس قابل بنانا کہ میں تیرے ازلی نور کے حسن و جمال کے نت نئے جلوؤں کا مشاہدہ کر سکوں اس لئے کہ میں تیرے حسن و جمالِ معنوی کا خریدار ہوں۔ اے مطلوبِ جان! تو میری قلبی مسرت و شادمانی کا وہ حسین و جمیل گلاب ہے جو تازہ تازہ کھلا ہے ایسے میں جو بیگانہ ہیں اُن کی نظروں سے اوجھل رہنا (اس لئے کہ ایسے افراد تیری عظمت و بزرگی اور اوصافِ حمیدہ کے لئے نظریاتی آلودگی کے باعث اقرار نہیں کر سکیں گے)۔

۴۔ (اے میرے جانان! تو انسانی عوالمِ شخصی کے ظاہر و باطن کو روشن کرنے والا مقدس نور ہے) اس لئے تو اپنے (اس) نورانی عمل کے تجدد کے ذریعے میرے عالمِ خیال کے خلوت کدے میں آجا (تاکہ اس روحانی وصال کی برکت سے مجھے آفاق و انفس کے اسرار اور حقائق و معارف سے آگاہی نصیب ہو سکے)۔ اے جانان! تو اپنی ازلی ذات میں ایک عجیب و غریب روشن و تابناک گوہر ہے (میری التجا ہے کہ) تو میرے دل کو اپنے با کرامت نور سے جگمگا دے اور اسے روحانی مسرت و شادمانی سے ہمکنار کر دے۔

۵۔ (اے میرے دل کے مکین) تو میرے تصور کے آئینے میں اپنے روحانی وعلمی حسن و جمال کی گوناگوں تجلیات کے ساتھ ہمیشہ جلوہ فگن رہتا ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ ایک حسین اور نیلگون چھتری لئے تو خود میرا جانان ہے۔

۶۔ (اے میرے آقا) میرے لئے دونوں جہانوں میں اپنی رحمت کے سائے میں ظاہری و باطنی تمام نعمتیں مہیا کر دینا تاکہ دونوں مقامات پر مجھے کسی قسم کی تنگی یا غم نہ رہے۔ (تیرے درِ اقدس سے فیاضی کی امید اس لئے ہے کہ) تو (خدا کی ہر صفت اور) پنجتن پاک کا نمائندہ ہے۔

۷۔ نصیرالدین کی قسمت جو اس سے قبل خوابیدہ تھی (فنائے عشق کے باعث) عنقریب بیدار ہونے والی ہے۔ محبوبِ حقیقی نے اُسے (فنائیت کی اِس کیفیت کو دیکھ کر باطنی توفیق کے ذریعے) ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے قلبی کتابِ عشق کو (اب بتدریج عارفانہ کلام تخلیق کرنے کی صورت میں) پڑھنا شروع کر دے۔

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تو ہی تو ہے

۱۔ اے امامِ عالی مقامؑ! تو وہ علی الزّمان ہے جو ازل سے حاملِ نور ہے (حقیقی آلِ رسول ہونے کے باعث) تو ہی رسولِ اکرمؐ کی حقیقی ذریت کا مظہر اور جانشینِ برحق ہے۔

۲۔ (مظہرِ نورِ خدا ہونے کے ناطے) عالمِ خیال و روحانیت کی اولین تخلیق، حسن و جمالِ معنوی کے گوناگوں ظہورات کا مرکز اور عشقِ سماوی کی منزلِ آخرین تیرے سوا کوئی نہیں ہے۔

۳۔ اولیائے کرام تیرے مقدس عشق کی فکر و تلاش میں مست و سرگردان ہیں۔ جلال و جمالِ مطلق کی صفت سے متصف حاملِ عرش اور شاہِ ولایت (بھی) تیری مقدس ذات ہی ہے۔

۴۔ انبیائے عظام (کے روحانی عروج و ارتقاء اور آسمانی ہدایت کے کماحقہ فروغ) کے لئے تیرے ازلی نور نے (ان کے مقدس عوالمِ شخصی کے ظاہر و باطن میں ہمیشہ) علمی معجزے کئے ہیں تو ازل سے علم و حکمت اور دین و دانش کا غنیِ مطلق ہے۔ چنانچہ مختلف ادوار میں تیری ذاتِ اقدس ہی عالمِ انسانیت کے لئے (مختلف طریقوں) سے فیاضی کرتی رہی ہے۔

۵۔ دین و دنیا پر محیط زندگی کی حقیقی مسرت و شادمانی فنائے عشق میں ہے۔ (اگر) میں عشقِ سماوی میں فنا ہوا تو کوئی فکر و غم نہیں (بلکہ یہ خوش نصیبی ہے) اس لئے کہ حقیقت میں میری حیاتِ سرمدی تیری ذات خود ہے۔

۶۔ میں نے اپنی عمرِ رفتہ کا بغور جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ یہ عمرِ ناپائیدار، نہر کے پانی کی طرح رواں دواں ہے۔ ایسی (دو روزہ) زندگی سے وفا کی کیا امید ہو سکتی ہے۔ اے محبوبِ حقیقی! میری جان کا سرچشمۂ وفا تو خود ہے۔

۷۔ میں (اپنی بے شمار نفسانی کوتاہیوں کے باعث) معشوقِ حقیقی کے معیار کے مطابق نماز ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ عقلانی نماز اور (فنائیت کے بھرپور احساسات کے ساتھ) خصوصی دعا و مناجات حقیقت میں تو خود ہے (گویا ایسی بے مثال دعا

ومناجات اور گریہ وزاری ہادئ برحق کی تائید ودستگیری کے بغیر ممکن نہیں)۔

۸۔ میں تیرے مقدس عشق ومحبت کے سدا بہار پھولوں کی خوشبوؤں سے مست وسرشار ہو چکا ہوں۔ بزمِ جان ودل میں جس حسین وجمیل معنوی ماہتاب کا میں ہمیشہ دیدار کرتا ہوں، (اے محبوبِ جان!) وہ تیری مقدس ہستی کے سوا کوئی نہیں۔

۹۔ تو روحِ مومن کی تنگ وتاریک (باطنی) راہوں کے لئے نہ بجھنے والا نورِ عقل ہے۔ (جہالت ونادانی میں مغلوب فرسودہ انسانی قلوب کو روحانی جہاد کے ذریعے فتح کر کے علم وحکمت کے ذریعے ان کی تعمیرِ نو کرنے پر مامور) ارواحِ مومنینِ با یقین کے لشکر کا عقلی سردار حقیقت میں تو خود ہے۔

۱۰۔ (اے طبیبِ روحانی!) امراضِ عشق کا روحانی علاج تیرے سوا کوئی نہیں کرسکتا ہے۔ (چنانچہ) تیری ذاتِ اقدس ہی مریضِ عشق کے لئے دونوں جہانوں میں طبیبِ حقیقی اور تندرستی ہے۔

۱۱۔ تو آفتابِ نور ہونے کے باعث عوالمِ شخصی کو جگمگاتے ہوئے انسانیت کو مسلسل فیض پہنچا رہا ہے۔ (قرآنِ پاک کے بموجب آلِ ابراہیم وآلِ محمد کو جو عظیم روحانی سلطنت دی گئی ہے اُس کا) عادل بادشاہ تیرے سوا کوئی نہیں ہے۔

۱۲۔ عالمِ باطن میں (نور کے لحاظ سے) تیری بلند وبالا شان (کسی تغیر وتبدیلی کے بغیر) نشانِ بےزوال کی طرح ہمیشہ سے ایک ہے مگر عالمِ ظاہر میں (نور' علیٰ نور کے قرآنی احوال کے تحت انسانی ہدایت کے لئے) شخصیت کے بےشمار لباس بدلتے ہوئے ہمیشہ ظاہر وموجود ہے۔

۱۳۔ اے نصیرؔ! (محبوبِ حقیقی کی مدح سرائی پر مشتمل) ان نظموں کو جو حکیمانہ اور عاقلانہ مطالب سے مملو ہیں اپنی ذات سے (کبھی بھی) منسوب نہ کرنا اس لئے کہ ان تخلیقات میں موجود گہرائی اور گیرائی اور علمی حسن وجمال دین ودانش کے بادشاہ (امامِ عالی مقامؑ) کی تائید کی برکت سے ہے اور تو اُنؑ کے عجائب وغرائب سے مملو عقلی فرمودات کے لئے ہمیشہ محتاج ہے۔

اشتیاقِ دیدار

۱۔ دونوں جہانوں کے شہنشاہ کے عشق ومحبت کی راہ میں (آتشِ عشق کے زیرِ اثر) تڑپتا رہوں گا یہاں تک کہ میرا جگر کباب ہوجائے اور محبوبِ جان کی مقدس دوستی نصیب ہوجائے۔

۲۔ صرف چشمِ ظاہر رکھنے والوں کو میرے محبوب کی عظمت و بزرگی نظرنہیں آتی۔ (یہ اُس وقت ممکن ہے جب) اخلاص و محبت کے سُرمے سے (اُن کی) چشمِ باطن کی نظر روشن ہوجائے۔

۳۔ اگر میرا شجرِ حیات تیری پاکیزہ محبت کا کوئی پھل نہ دے تو موت کا آرا اِسے شاخ سے جڑ تک کاٹ کر اس (کے وجود) کا خاتمہ کرے گا۔

۴۔ (اے محبوبِ جان! تیرے دیدار کی امید میں) آتشِ عشق میں اپنی عزیز جان کو ہرمل بنا کر عشق کا تحمل کرتا ہوں مگر افسوس ہے کہ ایک عاشقِ صادق کے (نارِ عشق میں) جلنے تک تجھے رحم نہیں آتا۔

۵۔ جب قلم تیری مقدس صفاتِ عالیہ بیان کرنے سے عاجز آکر رو پڑا تو میں خود بھی خون کے آنسو بہا کر دامن تر ہونے تک رو رہا ہوں۔

۶۔ (اے سالک!) محبوبِ جان کے عشق کا سفر (مصائب و آزمائش کے باعث) منازلِ دیدار تک (نہایت) دشوار ہے اس لئے نفسِ امارہ کی سخت چڑھائی سر ہونے تک عالی ہمتی کا مظاہرہ کرتے رہنا۔

۷۔ (اے محبوبِ حقیقی دیدارِ اقدس کے لئے) تیری راہ تکتے ہوئے (بے قراری کے ساتھ تیرا) منتظر ہوں بھلا اس دوران

میری آنکھوں کی بصارت ضائع بھی ہو جائے۔ (شدید چاہت کا یہ عمل جاری رہے گا یہاں تک کہ) تیرے نور کا مقدس قدم تمام تر کرامات کے ساتھ میرے دل میں داخل ہو جائے۔

۸۔ روحانی شادمانیوں کا جشنِ عید اس وقت تک ممکن نہیں جب تک آسمانِ دیدار میں ہلالِ نو کا مشاہدہ نہ ہو۔

۹۔ ظاہری ستار اور گیتوں کی مجھے کیا ضرورت جب تک کہ فرشتۂ عشق (حضرت) اسرافیل میرے باطن میں (معجزاتی) صور نہ بجائے۔

۱۰۔ اے میری جان! میرے دل میں قبلاً عشق و محبت کا کوئی زخم نہیں تھا (یہ گہرا زخم اُس وقت ہوا جب) تیری نورانی نظر عشق کا نشتر بن کر میرے دل میں اترا۔

۱۱۔ میں نے اپنی پوری زندگی اپنے محبوب کی محبت کی خاطر قربان کر دی۔ (اس لئے میں) اپنے قالبِ عنصری کا خاتمہ ہونے تک اس کے مقدس ذکر میں مصروف ہوں۔

۱۲۔ اے سالک! (اب خوش قسمتی سے) علم و حکمت کے درخت کے سائے میں آئے ہو لہٰذا ادب سیکھ لو اور (جلد بازی کے بجائے) کچھ دیر صبر و استقامت سے کام لو تا کہ (تیرے لئے) لذیذ میوۂ عقل خود بخود گر جائے۔

۱۳۔ میں نے (محبوبِ جان کی محبت میں) نورانی بہار کے زیرِ اثر آنسو بہا کر (زمینِ دل کو) خوب سیراب کیا یہاں تک کہ باغِ دل کے ہر طرف رنگا رنگ کے پھول کھلنے لگے۔

۱۴۔ میں (خزانۂ) علم و حکمت سے بالکل ناواقف تھا اور اس کے حصول کے لئے میرے اندر ہمت بھی نہیں تھی یہاں تک کہ تو نور کی (معجزانہ) کتاب بن کر حکمت کے ساتھ میرے دل میں (اسرارِ معرفت) بیان کرنے لگا۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۱۵۔ (اے مطلوبِ جان!) تیرے مقدس ذکر، فکر اور شرابِ عشق کی سرمستی میں اکثر رات بھر صبح ہونے تک شب خیزی کرتا رہا۔

۱۶۔ میری آواز سے آتشِ عشق کی چنگاریوں کا نکلنا محال ہے۔ جب تک کہ معشوقِ جان کی نارِ عشق کے انگارے میرے دل کے گوشے میں نہ پڑ جائیں۔

۱۷۔ دنیائے عشق کے سرتاج کافی دیر پہلے (محفل سے) واپس لوٹتے ہیں قبل اس کے کہ مقدس دیدار و ملاقات سے ایک بار بھی ہمارے دلوں کو اطمینان نصیب ہو۔

۱۸۔ معشوقِ جان کے دامنِ اقدس کو ہاتھوں سے پکڑنا اب آسان نہیں (اس لئے کہ) وہ میرے ہاتھ کی رسائی سے قبل ہی اپنا نورانی دامن سمیٹ کر روانہ ہو جاتے ہیں۔

۱۹۔ دیکھیں! دنیا پرستی کی محبت میں (لوگوں کا) عجیب طرح کا شور و غوغا ہے ایسے میں اس فتنۂ مادیت کے تھم جانے تک معشوقِ جان کے (بے مثال) حسن و جمالِ معنوی (اسرارِ باطن) سے انہیں آگاہ نہ کرنا۔

۲۰۔ نصیر الدین جو عشقِ سماوی کا دیوانہ ہے جب (روحانی) محفل میں آتا ہے تو وہ (روحانی و علمی تاثیرات کے ذریعے) نارِ عشق کو بھڑکاتے ہیں یہاں تک کہ بزمِ عشق میں موجود عشاق کی محفل کو آگ لگ جاتی ہے۔

سوالات بحضورِ مولا

۱۔ اے میرے آقا! تو میرے دل کی مسرت وشادمانی کا دروازہ کب کھول دے گا؟

اے بندۂ عزیز! اس کی کلید میں نے (پہلے ہی) تجھے عنایت کر دی ہے اب تو آج کھول دے یا کل، یہ تیرے علم وعمل اور عزم وہمت پر منحصر ہے۔

۲۔ اے میرے مالک! میں اپنے دل کی خوشی کے دروازے کی کنجی کو (غفلت ولاعلمی کے باعث) پہچاننے سے قاصر ہوں۔

اے بندۂ سالک! وہ کنجی (ہر قسم کی سستی وکاہلی سے پاک) میری معجزانہ یاد ہے جو اسمِ اعظم اور اسماءُ الحسنیٰ کی صورت میں میں نے پہلے ہی تجھے عنایت کر دی ہے۔

۳۔ اے محبوبِ حقیقی! تیری پُرلذت اور (باکرامت) یاد سے غافل نہ رہنے کی کیا تدبیر ہوسکتی ہے؟

اے راہِ حق کے مسافر! اگر تو میرے مقدس امروفرمان پر کماحقہ (سختی اور باقاعدگی سے) عمل کرے گا تو میری یاد تیرے دل میں ہمیشہ جاگزین رہے گی (اور تجھے اطمینانِ قلبی وروحانی مسرت وشادمانی حاصل ہوگی)۔

۴۔ اے طبیبِ روحانی! دنیا کے شدید غموں اور دکھوں نے میرے دل کو کھا کھا کر چھلنی کر دیا ہے (اس کے لئے کیا دوا ہوسکتی ہے؟)

اے طالبِ قلبِ سلیم! اپنے دل میں صرف عشقِ سماوی کا غم پیدا کرتا کہ غمِ عشق کی (معجزاتی) آگ میں تیرا دنیوی غم جل کر ختم ہوسکے (اور تیرا دل دنیوی دکھوں سے آزاد ہوسکے)۔

۵۔ اے مطلوبِ جان! اگر میں نفسِ امارہ کے زیرِ اثر حصولِ دنیا کی محبت وچاہت میں گرفتار ہو چکا ہوں تو اس سے آزادی

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

پانے کی کیا صورت ہوسکتی ہے؟

اے بندۂ سالک! ایسے میں تو میری محبت کو اپنے دل میں جگہ دے کر اسے تقویت دے تا کہ تجھے اس نفسانی غلامی سے مکمل نجات مل سکے۔

۶۔ اے کریمِ کارساز! میں مختلف قسم کے خوف و بے اطمینانی سے چھٹکارا پانا چاہتا ہوں یہ کیسے ممکن ہوگا؟

اے بندۂ ترقی پذیر! اِس مسئلے کا حل یہ ہے کہ تو میرے جلال اور قہاریت سے ڈرنا سیکھ لے تا کہ اس کے نتیجے میں (تیرے دل میں موجود) خوفِ بے جا (خود بخود) ختم ہوسکے۔

۷۔ اے مولائے مہربان! میرے دل میں جتنے ارمان ہیں وہ کب پورے ہوں گے؟

اے بندۂ عزیز! ان آرزوؤں کی کماحقہ تکمیل اُس وقت ہوگی جب تیری روح کا پرندہ قفسِ عنصری (جسم) سے پرواز کرے گا۔

۸۔ اے معشوقِ جان! غمِ عشق سے میری روح کب آزاد ہوگی؟

اے متلاشئ عشق وفنا! تو فنائے عشق کے مرحلے سے گزر کر جب عالمِ لاہوت میں میری مقدس ذات میں فنا بحق ہوگا تب غمِ عشق (اور کثرت ودوئی) سے آزادی حاصل کرسکے گا۔

۹۔ اے جانانِ ازل! اگر میں تیرے مقدس باطنی دیدار کا آرزومند ہوں تو یہ نعمتِ عظمیٰ کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟

اے سالکِ راہِ حق! اس حالت میں جبکہ تیرے پاس صرف چشمِ ظاہر ہے اس تمنا کی تکمیل نہیں ہوگی اس کے لئے تجھے اپنے اندر چشمِ باطن پیدا کرنا ہوگی (تا کہ تجھے قلبی دیدار اور فنا فی اللہ و بقا باللہ کی سعادت نصیب ہوسکے)۔

۱۰۔ اے خداوندِ قدوس! تیرے قیام کے لئے (دونوں جہانوں میں) بہت سے مقامات ہیں ان میں سے کونسا مقام تجھے پسند ہے؟

اے بندۂ عزیز! میرے پسندیدہ مقامات میں سے تیرے دل کو مسکن بنانا مجھے زیادہ پسند ہے (بشرطیکہ وہ ہر طرح کی آلائشوں سے پاک ہو کر عرش کی مانند ہو چکا ہو)۔

۱۱۔ اے قاضی الحاجات! ہمیں (انفرادی) قیامت کا شدت سے انتظار ہے کب برپا ہوگی؟

اے مشتاقِ فنائے عشق! انفرادی قیامت کا تجربہ فوری بھی ہو سکتا ہے بشرطیکہ تم معرفت کے تینوں مراحل سے کامیابی سے گزر و گے۔

۱۲۔ اے پروردگارِ انس وجان! نہ معلوم تجھے کس قسم کی بندگی پسند ہے؟

اے عاشقِ صادق! میں برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ محویت وفنائیت کی گریہ وزاری سے شادمان ہو جاتا ہوں۔

۱۳۔ اے ستار وغفار آقا! نصیر الدین کو تیرا مقدس باطنی دیدار کہاں اور کس مقام پر حاصل ہوتا ہے؟

اے عاشقِ نورِ منز ل! (ہادیٔ برحق کی مکمل فرمانبرداری اور خصوصی ریاضت کے نتیجے میں) وہ اپنے ظاہر و باطن اور جان و دل میں دیدارِ اقدس کی نعمت سے فیض یاب ہو جاتا ہے۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

چورڑ ولہ جاجی فدا

۱۔ اے محبوبِ جان! تیرے مقدس دیدار کے لئے میرا دل پیاسا ہے، جلد آجا میری جان تیرے لئے فدا ہو۔ یہ دل آتشِ عشق کے زیرِ اثر پگھل چکا ہے (چنانچہ) تیری تشریف آوری نصیب ہو، میری (عزیز) جان تیری خاطر قربان ہو۔

۲۔ تیرے ظاہری دیدار کی بڑی تمنا ہے ایسے میں تو عالمِ غیب سے روحانی خوشبو بھیج دے اور اپنی (انتہائی شیرین) محبت سے میرے قلب کو سنوار دے اور جلد آ کر اس بے قراری کا مداوا کر دے، جانِ من فدا ہو۔

۳۔ مجھے تیرے مقدس دیدار اور معجزانہ گفتگو سے مسرت و شادمانی کی تمنا ہے (اور ساتھ ساتھ) اس امر کی بھی آرزو ہے کہ (کچھ دیر) میرے ساتھ تیری موجودگی کی برکت سے زینت و رونق پیدا ہو۔ جلد آجا، میری ناچیز ہستی تجھ سے قربان ہو۔

۴۔ میرا دل غمِ عشق کا گھر (مرکز) ہوتا جا رہا ہے اور تیری جدائی سے پریشان ہو رہا ہے۔ شدید گریہ وزاری کے نتیجے میں بہتے ہوئے آنسوؤں سے طوفانِ نوحؑ کی مثال ہو رہی ہے (ایسے میں تیری رحمت کا تقاضا ہے کہ) تو جلد آ کر دیدارِ اقدس سے فیض یاب کر دے میری جان (ہزار بار) فدا ہو۔

۵۔ میری چاہت ہے کہ تجھ کو دل میں (ہمیشہ کے لئے) سما دوں اس لئے آجا میرے دل کا مکین بن جا۔ ظاہری ملاقات کے لئے تو راضی نہیں تو کوئی اصرار نہیں، چنانچہ جلد ہی باطنی طریقے سے آجا میری جان تیری راہ میں بار بار قربان ہو۔

۶۔ جسمانی طور پر انسانِ کامل بن کر، عقلی صورت میں فرشتہ بن کر اور مظہرِ نورِ الٰہی بن کر (اہلِ محبت کو) جلد دیدارِ اقدس سے نواز دے، میری جان فدا ہو۔

۷۔ اے مظہرِ نورِ خدا! تو اپنے (روحانی اور علمی) حجابات کو ہٹا کر نورِ الٰہی کے عجائب وغرائب کو ظاہر کر دے (اس لئے کہ)

تو خداوندِ قدوس کے نورِ ازل کی (وہ) ظہورگاہ ہے (جہاں) غلمان وحور کے جلوے تیری منشاء سے منکشف ہوتے ہیں (اپنی شفقت وچاہت کے ساتھ) عشاق کو دیدار دینے کے لئے جلد آجا میری جان بار بار فدا ہو۔

۸۔ تو روحانی اسرار سے آراستہ محفلِ عشاق کے لئے شرابِ محبت اور میرے باغِ دل کا (حسین ومعطر) گلاب ہے (صرف یہ نہیں بلکہ عالمِ وحدت کے پوشیدہ اسرار) خود بیان کرنے والی عقلانی کتاب (کتابِ ناطق) بھی تو خود ہے جلد ہی اپنے مقدس دیدار سے نواز دے میری روح تجھ سے ہزار بار فدا ہو۔

۹۔ تو وہ معشوق ہے جس کی محبت انتہائی شیرین ہے۔ اے قاضی الحاجات! مجھ سے بےنتیجہ گریہ نہ کرانا اور میری فریاد کو صبح وشام (نہ صرف) سن لے (بلکہ) قبول بھی کردے جلد آجا میری جان بار بار قربان ہو۔

۱۰۔ تو مومنین کو روحانی اور علمی فیض دینے والا (زندہ) آسمان، علم وحکمت کا سرچشمہ اور نفوسِ انسانی کی کان ہے اور تو ہی عالمِ وحدت کی عزت وشانِ مطلق ہے جلد آجا میری روح فدا ہو۔

۱۱۔ عالمِ عقل کا عمیق سمندر (جس میں تو گوہرِ یکدانہ ہے) بےحساب وقیاس گہرا ہے اور تیرے مقدس عشق کے ہنر کی گوناگونی عجیب وغریب ہے تیرا عقلی معجزہ سب سے عظیم ہے تیری پاک نورانی ہستی میں لپیٹنے اور پھیلانے کے معنوں میں کائنات کی تخلیق کا تمثیلی مظاہرہ ہوتا ہے آجا میری جان تجھ سے قربان ہو۔

۱۲۔ تو بہشتِ برین کی راحت کا باغ اور روح کی تاریک رات کے لئے (ہدایت کا) روشن چراغ ہے۔ میرے دل میں (جدائی کے باعث) غمِ عشق کا داغ نہ بنا جلد آجا میری جان فدا ہو۔

۱۳۔ تو (لامکان کے) نورانی محل کا بادشاہ اور عشاق کے لئے نگہبان وامان ہے تیری بارگاہِ عالی انتہائی مقدس ہے جلد آکر محبان کو دیدارِ اقدس سے فیض یاب کردے، میری جان تجھ سے ہمیشہ فدا ہو۔

۱۴۔ تو زمانے کا نامدار علیؑ بن کر دلدلِ معنوی پر سوار ہے تیری (علمی) ذوالفقار (جہالت و نادانی کے لئے) قہرِ الٰہی ہے جلد آ جا میری جان بار بار قربان ہو۔

۱۵۔ تو عالمِ دین کا آفتابِ نور اور پاکیزہ و نجات یافتہ روحوں (عارفین) کی آخری منزل ہے دین و دنیا کی تمام مخلوقات کے لئے (درجہ بدرجہ نوازنے والا) فیاض بادشاہ بھی تو خود ہے آ جا میری جان فدا ہو۔

۱۶۔ اے ہادیٔ زمانؑ! تو علم و حکمت سے مملو مقدس فرامین کے موتیوں اور عقلانی لعل و یاقوت (جواہرات) کو (اہلِ محبت کی محفل میں) بکھیر دے تو (اپنے عشاق پر نورانی نظر ڈال کر) دیکھ کہ وہ تیری حکیمانہ اقوالِ زرین کو سیکھنے اور سمجھنے کے لئے کس قدر محتاج اور آرزومند ہیں جلد آ جا میری جان بار بار قربان ہو۔

۱۷۔ اے محبوبِ حقیقی! میری جانِ عزیز تیرے لئے نچھاور کرنے کے لئے تیار ہے (اگرچہ تو ایسی ہر حاجت مندی سے پاک ہے پھر بھی ایک مثال کے تحت) کیا یہ عاجزانہ نذرانہ تجھے قبول ہے؟ (یہ امر عجیب بھی ہے اور باعثِ سعادت بھی کہ) تو میری جان کا مالک بھی ہے اور یارِ جانی بھی جلد آ جا میری جان فدا ہو۔

۱۸۔ تو نورانی معجزات کا کریم اور (حاملِ نورِ ازل ہونے کے ناطے سے) ذات و صفات میں قدیم ہے تو عالمِ غیب کے اسرار کا جاننے والا حکیم بھی ہے جلد آ جا میری جان بار بار فدا ہو۔

۱۹۔ تو عارف کی باطنی پیشانی میں جگمگانے والا نورانی تاج ہے (اس لئے کہ اُن کے عالمِ شخصی کے زمین و آسمان میں طلوع ہونے والا ازلی نور تو خود ہے)۔ تو عاشقِ صادق کے دردِ عشق کا شفا اور عالمِ دین میں (ہدایتِ حقہ کا) روشن چراغ ہے آ جا میری جان قربان ہو۔

۲۰۔ نصیرالدین اب عزم و ارادے کے ساتھ تیرے عشق و محبت کا غلام ہونے والا ہے۔ (اے نصیرؔ!) اپنے محبوبِ حقیقی کے درِ اقدس پر جا کر یہ دعا کر "جلد آ جا میری جان ہزار بار فدا ہو"۔

عاشقانہ دُعا

۱۔ اے علم وحکمت کے خورشیدِ انور! میرے دل کے باغ وگلشن میں آجا اور اسے روحانی وعلمی بہار سے آراستہ کرتا کہ اس میں میرے لئے ایسے علمی پھل تیار ہوسکیں جو میرے لئے (ظاہری اور باطنی) مسرت وشادمانی کے باعث ہوں۔

۲۔ اے میرے مالک! مجھے دنیا کے نت نئے وسوسوں سے آزاد کر اور مجھے عشقِ سماوی کی بہشتِ برین کے اعلیٰ ترین محل میں روحانی وعلمی راحت وآسائش پہنچا کر سکونِ قلبی سے ہمکنار کردے۔

۳۔ (اے قاضی الحاجات!) باطنی دیدار کی چاہت کے پُرلذت سازِ عشق سے ہم آہنگ مناجات وگریہ وزاری کرادے اور میری آوازِ جان کو تیرے مقدس عشق ومحبت کا روحانی ستار بنادے۔

۴۔ اے صاحبِ قدرت آقا! (تیری بے شمار نعمتوں اور نوازشوں کے مقابلے میں) میری عبادت کی مقدار نہ ہونے کے برابر ہے (چنانچہ) تو اپنی قدرت سے میری بے مقدار عبادت میں برکت پیدا کرکے (اپنے مقدس حضور میں) اسے ہزار بار شمار کردے۔

۵۔ اے معشوقِ حقیقی! اگر تو میرے دل میں تشریف لا کر اس میں کسی غیر کی چاہت کا کوئی ایک ذرّہ بھی دیکھ لے تو ایسے (بے وفا) قلب کو ریزہ ریزہ کرکے ان ذرات کو بے دردی سے پھینک دے۔

۶۔ عشقِ حقیقی کے رنگ میں رنگین روح کا لباس درحقیقت عاشقِ صادق کو زیب دیتا ہے۔ (اے محبوبِ جان!) میری روح کے لباس کو اپنی پاکیزہ محبت کے (حسین) رنگوں سے زینت بخش دے۔

۷۔ اے صاحبِ قدرت! تیری ذاتِ پاک ہی دن رات، مہینے اور سالوں کو گھما کر لامتناہی زمانی سلسلہ بنانے والی طاقت

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

کا مالک ہے۔ (اپنی اس طاقت کو بروئے کار لاکر) میرے دل کے باغ وگلشن میں موجود غمِ عشق کے خزان کو جلد ہی بہار میں بدل دے (تاکہ میرے عالمِ شخصی میں علم وحکمت کے پھل اور آسمانی عشق ومحبت کے سدا بہار پھول پیدا ہوسکیں)۔

۸۔ (اے طبیبِ عشق!) تیری انتہائی پُرلذت (اور باکرامت) عشق ومحبت وہ دوا ہے جو روح کے تمام امراض کے علاج کے لئے کافی وشافی ہے۔ اپنی اس پاکیزہ محبت کی دوا سے میرے غافل دل کا علاج کردے اور اسے فرائضِ جسمانی وروحانی کی ادائیگی کے لئے ہوشیار کردے۔

۹۔ میرے طائرِ روح کے پروں میں دنیوی حرص وطمع کے باعث گرہ پڑ گیا ہے۔ (اے معشوقِ حقیقی!) آجا میری روح کی اس حالت پر رحم کر اور انتہائی تنگ ان پروں کو کھول کر اسے آزاد کردے۔

۱۰۔ اے میرے زمینِ عالمِ شخصی کے دہقان! کل کی بہشت ملنے میں بہت دیر ہے اس لئے مجھے اپنے روحانی اور علمی باغ و گلشن میں چہل قدمی کراکر روحانی مسرت وشادمانی سے فیض یاب کردے۔

۱۱۔ تیری مقدس راہ میں اگر میں ہمیشہ موتیوں اور مونگوں کو نچھاور کروں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہوگی۔ تو جس راستے سے گزرتے ہوئے میری طرف قدم رنجہ فرمائے گا اُس میں قربانی کے لئے میری عزیز جان حاضر ہے، لیجئے (از راہِ کرم) اس کو قربان کرادے۔

۱۲۔ دنیا اور آخرت میں مجھے تیری مقدس دوستی نصیب ہوجائے اگر میرا دل تیرے سوا کسی اور شی کی چاہت میں گرفتار ہوجائے تو اسے آزاد کرتے ہوئے ایسی نفسانی خواہش سے مجھے بیزار کردے۔

۱۳۔ تو آفتابِ نور ہے اور میرا دل تیرے عشق ومحبت کا حقیقی سورج مکھی ہے تو جس مقام کی طرف بھی قدم رنجہ فرمائے میرے

دل کا رُخ اپنی طرف پھیر دے۔

۱۴۔ تو میرے دل کا حقیقی کعبہ اور میری روح کا (زندہ) قبلہ ہے۔ میری عاشقانہ نماز کے دوران میرے دل کا چہرہ تیری مقدس ذات کی جانب پھیر دے۔

۱۵۔ بزمِ عشق کی شادمانیوں کے لئے درکار ساماں میرے پاس کافی ہیں۔ میرے خونِ دل کو میرے لئے شرابِ عشق بنا دے اور کباب کے لئے دل کو آتشِ عشق پر (خوب) بھون لے۔

۱۶۔ اے نصیر الدین! تو نے (اپنے عالمِ شخصی کے حظیرۂ قدس میں) جس عظیم روحانی وعقلی معجزے کا مشاہدہ کیا ہے اُس کو (بیگانوں سے) پوشیدہ رکھ اور اس کے عجائب وغرائب سے مملو اسرار کو ظاہر نہ کر دے۔ (رب شناسی کی) اس عظیم کامیابی کی خوشی کا اظہار (حضرت قاضی الحاجات کے حضور) اس دعا سے کر "میرے دل کی طرف (اپنی نورانی تائید کا) باطنی ٹیلی گرام کر دے (تاکہ اس کی برکت سے) میرا دل اس قابل ہو کہ وہ ہمیشہ آپ کی جانب تیری پاکیزہ یاد کا ٹیلی گرام کرتا رہے"۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سلطان محمد شاہ

۱۔ اے حضرت امام سلطان محمد شاہ! تو جلوۂ نورِ الٰہی کی (زندہ) شان ہے اور تو ہی زمانے کا علیِ مرتضیٰؑ ہے۔

۲۔ اے حضرت سلطان محمد شاہ! تو علم و حکمت اور عشق و محبت کا (معجزانہ اور کائناتی) مدرّس ہے اور تو ہی (زمانے کا) خضرؑ اور ساقی بن کر ارواحِ ایمان و ایقان کو آبِ حیات پلا کر انہیں حیاتِ سرمدی سے فیض یاب کرتا ہے۔ تو (ہمیشہ سے) سچ بولنے والا قرآنِ ناطق ہے۔

۳۔ اے حضرت سلطان محمد شاہ! تو (حضرت) اسرافیل بن کر میرے عالمِ شخصی میں اپنا معجزانہ صور پھونک دے تاکہ میں جلد ہی (انفرادی) قیامت کے مراحل میں داخل ہو کر اس باطنی دیدار کو حاصل کر سکوں جس کے لئے میں شدید آرزومند ہوں۔

۴۔ عالمِ دین کا آقا حضرت امام سلطان محمد شاہ (اب حجابات سے نکل کر اپنے تمام ظاہری اور باطنی صفات و کمالات کے ساتھ) عالمِ ظاہر میں جلوہ فگن ہو چکا ہے (اس لئے) اُس کے پیروکار نہایت خوش و خرسند ہیں۔ دینی آقا کے ان کمالات کو دیکھ کر تمام اہلِ دنیا حیران ہو چکے ہیں۔

۵۔ حضرت امام سلطان محمد شاہ (وحدتِ انوار اور اہلِ بیت کی مثال پر) شہزادہ علی شاہ میں اور شہزادہ علی سلمان حضرت امام سلطان محمد شاہ میں (باطنی طور پر) جلوہ فگن ہیں۔

۶۔ اے حضرت امام سلطان محمد شاہ! میں نے جب اپنی روح میں باطنی کان کے ذریعے تیری مقدس نورانی آواز سن لی تو مجھے یقین آیا کہ تو (قرآنِ ناطق ہونے کے لحاظ سے) اپنے وعدے کا سچا ہے اور علمِ لدنی کی کان ہے۔

۷۔ اے حضرت امام سلطان محمد شاہ! تیری یاد میرے لئے اطاعتِ الٰہی کی مانند اور تیرے مقدس عشق ومحبت کا نتیجہ، دینِ مبین کے (روحانی اور علمی) فیوض وبرکات ہیں (بلاشبہ) دیدار کا یقین وایمان بھی تیری ذاتِ اقدس ہے۔

۸۔ میرے (دینی آقا اور) حاملِ نور حضرت امام سلطان محمد شاہ کو (کما حقہ) پہچاننا (اور اس کی عظمت و بزرگی کے لئے اقرار کرنا) بیگانہ افراد کے لئے بہت دشوار ہے (مگر توفیقِ الٰہی کے تحت) اہلِ محبت کے لئے یہ امر آسان ہے۔

۹۔ اے حضرت امام سلطان محمد شاہ! تیرے مقدس عشق ومحبت کی لذت وحلاوت میرے لئے ابد تک کم نہیں ہوگی (اس لئے کہ) تو میرا ازلی محبوبِ جان ہے۔

۱۰۔ اے حضرت امام سلطان محمد شاہ! تو اپنے لطفِ عمیم سے مجھے معرفت کا (روحانی) آبِ حیات پلا کر حیاتِ سرمدی سے سرفراز کردے۔ (حقیقت میں دیکھا جائے تو) تیرا فرمانِ اقدس ہی روح کا (حقیقی) آبِ حیات ہے (جو مریدوں کے لئے ہمیشہ میسر ہے)۔

۱۱۔ اے حضرت امام سلطان محمد شاہ! آفتابِ نور اور حسین وجمیل ماہتاب (باطنی ہدایت کے تحت) تیرے فرمان بردار ہیں (جس کے باعث وہ اور دیگر انجم ظاہری دنیا میں بھی اور مقامِ ازل پر بھی اپنے طلوع وغروب کے ذریعے کاملین اور عارفین کے لئے اسرارِ غیب منکشف کرتے ہیں، اسی طرح) ظاہری اور باطنی آسمان بھی دونوں مقامات پر تیرے اطاعت گزار ہیں۔

۱۲۔ آٹھ بہشتوں کے مقابلے میں میرے لئے اُن کا مالک (محبوبِ حقیقی) زیادہ قابلِ تکریم وترجیح ہے۔ (یہ مقامِ شکر اور شادمانی کی بات ہے کہ) حضرت امام سلطان محمد شاہ خود اِن جنّات کا مالک اور فرشتۂ رضوان ہے۔

۱۳۔ اے حضرت امام سلطان محمد شاہ! حسرت کی بات ہے کہ تیرے مقدس ظاہری دیدار کے لئے (انتہائی کوشش وخواہش

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کے باوجود) میں نہ پہنچ سکا۔اے معشوقِ جان! آ جا میرے دل میں پوشیدگی کے ساتھ جا گزین ہو جا۔

۱۴۔ اے حضرت امام سلطان محمد شاہ! (کائنات پر محیط) تیری رحمت کی مسرت وشادمانیاں آسمانی عشق کے پرستار وغلام ''نصیر'' کو معلوم ہیں۔اے مطلوبِ جان! (یہ میرے دل کی شدید آرزو ہے کہ) میں تیری مقدس نورانی ہستی سے ہزار بار قربان ہو جاؤں (اس لئے کہ ایسی فنائیت میں ہی دونوں جہانوں کی کامیابی پوشیدہ ہے)۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حقیقی علم کے فروغ کے لئے دعا

۱۔ اے مالکِ دو جہان! میں تیرے درِاقدس کا ایک عاجز فقیر ہوں میرے دل کی عاجزانہ دعا قبول کردے اور علم و ہنر کی روشنیوں سے ہمارے وطنِ عزیز کو منور کردے۔

۲۔ اے آقائے دو جہان! علم وحکمت کے لعل وجواہرات کے خزانے ملک میں جگہ جگہ پیدا کر اور علم وآگہی کی قدردان دنیا میں وطنِ عزیز کو بہت ہی مشہور اور نیک نام کردے۔

۳۔ اے مظہرِ نورِ الٰہی! جہالت ہمارے جان ودل کے لئے تاریکی اور تیری حقائق ومعارف سے مملو نورانی ہدایت اور علم و حکمت ہماری روح کے لئے روشنی کی مثال ہے۔ اپنے پاک حضور سے ہماری جانب نورِ علم وحکمت بھیج کر جہالت ونادانی کو دور کردے۔

۴۔ اے کانِ علم وحکمت! اگر کوئی فرد لاعلمی کے باعث علم وحکمت کی لذت سے دور ہے (تو ایسے شخص کو) علمی حلاوتوں سے روشناس کر کے اسے حصولِ علم کے لئے مجبور کردے۔

۵۔ اے مصدرِ نورِ ازل! تیری ذاتِ پاک عالمِ انسانیت کے لئے نورِ علم وعرفان کا مشرق (فیض رساں) ہے جبکہ ہم اس تعلیم کے حصول کے لئے مغرب (فیض پذیر) کی مثال ہیں ایسے میں (زمانے کے تقاضے کے مطابق) ایک آفتابِ علم کو ہمارے ذہن وخاطر میں غروب کردے۔

۶۔ اے شاہِ دستگیر! اگر کوئی عاشقِ صادق اپنی جسمانی وروحانی حاجت براری کے لئے (دامن پھیلا کر) تیرے درِاقدس پر پہنچا ہے تو اپنی باطنی حکمت سے ایسے حاجتمند کی امداد ودستگیری کر کے اسے اپنا شاکر بنادے۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۷۔ اے ہادیٔ برحق! کبھی بادلوں کو رُلا کر اور کبھی آسمان کو ہنسا کر ہمارے وطنِ عزیز کو جنت نظیر بنا دے اور اپنی رحمتِ بے کراں سے ہمارے ملک کو ظاہری اور باطنی خوشحالی سے نواز دے۔

۸۔ اے مظہرِ صورتِ رحمان! مجھے عالمِ خیال کے خلوت کدے میں اپنی معرفت اور دیدارِ اقدس سے فیض یاب کر دے۔ میرے تاریک دل کو اپنے مقدس نور کی تجلیات سے معنوی کوہِ طور کی طرح منور کر دے۔

۹۔ اے شاہنشاہِ علم وحکمت! جو طالبِ علم صفائی اور ورزش کے لئے آرزومند ہے اسے علم وحکمت کے موتیوں سے سرفراز کر دے اسے جسمانی اور روحانی صحتمندی عنایت کر کے مسرت وشادمانی سے ہمکنار کر دے۔

۱۰۔ اے قاضی الحاجات! ہم سب کو دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے عالی ہمتی اور عقلی شعور عنایت کر اور نصیر الدین کی تمام درویشانہ دعاؤں کو منظور فرما دے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حصولِ دیدار کی شکر گزاری

۱۔ علی زمان تشریف لائے، اے محبان شکرِ مولانا۔ جانشینِ مصطفی بن کر تشریف لائے، اے محبان شکرِ مولانا۔

۲۔ وہ شاہِ دلدل سوار بن کر آئے اور ذوالفقار کو حمائل کر کے آئے، جماعت کے یارِ جانی آئے، اے محبان شکرِ مولانا۔

۳۔ ختن کے خاص مشک نافہ کی خوشبو آئی (ان کی تشریف آوری سے)، میں شادمان ہوں کہ (محبوبِ حقیقی) میرا دل بن کر تشریف لائے (اس کے نتیجے میں روحانی مسرتوں کے زیرِ اثر) میرے دل میں روحانی گیت گانے کی آرزو پیدا ہوگئی، اے محبان شکرِ مولانا۔

۴۔ وہ (امامِ عالی مقام) حیا اور علم و حکمت کی زندہ کان بن کر آئے ایک عجب آفتابِ نور بن کر آئے خدا کی زندہ شان (کے مرتبے میں) آئے، اے محبان شکرِ مولانا۔

۵۔ انوارِ پنجتن کے حقیقی جانشین آئے، میں شادمان ہوں کہ میرے آقا بہت سی رحمتیں لے کر تشریف لائے، اے محبان شکرِ مولانا۔

۶۔ (محبوبِ جان کی تشریف آوری سے) اب کرامت منکشف ہوگی (اور) میرا دل منور ہوگا، بے گانوں کا دل تاریک ہوگا، محبان شکرِ مولانا۔

۷۔ قیامت میں وہ ہمارا رہبر ہوگا (اس لئے) ہم بہشت کے مکین ہوں گے، پینے کے لئے آبِ کوثر مہیا ہوگا، اے محبان شکرِ مولانا۔

۸۔ ہادیٔ برحق کے پیروکار شادمانی میں ہوں گے اور وہ امامِ زمان کی الفت کے قصیدے گائیں گے ،(اسی دوران) حقیقت کی خاص باتیں ہوں گی ،اے محبان شکرِ مولانا۔

۹۔ ہماری توفیق (کبھی بھی)نہیں بدلے گی ۔قیامت میں ہمارے لئے کوئی خلل نہیں ہوگا،ہم سب پرچمِ علی (لواءِ الحمد) کے زیرِ سایہ ہوں گے،محبان شکرِ مولانا۔

۱۰۔ مصیبتوں میں وہ ہمارا مددگار ہے،آفتوں کے لئے ہمارا یار ہے وہ تمام مخلوق کا غمخوار ہے،اے محبان شکرِ مولانا۔

۱۱۔ (اے مطلوبِ جان !)نصیر الدین تیری توصیف وتعریف کرتا ہے، تیرے لئے جان کی قربانی دینے کا عذم ظاہر کرتا ہے،عقلمند (ایسے میں) مرحبا کہتا ہے،محبان شکرِ مولانا۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سلطان عنقریب آہی رہا ہے

۱۔ بزمِ معرفت کا نور میرا حضرتِ سلطان (محمد شاہ) عنقریب تشریف لا رہے ہیں۔ اے عشاق! اپنے دل کے مکانوں کو (ہر قسم کی آلائشوں سے) پاک و صاف کریں اس لئے کہ اب مقدس (حاملِ نور) آغا خان (امامؑ) تشریف لانے والے ہیں۔

۲۔ مرضِ عشق کے باعث میرا دل عرصۂ دراز سے جہالت کی مردگی میں پڑا ہوا تھا۔قم باذنِ اللہ کہہ کر (اپنے آسمانی علم و حکمت کی تائیدات سے) مجھے زندہ کرنے کے لئے (زمانے کا) عیسیٰ آرہے ہیں۔

۳۔ اے عشاق! عشق کے لق و دق بیابان میں تم سب (محبوبِ حقیقی کے دیدار کے بغیر) پیاسے پڑے تھے، مگر اب ان کی تشریف آوری کی خوشخبری ہے آپ کو مبارک ہو، آپ نے گریہ وزاری کی شدید کیفیات میں (حضرت قاضی الحاجات کے حضور) جو مناجات کی تھی اس کے باعث رحمتِ بے کراں کا ایک دریا آپ کی طرف عنقریب آرہا ہے۔

۴۔ (اے مظہرِ صفاتِ الٰہی!) تیری توصیف و تعریف کا بھاری بوجھ اُٹھانے کے لئے میرے پاس ایک چیونٹی سے بڑھ کر طاقت و ہمت نہیں تھی۔ (اس نیک کام کی تکمیل کی خاطر) مجھے روحانی تائید و نصرت دینے کے لئے حضرت سلیمان سے بھی بڑھ کر ایک روحانی بادشاہ آرہا ہے۔

۵۔ راہِ حق پر عالی ہمتی کے ساتھ چلنے کے لئے میری عقلِ جزوی رات کی طرح تاریک تھی میرے لئے روحانی راستے کو خود ہی روشن اور ظاہر کرنے کے لئے ایک آفتابِ نور آرہا ہے۔

۶۔ میرا دل درسِ الفت لینے کے لئے محبوبِ جان کے مدرسۂ عشق میں گیا تھا۔ دل جاتے ہوئے (عشقِ حقیقی سے شناسائی نہ

ہونے کے باعث) نادان تھا، جبکہ (درسِ عشق کی تکمیل کے بعد) واپسی پر لقمان بن کر آرہا ہے۔

۷۔ محبوبِ حقیقی کے دیدارِ اقدس کی آرزو میں میری جان لب پر آئی ہے، باطنی آنکھ کھول کر دیکھو تجلیات کی گوناگونی میں پرنس علی سلمان آرہا ہے۔

۸۔ میرے عالمِ خیال کے پھول (روحانی وعلمی) سیرابی کے لئے بے تاب تھے۔ (معشوقِ جان کے روحانی دربار سے) رحمت سے مملو ایک ایسا قطرہ آرہا ہے جو باغِ زندگی کو مکمل طور پر سیراب وشاداب کرنے کے لئے کافی ہے۔

۹۔ میرا دل عقلی تائید نہ ہونے کے باعث کوتاہیوں سے زنگ آلود تھا، اب مطلوبِ جان کا فرمانِ اقدس آرہا ہے جس کو میں توبہ کا پانی بنا کر اپنے دل کی آلودگیوں کو صاف کروں گا۔

۱۰۔ اے زمانے کے نوحؑ ! اپنی (نورانی ہستی کی) کشتی لا کر ہماری جانوں کو (غرق ہونے سے) بچا لے اور ہمیں امان دے (کیونکہ) ہر طرف سے دنیا میں جہالت ونادانی کے فتنوں کا طوفان آرہا ہے۔

۱۱۔ آسمانی عشق ومحبت (اور فنائیت) کے مشکل اسرار کو سمجھنا (اور لوگوں کے سامنے بیان کر کے ان حقائق پر انہیں یقین دلانا) میرے لئے انتہائی کٹھن کام ہے، (اب) میں بہت شادمان ہوں کہ مشکلوں کو آسان کرنے والا زمانے کا علیؑ عنقریب تشریف لا رہے ہیں۔

۱۲۔ (ایک) جان تھی اسے میں نے محبوبِ حقیقی کی راہ میں قربان کر دی۔ اے کاش کہ ایسی کئی جانیں (عنایت) ہوتیں تا کہ ہر روز ایک جان کو میرے فیاضی کی کان کی خدمت میں نثار کرتا جو عنقریب تشریف لا رہے ہیں۔

۱۳۔ اے مظہرِ نورِ قدیم ! حضرت موسیٰؑ کو کوہِ طور کے درخت پر جس نور کا دیدار ہوا تھا، وہ نورانی جلوہ تیرا تھا، اپنی ظاہری اور

باطنی کرامات کو ظاہر کرنے کے لئے خدا کی (زندہ) شان آ رہا ہے۔

۱۴۔ میری ہستی میں جو نفسِ امارہ ہے وہ (ایک مثال میں) شہرِ مصر کے (نافرمان) فرعون کی طرح ہے۔ اے نفسِ امارہ! اگر تو نے خود سمجھ کر میری باتوں کو نہ مانا تو تجھے دین کی تعلیم و تربیت کے ذریعے سدھارنے کے لئے (زمانے کا) موسیٰ آ رہا ہے۔

۱۵۔ اے نصیرالدین! فنائے عشق کے اسرار کو جس طرح تو کھول کھول کر بیان کر رہا ہے وہ انجام سے تیری بے خبری کی دلیل ہے۔ اس لئے ان اعلیٰ بھیدوں کو (عوام الناس سے) جلد چھپا لے۔ (حقائق و معارف سے مملو) تیری ان باتوں کو ماننے کے لئے شیرین سُر والا ایک طوطا آ رہا ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روح اور روحانیت کی کتاب

۱۔ زمانے کے مالک کا باطنی نور صفاتِ جلال و جمالِ الٰہی اور عقل وحکمت کی کتاب ہے۔ وہ شخصیت کے حجابات کے ظہور کا مقام اور دل وجان کے کمالات کی کتاب ہے۔

۲۔ وہ جمالِ الٰہی کے ظہورات کے ذریعے اسرارِ حکمت، اشاراتِ عقل اور نظاراتِ عشق کی تعلیم دینے والی باطنی کتاب ہے۔

۳۔ اے جلالِ عشق کی کتاب! تو میرے دل میں پوشیدہ حالت میں جاگزین تھا اس لئے تیرا غمِ عشق شکر سے بھی بڑھ کر شیرین ہے۔

۴۔ اے روح اور روحانیت کی کتاب! تیز دھوپ کی تپش میں سایہ ہو جا، شدید بارشوں میں بھیگتے وقت چھت ہو جا، فکری سوالات کے لئے تو عقلانی مؤکل ہو جا۔

۵۔ عقلی رموز سمجھنے میں دشوار ہوتے ہیں، حکمت (کے حصول) کے راستے میں ناہمواریاں ہوتی ہیں۔ اے قبیلۂ عشق! آ جاؤ نور کی مثالوں کی (زندہ) کتاب کی معرفت حاصل کرو۔

۶۔ (اے سالک)! محبوبِ جان کی طرف دل کا قبلہ درست کرو، تمام خیالات کو یکجا کرو، اس زندہ روحانی کتاب کے (بابرکت) اسماء کو خفی طرز پر دل میں ورد کرو۔

۷۔ اب ظاہری اور روایتی علوم کو چھوڑ کر عشق کا درس حاصل کرو، اس لئے کہ ظاہری روایات کی کتاب کم عقل افراد کے لئے وبالِ جان ہے جب تک کتابِ ناطق کو نہ پڑھے۔ اس لئے کتابِ ناطق کو مکمل طور پر پڑھے بغیر افراد کی عقلی تربیت نہیں ہوتی ہے۔

۸۔ حکمت کی اعلیٰ باتیں جو عقلی خوراک کی طرح ہیں، نادانوں کے لئے نا قابلِ ہضم اور غیر مناسب ہیں جب تک وہ حلال کتابِ غیب کو مکمل طور پر نہ پڑھے۔

۹۔ (اے مومنِ صادق!) غفلت کے دلدل میں قدم نہ رکھ، ذکر کے (سریع) جہاز میں داخل ہوجا۔ کشف وکرامات والی کتاب کو زمانے کے امام سے حاصل کر۔

۱۰۔ اے سالک! تو نے دل میں نور کی روشنیوں کو چھپائے رکھا ہے اور حکمت ومصلحت کی خاطر انھیں ظاہر نہیں کیا ہے، عشقِ سماوی کی تعلیمات سے تو آراستہ ہے۔

۱۱۔ بیگانے کی نظر میں نہ اپنے آپ کو نمایاں نہ کر، رازِ معجزہ کو دل میں پوشیدہ رکھ، حکیمانہ پیش گوئی سے مملو کتاب کو باغِ دل میں کے خلوت کدے میں پڑھ۔

۱۲۔ شادمانی دینے والی نیکی کا کام کر۔ حقیقی مسرت کے زادِ راہ کو تیار کر، اپنے اعمال نامے کو (فنائے عشق و انفرادی قیامت کے ذریعے) دنیا میں پڑھنے کی کوشش کرو۔

۱۳۔ (اے طالبِ حقیقت!) محبوب جان کی محبت میں آنسو بہاتے ہوئے اپنے آپ کو پگھلا دے تا کہ اس کی الفت کے ہنر کے کمالات اور عنایات کو پا سکو۔ (یاد رکھنا) محبوبِ حقیقی کے معجزۂ توحید کا کلمۂ اعلیٰ منفی اور اثبات کے قانونِ اضداد پر مشتمل ایک معجزاتی کتاب ہے۔

۱۴۔ (کامیاب) بندگی کے ذریعے اپنی روح کو تقویت پہنچاؤ اور میدانِ علم وحکمت میں خوب فکری تلاش کرو۔ وسوسوں کے جال اور باگل افکار کے اثرات سے اپنے آپ کو آزاد کردو اور محبوبِ جان کی فرمانبرداری کی طرف آجاؤ۔

۱۵۔ اے یارِ جانی! میرے عالمِ شخصی میں تشریف لاکر عشق کے ساز پر نغمہ سرا ہوجا اس لئے کہ تو روح کی عاشقانہ محفل کا زندہ ستار ہے۔ تو فرشتۂ عشق کی روح پرور آواز اور جنت کے احوال کو بیان کرنے والی معجزانہ کتاب ہے۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۱۶۔ اے نصیرالدین! افسوس کہ تیرا دل (ابھی) کشادہ نہیں ہو چکا، ورنہ بتانے کے لئے بہت سی (حکیمانہ) باتیں تھیں جو باتیں ظاہر میں ناممکن نظر آتی ہیں وہ باطن میں ممکن ہیں۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانیت کے عجائب وغرائب

۱۔ کسی حقیقی مومن کے عرشِ دل پر خدائے رحمان کا نورانی ظہور ایک حیران کن امر ہے، ذکر کی وسعت پذیری کی بدولت نقطۂ دل کا آسمان بن جانا ایک تعجب خیز بات ہے۔

۲۔ قرآن کے تمام معنوں کا باہم مل کر ایک ہی نقطہ بن جانا حیرت انگیز حکمت ہے، پھر اسی ایک نقطے کے معانی کی کثرت سے قرآن بھر جانا بڑی عجیب بات ہے۔

۳۔ سمندر کا بادل اور بارش ہو کر ایک قطرے کی شکل اختیار کر لینا عجیب ہے، پھر ایک قطرے کا دریا کے ساتھ مل کر سمندر بن جانا عجیب ہے۔

۴۔ سمندر میں قطرہ سمو جانے کی مثال تو میں نے واضح طور پر دیکھ لی ہے (اور اس میں مجھے کوئی تعجب نہیں ہوا) لیکن قطرے کے تنگ وجود میں ایک سمندر کا سمو جانا عجیب بات ہے۔

۵۔ اِس ظاہری وسیع جہان میں انسان کا سمو رہنا تو یقینی بات ہے، لیکن انسان کے اِس مٹھی بھر دل میں ایک عظیم روشن دنیا کا وجود حیرت خیز ہے۔

۶۔ (تعجب ہے کہ علم وحکمت کی بنیاد صرف ایک ہی نقطہ ہے اور بس، چنانچہ) نقطہ کی رفتار کی شکل سے حرف اور حروف کے ملانے سے لفظ (کا بننا) لفظ کا جملہ (بننا اور) جملے کا فرقانِ حکمت بن جانا از بس عجیب ہے۔

۷۔ حروف کا سرآغاز الف (ہے اور الف) کے سر پر نقطۂ توحید کو پہچان لے، نور کے ایک ہی نقطے سے کتابِ کائنات کی جو

تخلیق و تکمیل ہوئی اس میں بڑی حیرت ہے۔

۸۔ قلمِ قدرت کی نوک پر بھی توحید کا نقطہ تھا، وحدت کے فعل میں کثرت کا امکان ہونا تعجب خیز بات ہے۔

۹۔ نقطے ہی سے (ہر چیز کی) ابتداء اور نقطے ہی سے انتہا ہوتی ہے، نقطے ہی میں حد اور فاصلہ (کا راز) پنہان ہونا قابلِ تعجب ہے۔

۱۰۔ نقطے میں روح اور جسم کا تعلق اور ملاپ ہے، نقطے ہی سے برابری، بیشی اور کمی کا تعین ہونا حیران کن ہے۔

۱۱۔ نقطوں سے آسمان اور زمین اور تمام موجودات (پیدا ہوئیں) نقطوں سے روحانی بارش برس کر طوفان کا برپا ہو جانا کس قدر انوکھی بات ہے۔

۱۲۔ اس کے نور کا نقطہ میری رگِ جان سے بھی زیادہ مجھ کو قریب ہے، ربُّ العزّت کا میرے غریب دل میں مہمان ہونا حیرت کی بات ہے۔

۱۳۔ اُس وقت (یعنی ازل میں) جبکہ کوئی بھی فرمانبردار موجود نہ تھا تو امر کا نفاذ کس طرح ہوا؟ نیستی کی طرف ''کن'' (یعنی ہو جا) کہہ کر فرمان نافذ کر دینا تعجب خیز بات ہے۔

۱۴۔ دراصل ''کن'' عالمِ خلق اور عالمِ امر کے درمیانی نقطے (حد) کا فعل ہے، انسان کی روح اور جسم میں ہی '' کُنۡ فَیَکُوۡنُ '' کا واقعہ تعجب خیز بات ہے۔

۱۵۔ (جو) ہمیشہ نورانی پھل دینے والا علم کا زندہ درخت (ہے اس کا ایک) پاکیزہ کلمے کی صورت میں ہو کر حکمت کی دلیل

بن جانا از بس متعجب ہے۔

۱۶۔ اثبات، نفی اور حق کے راز کی حکمت انتہائی عظیم ہے ایک اعلیٰ کلمے (یعنی کلمۂ علیا) کا میزانِ حقائق (حقیقتوں کی ترازو) بننا حیرت انگیز ہے۔

۱۷۔ روح کے دائرے کا کوئی قرار نہیں (لیکن) مرکز میں سکون ہی سکون ہے (ان بے قرار روحوں کا) جہان سمیت پرکار کی طرح گردش کرنا حیرت کی بات ہے۔

۱۸۔ وہ خود مدینۂ علم (یعنی علم کا شہر) بن کر روحانی نعمتوں کا بے دریغ عطا کر دینا (اور) خود ہی جسمانیت کا طلسماتی جامہ پہن کر اس شہر کے دروازے کا محافظ بننا حیرت انگیز ہے۔

۱۹۔ ایک بڑے بُت کو چھوڑ کر تیرے دل کے تمام بتوں کو توڑ ڈال، ایک پاک و پاکیزہ بُت کے (عشق کے) کُفر میں ایمان کا پوشیدہ ہونا تعجب کی بات ہے۔

۲۰۔ کیا پروردگار اور نفسِ انسانی حقیقت میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں؟ (اگر نہیں تو) روح کی معرفت میں ذاتِ خدا کی معرفت کا مکمل ہو جانا تعجب کی بات ہے۔

۲۱۔ (جب بھی ضرورت ہوئی تو) میں آتشِ عشق سے پگھل کر اور حکمت کے سانچے میں ڈھل کر اپنے آپ کی تجدید کر لوں گا، اسی طرح نصیر کی علمی مشکلات کا آسان ہو جانا حیرت خیز بات ہے۔

ISW IS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

اب کیا چھپانا

۱۔ اے عاشقِ نور! معجزۂ عشق کے راز کو (جو نور کی برکت سے ہے) دل میں نہ رکھ (اسے) اب کیا چھپانا۔ (اس لئے کہ) میرے یارِ روحانی کے بارے میں پوری دنیا آگاہ ہو رہی ہے اب (اس حقیقت کو) کیا چھپانا۔

۲۔ (ساقی کی طرف سے) شرابِ محبت کی فراہمی میں کمی آ رہی ہے۔ اس لئے میرے دل کو ایک آگ سی لگی ہے (اس کے نتیجے میں بہنے والے) خون کے آنسوؤں کو اب کیا چھپانا۔

۳۔ میں غمِ دل کے دھواں کو روتے ہوئے ظاہر کرنے کا آرزومند ہوں۔ اے جانِ عاشق! تو نے میرے دل کے آئینے کو (برائے آزمائش) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے میں اب اس صورتِ حال کو کیا چھپاؤں۔

۴۔ (اے محبوبِ حقیقی!) تو جنگ کی صورت میں مخالف تلواروں کے لئے ڈھال ہے اور تکلیفوں کی اندھیری رات کے لئے نور ہے، میرے مقدس (حضرت) سلطان! تو علی زمان ہے (اور نہایت) پاک و مقدس ہے (تیرے صفات و کمالات کو) اب کیا چھپانا۔

۵۔ تو میرے دل میں بجنے والا ستارِ عشق اور شادمانیوں کے باغ کی بہارِ نو ہے۔ اے یارِ روحانی! بشریت کے نقاب کو (اپنے نورانی چہرے سے) اُٹھالے (اور) معجزے کو پوشیدہ نہ رکھ اس لئے کہ اب اسے چھپانے کا وقت نہیں۔

۶۔ (اے محبوبِ حقیقی!) پورے عالمِ انسانیت کے لئے تو سخی ہے اپنے جلوۂ نور کو ظاہر کر دے تجھ سے میری جان (بار بار) قربان ہو۔ اے آفتابِ نور! طلوع ہو جا تو (روحانی) آسمانوں کا ستون ہے (تیری اس حقیقت کو) اب کیا چھپائیں۔

۷۔ اے شاہِ مردان! میری مدد کر تو حکمت کا دانا وزیر ہے، تو زمانے کا دستگیر علی اور (حسن و جمالِ معنوی کا حسین) گلدستہ ہے (تیرے ان اوصافِ حمیدہ کو) اب کیا چھپانا۔

۸۔ اے علی زمان! تو عطر کی طرح (روحانی) خوشبو ہے، ہر قسم کے دردوں کے لئے دوائے اکسیر ہے، تیرے لئے ہماری جان بیقرار ہے تو کیوں تشریف نہیں لاتا (تیری نورانی حقیقت کو) اب کیا چھپائیں۔

۹۔ (اے شاہِ مردان!) تو وہ جوان ہے جس نے شیر کو شکست دی (اور) وہ (بہادر) پہلوان ہے جس نے (بڑے) پہلوانوں کو ہرایا۔ (اے) شیروں کو بھی ہلاک کرنے والے مالک! تو کیوں خاموش ہے اب یہ وقت (ان حقائق کو) چھپانے کا نہیں۔

۱۰۔ (یا اللہ) یہ کتنا عظیم معجزہ ہے کہ میری زندگی میں علیٔ زمان کی تعریف و توصیف کے (حسین) موتی بکھر رہے ہیں۔ اے نصیرؔ خاکسار جلد آکر ان موتیوں کو چُن لے۔ اب کیا چھپانا۔

نورانی دیدار

۱۔ حضرت علیؑ جو میرے نورِ چشمِ باطن ہیں، کی طرف اپنے دل کا رُخ کئے دن رات گریہ وزاری کر رہا ہوں تاکہ اُس فیاض آقا کے باطنی دیدار سے فیض یاب ہوسکوں۔

۲۔ اے میرے دل کی پوشیدہ باتوں کو جاننے والا دانا حکیم! کہیں تو مجھ سے اپنی حقیقی وابستگی کا امتحان تو نہیں لے رہا ہے؟ اے میری حقیقی جان! تو آتشِ بےقراری میں میری جان ودل کو دن رات کباب کر رہا ہے۔

۳۔ زمانے کے مولا (امامؑ) کی محبت کی شیرینی کو میں کیوں کر چھوڑ دوں اگر میری جان چلی بھی جائے تو پرواہ نہیں مگر (اے آقا!) تیری پُرلذت الفت دن رات میرے دل سے کبھی نکل نہ جائے۔

۴۔ دن بھر شدید تکالیف کا پہاڑ ٹوٹے اور رات بھر بلاؤں کا طوفان بھی جاری رہے تو مجھے کیا اندیشہ اور کیا ڈر۔ کیونکہ امامِ برحق کا اسمِ اعظم جو روحانی اور علمی ذوالفقار کی مانند ہے میری نگہبانی کے لئے دن رات میرے ساتھ ہے۔

۵۔ اے سالک! زمانے کے دینی آقا جو دین اور دنیا کا حقیقی مالک (بھی) ہے کی معرفت حاصل کر اس لئے کہ یہ (نورانی ہستی) تیرے ہر کام کے لئے کافی ہے (اس مقصد کے لئے) تو دل اور روح کے گہرے اخلاص کے ساتھ دن رات یا علی مولا کہتے رہنا۔

۶۔ (اے راہِ حق کے مسافر!) زمانے کا عادل بادشاہ مولا علی تیری مشکل آسان کرنے کے لئے تیری طرف آرہے ہیں۔ (تو بےوفا دنیا سے کیا توقع کرسکتا ہے) جبکہ وہ غدّار بن کر ہاتھ میں خنجر لئے دن رات (تجھے) نقصان پہنچانے کے لئے تیار ہے۔

۷۔ اے حسین رنگوں کے پُررونق گلاب! تو ایک لمحے کے لئے بھی میرے دل سے الگ نہیں۔ میرے دل کا (روحانی) باجا

دن رات ایک انتہائی شیرین اور رحم لانہ سُر بجا رہا ہے۔

۸۔ اے رحمتِ بیکراں کے مالک! نصیرالدین تیرے درِ اقدس پر (اپنی حاجت براری کے لئے) گداگری کر رہا ہے، تو (از راہِ کرم) اسکی فریاد کو سُن لے۔ اے سخی (بادشاہ)! وہ دن رات تیری فیاضی کی امید میں ہے اور تو (اس صورت حال سے خوب) آگاہ ہے۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

احوالِ مستی

۱۔ عشاق (اپنے) دینی آقا کے گوناگون جلوؤں کے دیدار میں مست ہیں۔ جبکہ عارفین اس کے نورِ توحید کی معرفت کے اسرار میں مست ہیں۔

۲۔ (ہادیٔ برحق کے) مرید جسم، روح اور عقل کے تین انوار کو پاکر، نور مولانا کریم کے نورانی جلوؤں کے انوار میں مست ہیں۔

۳۔ (حضرت) رحمان کی مخلوق کے لئے 'جو حقیقی معنوں میں زندہ ہو چکے ہیں' کوئی موت و زوال نہیں۔ (وہ) دین اور دنیا کی آسائش اور نعمت کی ہمیشہ رہنے والی شادمانی میں مست ہیں۔

۴۔ ذرّہ، کل اور ہر چیز کا رحمتِ الٰہی میں سموجانا عجب ہے۔ اہلِ عقل ہر چیز کی حکمت کی شیرین روحانی افکار میں مست ہیں۔

۵۔ عوالمِ حسن و جمال کے (بے مثال) شہنشاہ کا غمِ عشق بہت لذیذ ہے۔ میں نورانی دیدار کی امید میں غمِ جانان میں مست ہوں۔

۶۔ اہلِ معرفت اپنے دل (عالمِ شخصی) میں عشقِ مولا کی جنت میں چہل قدمی کرتے ہیں اور مختلف رنگوں کے گلہائے رنگ و بو کے آب و تاب میں مست ہیں۔

۷۔ مقدس نور کے دیدار کے لئے ہزار سال کی مشقت بھی کم ہے۔ اہلِ عقل ذوقِ دیدار میں بندگی کی ریاضت میں مست ہیں۔

۸۔ عدل وانصاف کی کتابِ قانون میں خیر اور شر کی حکمت پڑھ لو (ایسے میں) اگر تو کچھ لوگوں کو مغفرتِ الٰہی کے بازار میں مست دیکھتا ہے تو تجھے تعجب نہیں ہونا چاہئے۔

۹۔ (حضرت) مرتضیٰ علی، (حضرت) محمد مصطفیٰ کی جان ہے اور اب (حضرت شاہ) کریمؑ حاملِ نور ہے۔ جو افراد نور کے حجابات سے واقف ہیں وہ حیدرِ کرّار میں مست ہیں۔

۱۰۔ مسندِ دین کی شان (انتہائی) عظیم ہے (اس لئے میں نے) اپنے بادشاہ کے دربار کی یاد کو ذہن و خاطر میں ہمیشہ رکھ دی ہے (یوں میں فکری طور پر) اپنے مالک کے دربار میں مست ہوں۔

۱۱۔ غمِ عشقِ جانان اہلِ محبت کے لئے تندرستی سے بھی بڑھ کر ہے۔ اس کی شیرین محبت کے زیرِ اثر میں اپنی زندگی کے دوران میں مرضِ عشق میں مست ہوں۔

۱۲۔ اہلِ جنت ہر قسم کی (روحانی اور علمی) نعمتوں کی سرمستی میں ہیں۔ (جبکہ) جو عاشقانِ نور ہیں وہ پُرلذت دیدار عنایت کرنے والے میرے یارِ جانی میں مست ہیں۔

۱۳۔ اہلِ توحید جو دین و دنیا کے مقصدِ اعلیٰ سے آگاہ ہیں روح کے انتہائی فیاض بادشاہ نور مولانا کریم (کی یاد) میں مست ہیں۔

۱۴۔ جسم کے ساتھ (جس طرح) سر چاہئے (اسی طرح) فوج کے ساتھ سردار کا ہونا ضروری ہے۔ فتح و نصرت کے لشکر ہمیشہ عقلِ کل کی سرداری میں مست ہیں۔

۱۵۔ درندوں اور پرندوں کا کوئی سردار ہوتا تو وہ (بدنظمی میں) ذلیل و خوار کیوں ہوتے۔ شہنشاہِ عشق کے رعایائے روحانی

صرف اپنے سرکارِ الفت میں مست ہیں۔

۱۶۔ بُت پرست (اپنے) بت کی الفت میں (جبکہ) حق پرست اسلام میں مست ہیں۔ اہلِ انکار اپنی انکاری میں اور مومنین (صاحب نور کے لئے) اقرار میں مست ہیں۔

۱۷۔ خود بخود بجنے والے عقل و روح کے دوتار کے سُر کو سن کر عشاق روح کے شیرین دوتار میں مست ہیں۔

۱۸۔ نورِ اقدس کی محبت کا شاعر نصیر الدین گوشۂ عشق کا فقیر ہے وہ شادمانی کے ذریعے روح کو تقویت دینے والے معشوقِ جان کے باطنی (اور) نورانی دیدار میں مست ہے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجات

۱۔ اے (حضرت امام) سلطان تو زمانے کا علی ہے اپنے دیدارِ اقدس کے لئے میری فریاد کو شرفِ قبولیت بخش دے۔ تو میرے جان و دل کا مالک اور آقا ہے میری عاجزانہ دعا قبول کر دے۔

۲۔ میرے دل میں جو "نورِ عشق کا دیوانہ" ہے (تیرے لئے) عقیدت و محبت کے چراغان سے روشن ہو کر منور ہو جائے۔ اے زمانے کا دینی بادشاہ! میری اس ناچار التجا کو منظور کر دے۔

۳۔ عشق و محبت کے سمندر کے بھنور میں مجھے اپنی جان کی سلامتی کا یقین نہیں آ رہا ہے۔ نہ معلوم زمانے کا نوحؑ دستگیری کے لئے میری فریاد کب سنتا ہے۔

۴۔ (اے مطلوبِ جان! دو روزہ) بے وفا دنیا سے میں کیوں امید لگاؤں، میں تو (صرف) تیری (از حد) شیرین محبت کے لئے پُر امید ہوں میری فریاد تیری وفاداری کے لئے ہے اس لئے مجھے ہمیشہ اپنا وفادار بنا دے۔

۵۔ اے قاضی الحاجات! مجھ ایسے درویش سے جو عشقِ سماوی کا دیوانہ ہے کیا ایک دفعہ پھر حاجت کے لئے مجھ سے دریافت کرے گا؟ (اگر ایسا موقع ملا تو) یقین کے مالک کی دیوانگی میں میری فریاد (صرف) یہی ہوگی کہ تجھ سے میری قربت و اعتماد میں اور بھی برکت ہو جائے۔

۶۔ اے معشوقِ جان! میں تیرا مریضِ عشق ہوں میری حالت پر نورانی نظر ڈال کر دیکھ لے کہ میری (ظاہری) عمر کا گلاب (تیری جدائی کے باعث) مرجھا رہا ہے۔ عشق کے طبیبوں کے طبیب کے حضور میں میری فریاد ہے کہ وہ (دیدارِ اقدس سے نواز کر) میرے مرضِ عشق کا علاج کرے۔

۷۔ اے نصیرالدین! امام الوقت ؑ کی جوبلیوں کی تعریف وتوصیف محدود پیمانے پر نہیں بلکہ شاہانہ انداز میں سب کے سامنے کردے اس لئے کہ تیرا (عالمانہ) انداز بھی تو شاہانہ ہے۔ اے (حضرت امام) سلطان ؑ تو علیِ زمان ہے، اپنے دیدارِ اقدس کے لئے میری عاجزانہ التجا کو قبولیت بخش دے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

عرشِ قلبی

۱۔ اے میرے آقا و مالک! میرے دل کا تخت تیرے لئے ہے (اور تجھے زیب دیتا ہے) آ جا اپنے اس بندے کے عالمِ شخصی میں مکین ہو جا۔ تو زمین اور آسمانوں میں نہیں سماتا آ جا میرے تنگ دل میں جلوہ فگن ہو جا۔

۲۔ اہلِ محبت تیری چاہت میں آنسو بہاتے ہوئے تجھے دیر تک یاد کریں گے۔ جواب دئے بغیر تبسم کی تجلیات کے ساتھ، آواز دئے بغیر ہماری (اس عاجزانہ) گریہ وزاری کے باطن میں مقیم ہو جا۔

۳۔ بیگانہ افراد اگر چشمِ باطن سے تیری عظمت و بزرگی کا مشاہدہ کریں تو (اقرار) ممکن ہے ورنہ ناممکن۔ غیروں کی (کور باطنی کے باعث) نظروں سے تیرا اوجھل ہونا بجا (مگر) میرے دل کے خاص گوشے میں جلوہ فگن ہو جا (اس لئے کہ میں غیر نہیں میں تیرے نور کا عاشق ہوں)۔

۴۔ تیری ذات و صفات کو پہچاننے اور نہ پہچاننے والے افراد سے امتحان لیتے رہنا (سنتِ قدیم ہے)، حجابِ شخصیت کے اندر ہمیشہ ظاہری دنیا میں مکین ہو جا۔

۵۔ (اے محبوبِ حقیقی!) تو از راہِ عنایت لباسِ بشریت کے حجاب کو کبھی کبھار چھوڑ دے (اور) نور کے لباس (جسمِ لطیف) میں اپنے (بے مثال) حسن و جمال کی عکاسی کرنے والے میرے دل کے آئینے میں جلوہ فگن ہو جا۔

۶۔ عشقِ سماوی کی محفل میں عشاق کے سوا کوئی بیگانہ (فرد) نہیں۔ ایک دفعہ اپنے نور کے حجاب کو اُٹھا کر اپنی عقیدت بھری محفل میں جلوہ نمائی کر دے۔

۷۔ اگر (عالی ہمتی کی شدید) ریاضت کے ذریعے قطرۂ آب سمندر تک پہنچ جائے تو یہ امر عجب نہیں (کیونکہ یہ قانونِ فطرت

کے عین مطابق ہے) اے (علم وحکمت اور عشق ومحبت کے) سمندر ! آ جا تو (اپنی گہرائی وگیرائی کے باوجود) قطرے میں سما جا اور ہمیں اپنے عجائب وغرائب سے مملو اس عمل کا مشاہدہ کرا۔

۸۔ اے عشقِ سماوی کے طائرِ ملکوتی ! اپنی شادمانی بھری (نورانی) آواز کے ساتھ آ جا تو مقدس روح بن کر ایک فرمانبردار (مومن) بشریت کے قید خانے میں پنہاں ہو جا۔

۹۔ تو نورِ توحید کا جلوہ اور عالمِ وحدت کا پُر رونق عقلی آفتاب ہے اپنے عارفین کی حیرت کے لئے (مظاہرۂ قدرت کے تحت ایک چھوٹے سے) ذرے میں مقیم ہو جا۔

۱۰۔ اے عاشقِ صادق کی روح ! تجھے مٹی کے بنے ہوئے (تنگ وتاریک) مردہ قبر میں داخل ہونا دریغ ہے (اس لئے کہ تجھے عالمِ علوی سے زمین پر اس لئے نازل کیا گیا تھا کہ علم وعمل کے پروں سے پرواز کر کے پھر اُسی مقام تک لوٹ سکے)۔ معشوقِ جان کی معرفت حاصل کر کے اس کے جسمِ نورانی (جثۂ ابداعیہ) میں اپنے آپ کو کما حقہ زندہ کرتا کہ تجھے حیاتِ سرمدی حاصل ہو سکے۔

۱۱۔ اے سالک ! نفسِ امارہ کو جو شروع میں ایک کیڑے کی طرح (حدِ قوت میں) تھا تو نے خوب پال کر اس کی اتنی پرورش کی کہ وہ اب (تیرے باطن میں) ایک اژدہے کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اپنے ایمان کو (کمالِ احتیاط سے) بچاتے ہوئے (اپنے باطن میں) اس کے خلاف جہادِ اکبر جاری رکھ۔

۱۲۔ اے نصیر الدین ! خشکی پر (کی جانے والی جدوجہد سے تیرے ہاتھ سے) کوئی کمال یا کارنامہ نہیں ہوگا اس لئے علم وحکمت کے دریا میں غوطہ زن ہو جا (اپنے محبوبِ جان کے) دریائے عشق ومحبت کی گہرائیوں میں رہ کر علم وحکمت اور اسرارِ معرفت سے مملو نظموں کے موتی برآمد کر۔

امُّ الکتاب

۱۔ اے دل! امُّ الکتاب جب (کائنات وموجودات کے) اسرار کو بیان کر رہی ہو تو (ایسے میں) تیرا بولنا بے معنی ہے۔ میوۂ حکمت تیرے دامن میں گر رہا ہو اور تو (پھر بھی) ہاتھ بڑھائے تو یہ فعل بے مقصد ہے۔

۲۔ اے میری روح کے پرند! علم وعمل کے پروں کے ذریعے اُڑتے ہوئے عرش کے قریب پہنچ کر کالی زمین پر موجود ایک دانے کو دیکھ کر تیرا پستی کی طرف لوٹنا بے مقصد ہے۔

۳۔ اے سالک! جسمِ کثیف کی قید سے تنگ آ کر دیدارِ اقدس کی یاد میں جب تیری روح ہمیشہ رو رہی ہے (تو ایسے میں) تیرا ہنسنا فضول ہے۔

۴۔ سیم اور زر کو آگ سے کیا خوف وہ اس سے اور بھی نکھر جائیں گے، مگر کاغذ کا (ان معدنیات کی طرح) ہنسنے کے رشک میں آگ میں جلنا لا حاصل ہے۔

۵۔ اے گلاب! شادمانیوں کے رنگ و بو کے ساتھ اب کُھل جا، بہار کے موسم میں (پھول کا) کلی کے لباس میں ملبوس ہونا فضول ہے۔

۶۔ کیا تجھے پیغمبرِ خدا کے شہرِ علم وحکمت کے دروازے کا علم ہے؟ اگر تو جانے تو شہر کے دروازے تک آ کر واپس ہونا بے معنی ہے۔

۷۔ اپنی رحمت کے ذریعے پروردگار کا انسانوں کی پیدائش و پرورش کے بعد نارِ دوزخ و جہالت میں بعضوں کی جانوں کا جلنا نامناسب ہے۔

IGW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۸۔ اے سخی! تو خالص عاقلانہ گفتگو سے لوگوں کے لئے لعل و جواہرات بکھیر دیتا ہے۔ (عقل سے عاری) حیوانات کے درمیان لعل و یاقوت بکھیر دینا بے معنی ہے۔

۹۔ میں محبوبِ جان کی پاکیزہ شراب محبت کی سرمستی میں فنا ہو جاؤں گا ایسے میں وہ (معشوقِ جان) میرے دل میں جلوہ فگن ہو جائے اور میں دنیا کے سامنے اپنا دکھاوا کروں یہ بے مقصد ہے۔

۱۰۔ اے نصیرالدین! خاموش ہو جا۔ مالکِ جلال کے حکیمانہ کلام پر غور و فکر کر۔ جب تیرا جانان (تیرے باطن میں) گفتگو کر رہا ہو تو تیرا خود بولنا بے معنی ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ہماری اصل محتاجی

۱۔ (میرا) دینی آقا نور کا تجلّی ہے (اس لئے) مجھے اس کے روحانی دیدار کی (ہمیشہ) محتاجی ہے۔ میں کسی شادمانی کا اور نہ ہی کسی غمگینی کا محتاج ہوں۔

۲۔ میں (محبوبِ جان کو چھوڑ کر) دین اور دنیا کا کبھی بھی محتاج نہیں ہوں (مگر) اپنے من (دل) کی دنیا میں بادشاہِ عشق کا محتاج ہوں۔

۳۔ میرے عالمِ شخصی (دل) میں عشق و محبت کی شادمانیوں کے (حسین) باغ آباد ہیں۔ (اس لئے) نہ میں دنیا کے (ناپائیدار) باغات کے لئے اور نہ ہی گلستان کے لئے حاجت مند ہوں۔

۴۔ میں اپنے دل کی دنیا میں ہمیشہ شہنشاہِ عقل کے دربار میں ہوں (جہاں ہر اعلیٰ علمی و عقلی شے میسر ہے، چنانچہ) میں دنیا کے کسی (پُر رونق) اجتماع کے لئے اور نہ ہی کسی دوسرے دربار کے لئے طلبگار رہوں۔

۵۔ مجھے کسی بیگانہ کی (کوئی) حاجت نہیں میں اُس (معشوقِ حقیقی) کا (عاشق) اور وہ میرا (معشوق) ہے۔ دین اور دنیا میں جو ہمیشہ دوست بنتا ہے میں اس یارِ روحانی کے لئے محتاج ہوں۔

۶۔ حور و غلمان، پری و فرشتہ، جنات و انسان (جیسے تمام مخلوقات کو عقل کی نظر سے دیکھا جائے تو وہ) نور کے پاکیزہ معشوق کے دیدار کے لئے (ہمیشہ) حاجت مند ہیں۔

۷۔ کون ہے جو شہنشاہِ عشق کی مقدس محبت کی شادمانی کے لئے دین اور دنیا میں ہمیشہ محتاج نہ ہو۔

۸۔ اے جانِ عشق! آجا آجا! (اس لئے کہ) مجھے تیرے دیدارِ اقدس کی انتہائی تمنا ہے، لیکن (یہ حقیقت بھی از بس عجیب ہے کہ) تیرے نور کا حسن و جمالِ معنوی عشق و محبت کے خریدار (عاشق) کا محتاج ہے۔

۹۔ (اے محبوبِ حقیقی!) عاشقِ صادق تیرے مقدس نورانی چہرے کے جلوۂ دیدار کے لئے بیقرار ہے۔ (جبکہ) جو عارف ہے وہ تیری (ذات وصفات کی) معرفت کے لئے عالمِ علوی کے اسرار کا حاجت مند ہے۔

۱۰۔ اے نصیرالدین! تو اپنے جان و دل کو صاحبِ نور کے عشق و محبت کی راہ میں جلد ہی فروخت کردے۔ میں پوری دنیا کو چھوڑ کر صرف معشوقِ حقیقی کے بازارِ الفت کا محتاج ہوں (کیونکہ اس بازار میں علم وحکمت اور عشق و محبت کی تمام لازوال اشیاء اور دین کا جوہر یعنی گنجِ مخفی دست یاب ہوتا ہے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

رعایائے روحانی

۱۔ شہنشاہِ دین کے (روحانی) رعایا (دونوں جہانوں میں) صاحبِ نور کے (نورانی) سائے میں ہیں (ان میں سے) ہر کوئی (اپنے عالمِ شخصی کی باطنی سلطنت میں) ایک بادشاہ ہے۔

۲۔ ان کے لئے کوئی خوف اور غم نہیں وہ (بادشاہِ دین) اُن کا (امام) ہے، (اس لئے) ان کو کس چیز کی کمی کی فکر ہے؟ (اس لئے) شہنشاہِ دین کے رعایا دونوں جہانوں میں سرسبز ہیں۔

۳۔ اے شہنشاہِ دین کے رعایا! معرفتِ نور کے تاج، عقل و دانش کے فروغ سے متعلق خدمات کی صورت میں باج وخراج حاصل کریں۔

۴۔ اے رعایائے شہنشاہِ دین! آپ کے لئے عقل و دانش کے طعام اور علم وحکمت کے پھلوں کی (ہرطرف) فراوانی ہے (ہمیشہ یاد رکھنا کہ) نامدار (محبوبِ جان) بالآخر تشریف لائے (اور دیدارِ اقدس سے فیض یاب کر گئے)۔

۵۔ اے رعایائے شاہِ زمان! آپ نے مولا علی کے نورانی ظہور کا اور (حضرت) محمد کے نور کا دیدار کیا، بلاشبہ یہ نورانی جلوؤں کا کوہِ طور تھا جس کا آپ نے دیدار کیا۔

۶۔ اے رعایائے آقائے دین! علی زمان کے نور کے جلوے کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آپ شادمان ہو گئے (جس کے نتیجے میں) آپ کی (جسمانی وروحانی کمرتوڑ) تکالیف ختم ہو گئیں۔

۷۔ اے رعایائے شہنشاہِ دین! علی کی نورانی آواز روح کو زندہ کرنے والا کلمۂ نور ہے (جس کو) آپ نے (دیدار کے

دوران) سر بسر سنا (اور اسی کے زیرِ اثر آپ کو جسمانی اور روحانی برکتیں نصیب ہوگئیں)۔

۸۔ اے رعایائے بادشاہِ دین! (محبوبِ حقیقی کی) نورانی نظر آپ پر پڑی، آسمانی عشق کا اثر (دلوں پر) پڑا (جس کے باعث انفرادی اور اجتماعی سطح پر ہر کسی کو) رحمت کا فیض ملا۔

۹۔ اے رعایائے شہنشاہِ دین! کیا آپ کی الفت بھری (عاجزانہ) دعا و مناجات کو معشوقِ حقیقی نے سُن لیا؟ آپ کے فیاض (بادشاہ) تشریف لائے، کیا اس سے آپ کی (قلبی آلودگیاں دور ہو کر) روح پاک ہوگئی؟

۱۰۔ اے رعایائے سلطانِ دین! محبوبِ حقیقی بڑی روح پرور زینت اور شان وشوکت کے ساتھ تشریف لائے اور (عشاق کے دلوں میں) شادمانی کا طوفان برپا کر کے جلوہ افروز ہو گئے۔ (بلاشبہ) محبت وعقیدت (کا رنگ) احباب کے ساتھ (نمایاں) ہوتا ہے۔

۱۱۔ اے رعایائے شاہِ دین! آفتابِ نور (جب) کرسی پر تھا تو (نورانی چہرہ) بجلی کی طرح حسن وجمال کا جلوہ بکھیر رہا تھا۔ نور کی آواز انتہائی شیرین (اور روح پرور) ہوتی ہے۔

۱۲۔ اے رعایائے شہنشاہِ دین! طبیبِ عشق کا خود آپ کے پاس تشریف لانا از بس عجیب ہے محفلِ دیدار میں موجود آپ سب (عشاق) خوش نصیب ہیں۔

۱۳۔ اے رعایائے سلطانِ دین! نصیر الدین (محبوبِ حقیقی کی مدح سرائی میں عارفانہ کلام کے ذریعے) ایسی خوش بیانی کر چکا ہے کہ اس سے قوم کی (روحانی اور علمی) شادمانیوں کی ترجمانی ہوگئی ہے۔ (یہ عارفانہ) ادب (اس باعث اب) دینی عقیدہ اور عشقِ ساوی کی آئینہ دار ہوگئی ہے۔

ظہوراتِ روح

۱۔ اے (مقدس روح! (سنّتِ الٰہی کے تحت) تو ہمیشہ ایک پاکیزہ (وکامل) شخصیت میں جلوہ فگن ہوتی ہے (تیرے ظہورات بےشمار ہیں اس لئے) تو ایک نورانی کائنات بن کر میرے دل (عالمِ شخصی) میں جلوہ نمائی کرتی ہے۔

۲۔ اے روح! تو (اپنی ازلی حقیقت کے باعث) اوّل بھی ہے آخر بھی اور ہمیشہ سے ظاہر بھی اور باطن بھی۔ تو (نفسِ واحدہ ہونے کے ناطے سے) سب خلائق کی ایسی یک حقیقت ہے کہ تو ہر شے سے باخبر ہے اور ہر چیز کی شکل اختیار کرتی ہے۔

۳۔ اے روح! (اپنے گوناگون ظہورات میں) دہقان بن کر تو خود ہی علم وحکمت کے پھلوں کا آرزومند ہے (حیرت ہے کہ تو) خود ہی باغ وشجر بن کر میوۂ عقل وجان کی صورت میں (فرشِ زمین پر) گر جاتی ہے۔

۴۔ اے روح! تیرا انگور، اس کا بیل اور ظرفِ شراب کی شکل اختیار کرنا (پھر) شراب وساقی بن کر خود ہی اسے پی لینا عجیب و غریب ہے۔

۵۔ اے روح! تو (اپنی انائے علوی کے لحاظ سے) عالمِ بالا میں (ہمیشہ سے) مقیم شیرین سُروالا ایک مقدس پرندہ ہے پھر (اپنی انائے سفلی کے حوالے سے) تو خود ہی علم وعمل کے ذریعے اس پرندے سے قربت کے لئے جدوجہد کرتی ہے۔

۶۔ اے روح! تو کبھی غازی بن کر منکرینِ حق کے لشکر کو نیست ونابود کرتا ہے پھر کبھی دینِ مبین کی راہ میں شہید ہو کر خون میں رنگین ہو جاتی ہے۔

۷۔ اے روح! تو آسمانوں کی محیط فضائی سلطنت میں جسمِ لطیف کی صورت میں روحانی پرواز کرتے ہوئے سیر کرتی ہے (

پھر کبھی) انسان کی شخصیت میں ملبوس ہونے کی خواہش میں زمین پر اترتی ہے۔

۸۔ اے روح! (کبھی) تو عاشقِ صادق بن کر (جانان کے) دیدارِ اقدس کی آرزو میں آنسو بہاتی ہے اور کبھی معشوقِ حقیقی بن کر (اپنی ذات وصفات میں یکجا) اپنے ازلی حسن وجمالِ معنوی کی شادمانی میں مسکراتی اور ہنستی ہے۔

۹۔ اے نصیرالدین! (اگر) آتشِ عشقِ سماوی میں روح جل جائے تو (نیست ونابود ہونے کے بجائے) اس کا جوہر اور بھی نکھر جائے گا۔ اے کاش! ایسا ممکن ہو کہ نارِ عشق میں روح ہمیشہ (سلگتی اور) جلتی رہے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

محبوبِ روحانی

۱۔ اے گل رخ (محبوبِ حقیقی)! تیری مقدس آتشِ عشق میرے دل میں فروزان ہو جائے۔ (یہ آسمانی آگ) میرے جسم وجان کے ہر ذرے میں سلگ جائے۔

۲۔ اے گل رخ! اگر میری روح اپنے پھیلاؤ کے گونا گون ظہورات کے تحت لاکھ کائناتوں میں بھر جائے۔ یہ ساری (روح) تیری مقدس راہ میں نچھاور ہو جائے۔

۳۔ اے گل رُخ! (شوقِ دیدار سے گریہ وزاری کے باعث) میرا خونِ جگر اشکِ الفت بن کر میری آنکھوں سے ٹپک جائے۔ اِن آنسوؤں سے میرا درویشی لباس رنگین ہو جائے۔

۴۔ اے گل رُخ! تو (عالمِ وحدت میں موجود) زندہ بہشت کا عقلی شجر ہے۔ اس مقدس شجر سے مجھے عقلی میوہ مہیا ہو جائے۔

۵۔ اے گل رُخ! تیرے نور کا ازلی حسن و جمالِ معنوی (جو درحقیقت جلوۂ صورتِ رحمان ہے) دل کے آئینے میں مجھے نظر آ جائے۔

۶۔ اے گل رُخ! تیرے مقدس عشق کے کمال کا جو آبِ کوثر ہے، (میری تمنا ہے کہ) اُسے میری جان ہمیشہ نوش کرتی رہے۔

۷۔ اے گل رُخ! تیرے نورانی جلوؤں کی گونا گون بہار دیکھ کر میرے بےقرار دل کو قرار آ جائے۔

۸۔ اے گل رُخ! عقل کی خوبیوں سے عاری میرا دل تیری نوازشات کی برکت سے آتشِ عشق کی تپش میں احساسِ لذت

دیتے ہوئے جل نکھر کر سنور جائے۔

۹۔ اے گل رُخ! حکمت سے مملو تیری نورانی یاد کے اسماء اور کلمات کے سوا دوسری کوئی یاد میرے دل میں (کبھی بھی) داخل نہ ہو جائے۔

۱۰۔ اے گل رخ! (معجزۂ عشق کے زیرِ اثر) نصیر الدین کی جان لاکھ بار زندہ ہو کر تیری مقدس راہ میں (ہر بار) قربان ہو جائے۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

یاعلی مدد

۱۔ (اے علیٔ زمان!) میں اب فقیر (بن کر) تیرے مقدس حضور میں (ظاہری اور باطنی برکات کے لئے) گدائی کروں گا (تیری مدد شاملِ حال رہے)۔ (اس لئے کہ) تو ہمیشہ سے انسانی جانوں کے لئے سخی ہے، یاعلی مدد۔

۲۔ (اے قاضی الحاجات!) دنیا کے (نت نئے) غم اور افکار سے میرا دل عنقریب تاریک ہونے والا ہے، میرے دل کو وسوسوں سے پاک کردے، یاعلی مدد۔

۳۔ اے میرے جانان! نفسِ امارہ نے میری (ناچار) جان پر جو ظلم کئے ہیں اُن سے (نجات کے لئے عاجزانہ) فریاد ہے، میری دعا کو کبھی بھی ضائع نہ کرنا، یاعلی مدد۔

۴۔ اے بادشاہِ دین! تو میرے دل و جان کی (ظاہری اور باطنی) حاجتوں سے آگاہ ہے۔ میری قلبی دعا کو بہت جلد شرفِ قبولیت بخش دے، یاعلی مدد۔

۵۔ تو ارواح کے لئے طبیبِ آسمانی اور دلوں کے لئے دوائے اکسیر ہے۔ تو اہلِ محبت کے غمِ جان کے لئے شفا ہے، یاعلی مدد۔

۶۔ اے مظہرِ نورِ الٰہی! میرا مفلس دل (پریشانیوں کے زیرِ اثر) عنقریب تاریک ہونے والا ہے لہٰذا جلد آ کر۔ میرے دل میں طلوع ہو جا اور باطنی دیدار سے فیضیاب کردے، یاعلی مدد۔

۷۔ تو دین اور دنیا کا عقلی فیاض اور بادشاہِ عشق ہے۔ میں فقیر تیری ذات و صفات سے (ہزار بار) قربان ہو جاؤں، یاعلی مدد۔

۸۔ اے سخی! تیری مقدس محبت کی جنت الخیال کی شادمانیوں کے لئے (میری عاجزانہ دعا ہے کہ) میں ذوق وشوق سے فدا ہو جاؤں، یا علی مدد۔

۹۔ روحانی زندگی کے حصول کے لئے میں روزانہ گریہ وزاری کرتے ہوئے آنسو بہاتا ہوں۔ اے جانان! دوروزہ زندگی سے کیا وفا، یا علی مدد۔

۱۰۔ اے جانان! میں ذوقِ دیدار کی آتشِ عشق میں جل بُھن چکا ہوں نورِ عشق کے زیرِ اثر میری روح فنا ہو چکی ہے، یا علی مدد۔

۱۱۔ اے علیٔ زمان تو مشکل کشا ہے اپنے نور کی حکمت سے میری مشکلوں کو آسان کردے، یا علی مدد۔

۱۲۔ تو دین اور دنیا کا مظہرِ نورِ الٰہی اور زمانے کا مرتضیٰ ہے۔ اے شاہ کریم تو خود ہی (حاملِ نور) بن کر (دنیا میں ظاہر) ہے، یا علی مدد۔

۱۳۔ اے فیاض (بادشاہ)! تیرے سوا حاجت بندی (بھیک مانگنے) کے لئے میں کس کے پاس جاؤں۔ میں فقیر (بن کر) تیرے گھر (جماعت خانہ) آچکا ہوں، یا علی مدد۔

۱۴۔ اے مالک! اگر اس کام کے لئے تیری خوشنودی ہو تو میں تیرے مقدس عشق کی راہ میں (ان شاءاللہ) آنسوؤں کے موتی بکھیر سکوں گا، یا علی مدد۔

۱۵۔ میں نے عالمِ شخصی کی پوری زمین میں آسمانی عشق ومحبت کے حسین بیج بکھیر دئے (اس کے نتیجے میں) عقیدت ومحبت کے پھول آہستہ آہستہ کھلیں گے، یا علی مدد۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۱۶۔ اے آقائے جان! غفلت کی شبِ تاریک میں ہم تمام مرید (علم وعمل کے میدان میں) خوابیدہ ہو چکے ہیں۔ (اس لئے) ہماری اس حالت پر رحم کرنا، یا علی مدد۔

۱۷۔ (اے ہادیٔ برحق!) اگر تو خود نورِ ذکر بن کر (مجھے) بیدار کرے تو ممکن ورنہ دشوار ہے۔ تو میرے (رگِ جان سے بھی) نزدیک ہے (مگر) میں تجھ سے باخبر نہیں، یا علی مدد۔

۱۸۔ تو اپنے مقدس نور کی الفت کے زیرِ اثر نصیر الدین کو فنائے عشق کی نعمت سے فیض یاب کر دے، (اس لئے کہ) تیری پاکیزہ محبت کی فنائیت میں جان کی بقا ہے یا علی مدد۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

حقیقی لذتیں

۱۔ اے معشوقِ جان! جنت کی (گوناگون) لذتوں سے تیرا مقدس دیدار مجھے زیادہ شیرین ہے۔ تمام (دیگر) خوشیوں سے تیری شادمانی میرے لئے زیادہ لذیذ ہے۔

۲۔ یہ سچ ہے کہ تیرا غمِ عشق تمام شادمانیوں پر بادشاہ ہے۔ (تیرے دیدار کے لئے) میرے دل میں موجود غمِ عشق مجھے بے حد شیرین ہے۔

۳۔ اس رنگین دنیا میں حسینوں کی کوئی کمی نہیں ہے (مگر) حسینوں کا سردار جو دنیائے محبت کا بادشاہ بھی ہے میرے لئے زیادہ لذت بخش ہے۔

۴۔ دوروزہ دوستی کے لئے کوئی دانا حاجتمند نہیں ہوتا ہے۔ جس (عظیم ہستی) سے (دونوں جہانوں میں) ہمیشہ وفا آتی ہو وہ یارِ وفادار مجھے شیرین ہے۔

۵۔ محبوبِ جان کا خنجرِ عشق میرے دل میں لگے تو یہ میری روح کے لئے شادمانی کا باعث ہے۔ پُرلذت صاحبِ عشق کی تلوار سے (دل کے) زخم کو چھیڑنا میرے لئے لذیذ ہے۔

۶۔ رحمتوں سے مملوء اس (امامؑ) کے فرمانِ اقدس کو سننا میرے دل کی (اولین) چاہت ہے۔ میری زندگی اور دل کی مسرت وشادمانی کے لئے اس کی طرف سے ملنے والا برقی تار (ٹیلی گرام) میرے لئے نہایت شیرین ہے۔

۷۔ دنیا اور آخرت کی لذتوں کو ہیچ سمجھنا۔ جس (عظیم نورانی ہستی) کا دیدار اور روحانی گفتگو لذیذ ہے وہ روحانی دوست

مجھے سب سے زیادہ حلاوت بخش ہے۔

۸۔ (یہ میری دلی تمنا ہے کہ) جس محفل میں (حضرت امامؑ) سلطان جلوہ فگن ہو چکا ہو اُس کا میں پروانہ بن جاؤں۔ میری جان کے مالک کا وہ دربار جس میں بارانِ رحمت برستی ہے میرے لئے انتہائی راحت بخش ہے۔

۹۔ اے محبوبِ حقیقی! تیرے لئے میرا دل اور جانِ شیرین (دونوں) ہزار بار قربان ہو۔ تیری خاطر سو بار قربان ہونا مجھے انتہائی لذیذ ہے۔

۱۰۔ اے عالمِ عشق ومحبت کے شہنشاہ! (ساری) روحانی لذتیں تیرے پاس ہیں۔ میرے یہاں جو کچھ بھی ہے اُس سے وہ (روحانی) بازار مجھے زیادہ شیرین ہے جہاں جانان کی عقیدت ومحبت کی اشیاء دستیاب ہیں۔

۱۱۔ اے نصیرالدین! تو شہنشاہِ دین (حضرت امامؑ) سلطان کے غلاموں کا غلام ہے۔ مگر محبت بھری بات یہ ہے کہ عالمِ وحدت کے اسرار مجھے انتہائی شیرین ہیں۔

نورِ الٰہی کی روشنی میں

۱۔ اگر نورِ الٰہی کے حامل علیؑ زمان (حضرت امامؑ) سلطان کا عشق و محبت میرے دل میں بس جائے تو میرے لئے تمام (ظاہری اور باطنی) کرامات و معجزات کی حقیقت واضح ہو جائے گی۔

۲۔ اے خداوندِ قدوس کے خاص نورانی باز! تیرا مسکن عالمِ لامکان میں ہے (ایسے میں انسان کی) جزوی عقل کے لئے کیسے ممکن ہوگا کہ وہ تیری (عظمت و بزرگی اور بلند) شان کے قابل کوئی تعریف و توصیف کر سکے۔

۳۔ اے آئینۂ خدانما! تو ایک دفعہ اپنے نورانی چہرے سے نقاب کو اگر اُٹھا لے تو (ایسے میں تیرے بے مثال حسن و جمالِ معنوی کا یہ عالم ہوگا کہ) تجھے دیکھنے کے لئے پوری دنیا میں شور و غُل کا ایک طوفان کھڑا ہوگا۔

۴۔ مجھے یقین ہے کہ وہ سخی (بادشاہ) مجھ ایسے فقیر کے ساتھ (از راہِ شفقت) دوستی کرنے والے ہیں۔ (اے) میرے دل میں موجود شادمانی کی کلی! اب تو اس خوشی میں کِھل جاؤ۔

۵۔ (اے محبوبِ حقیقی!) تو عاشقوں کی (حقیقی) زندگی اور عارفین کے دل کی روحانی شادمانی ہے (اس لئے) تیری باکرامت محبت کے اسرار کو بیان کرنا میری جانِ عزیز کی قیمت سے بھی بڑھ کر ہے۔

۶۔ (مولا علیؑ کی ولایت کے راز کو) دل میں چھپانے کا دور گزر چکا ہے (اس لئے) اب میں "مولا علیؑ" اعلانیہ کہوں گا۔ میرے شہنشاہِ دین کے زمانۂ عدل میں سچ بولنے سے اب کیا ڈر ہو سکتا ہے۔

۷۔ اے میرے دل! مقدس حضرت علی سلطان کی محبت کے لئے اب اگر تو واقعی آرزومند ہے (تو) اس کی آتشِ عشق کی

تپش پر سپندر (ہرمل =HARMUL) کی طرح اپنے آپ کو جلا دے (اور اظہارِ عقیدت ومحبت کی خوشبو بکھیر دے)۔

۸۔ عالمِ غیب کے معجزات کو (صحیح معنوں میں) منکشف کرنے کے لئے قرآنِ ناطق ہونا چاہئے۔خود بولنے والے قرآنِ حکیم میں اول تا آخر اس کی صفات انتہائی نمایاں ہیں۔

۹۔ (حضرت محمد) مصطفیٰ شبِ معراج کے روحانی سفر کے دوران خدا کا خاص مہمان بن کر عالمِ وحدت گیا تھا (اس دوران) پیغمبرِ اکرمؐ نے غیب کے پردے سے (حضرت) مولا علی کی نورانی آواز سنی تھی۔

۱۰۔ (اے مطلوبِ جان!) تو دریائے معرفت کی اتھاہ گہرائی کا پاکیزہ گوہرِ یکدانہ ہے۔ تجھے دیکھنے کے ذوق میں بہت سی عقلمند ہستیاں دربدر ہیں۔

۱۱۔ اے بادشاہِ دو جہان! تیری رحمت کے لئے میں بہت ہی محتاج ہو چکا ہوں۔آ جا میرے جانان! میرے تختِ دل پر متمکن ہو جا، میرا دل و جان تجھ پر (ہزار بار) قربان ہو۔

۱۲۔ اے نصیرالدین! (محبوبِ جان کے) عشق و محبت میں سرشار ہو کر فنا و بقا کے اسرار کو آشکار نہ کر دے۔عاقل کے لئے ایک ہی نکتہ (اشارہ) کی ضرورت پڑتی ہے (جبکہ) باقی گفتگو مختصر ہونی چاہئے۔

مبارک ہو

۱۔ اے عشاق! زمانے کا امامِ عالی مقام عنقریب اپنے مقدس دیدارِ ظاہر سے آپ کو فیض یاب کرنے والے ہیں، یہ دیدار آپ کو مبارک ہو۔ اہلِ محبت (اس سعادت پر) شادمان ہو جاؤ، یہ شادمانی آپ کو مبارک ہو۔

۲۔ عالمِ ارواح (نفسِ کلی) کے خورشیدِ انور کی شعاؤں سے ہنزہ کی سرزمین اور مکین (ظاہراً و باطناً) روشن ہوں گے (تاریخی طور پر امام کی اس پہلی تشریف آوری سے) وطنِ عزیز میں ہر طرف رونق اور تزک واحتشام ہوگا۔ یہ جشن کا سماں آپ کو مبارک ہو۔

۳۔ رحمتوں سے مملو (ایسے) دربار کی خاطر اہلِ محبت انتہائی آرزومند ہیں۔ آپ کے وطن میں ہی (نورانی) دربار ہو رہا ہے، آپ کو (یہ روح پرور) دربار مبارک ہو۔

۴۔ آپ نے (حصولِ دیدار کے لئے) شدید گریہ وزاری و مناجات کے ذریعے محبوبِ جان کو دل کا برقی تار دیا جبکہ صاحبِ دیدار (امامؑ) نے اُسے فوری طور پر سُن لیا۔ اے عشاق! آپ کے دل کا برقی تار قبول ہو گیا یہ تار آپ کو مبارک ہو۔

۵۔ آپ کے (نیک) کاموں میں دست گیری کے لئے اب عقلانی استاد (آپ کی طرف) آئے گا۔ (ظاہر اور باطن کے) ہر مقام پر علیؑ آپ کا دوست ہے، آپ کے لئے روحانی یار مبارک ہو۔

۶۔ اے لشکرِ حربِ روحانی! اب خوش و خرسند ہو جاؤ اِس لئے کہ آپ کے عظیم سردار کی آمد آمد ہے۔ یہ سردار حربِ روحانی کے کرّار بھی ہیں۔ کرّار آپ کو مبارک ہو۔

۷۔ اے عشاق! آپ کا حاملِ نور آقا (باطن کے ساتھ) عالمِ ظاہر میں (بھی) بہت نیک نام اور مشہور ہیں۔ (نور کی

برکات اور) یہ نیکنامی آپکے زمانے میں ممکن ہوئی اس لئے یہ سعادت و برکت آپ کو مبارک ہو۔

۸۔ مقدس دین کا شہنشاہ ایسے معشوقِ حقیقی ہیں جن کے باکرامت دیدار کی تجلیات میں روحانی حلاوت وشیرینی ہے۔ وہ (دونوں جہانوں میں) رحمتیں عنایت کرنے والے سخی سرکار ہیں، (ایسے) سرکار آپ کو مبارک ہو۔

۹۔ رحمت سے مملو اُن کے فرامین سراسر عقلانی لعل و یاقوت ہیں (یہ اقوالِ زرین) دانا لوگوں کے لئے (روح اور عقل کے) اسرار ہیں (ایسے) اسرار آپ کو مبارک ہو۔

۱۰۔ کل آخرت میں بھی آپ کے لئے یہی نورانی بادشاہ ہوگا (اس لئے صرف ظاہری نہیں بلکہ باطنی آنکھ سے بھی) اس کا دیدار کریں۔ ازل میں پروردگار نے ارواحِ مقدسہ سے جو اقرار لیا تھا وہ (اس دیدار سے) پورا ہوگا، یہ اقرار آپ کو مبارک ہو۔

۱۱۔ اے اہلِ محبت! (محبوبِ حقیقی کی تشریف آوری کی نسبت سے) روحانی بہار آگئی ہے اس لئے اُن کا دیدار کر کے پھولوں کی طرح کِھل جاؤ (اور ہر طرف شیرین زبانی کی خوشبو اور حسنِ کردار کے حسین رنگ بکھیر دو) اس دیدار کے بغیر آپ کا دل عرصۂ دراز تک گھٹن میں تھا جواب (دیدار سے) کشادہ ہوجائے گا، دل کی یہ شادابی اور آزادی آپ کو مبارک ہو۔

۱۲۔ نور کے لطیف لباس میں ملبوس امامِ زمانہ کا دیدار آپ کی عقلانی آنکھ کے ذریعے ہوگا، (یہ شفقت وفضیلت اس امر کے باعث ہوگی کہ) صاحبِ دیدار امام کراماتِ نورانی عطا کرنے والا فیاض مالک ہے۔ ایسا فیاض مالک آپ کو مبارک ہو۔

۱۳۔ اے نصیرالدین! (زمانے کے امام کی تشریف آوری سے متعلق جو روحانی معجزہ تو نے دیکھا ہے) اس غیر معمولی شادمانی کو پوشیدہ نہ رکھنا اس کے بارے میں عشاق (مرید) کو خوشخبری دینا کہ ''زمانے کا امامِ عالی مقامؑ آپ کو عنقریب (پہلی بار) دیدارِ اقدس سے فیض یاب کرنے والے ہیں، آپ کو دیدار مبارک ہو''۔

ظہورِ نور

۱۔ اے سالک! نورِ خداوندی کا ظہور ہمیشہ کمالِ انسانی کی آخری حد یعنی انسانِ کامل کی بشریت میں دیکھ (اس لئے کہ صرف وہی ہستی ہمیشہ سے نور کا مسکن ہے) اور حکمت سے مملو خدا کا نور ہمیشہ دنیا میں حاضر اور موجود ہے۔

۲۔ تجھے یقینِ کامل ہونا چاہئے کہ حاضر امامؑ نورِ توحید کا مظہر ہے (تو عاقلانہ نظر سے) دیکھ کہ ایسا زمانہ آچکا ہے کہ (امامؑ دین کے ساتھ ساتھ) دنیا میں بھی بڑا مشہور و نیک نام ہو رہا ہے۔

۳۔ (وہ عظیم ہستی نہ صرف) زمین و آسمان کا نور، جسم اور روح کا شہنشاہ ہے (بلکہ) پروردگار کے نورانی جلوؤں کا آئینہ (بھی) ہے (لہٰذا اے سالک! اس پاک ہستی کو) ضرور پہچان لینا (ورنہ کل آخرت میں پچھتانا پڑے گا)۔

۴۔ جلالِ خداوندی کے (اندرونی) محل کے دروازے تک مجھ ایسا غریب (اور کم ہمت خود) پہنچنے سے قاصر ہے۔ اے سخی الاسخیا بادشاہ! قدم دریغ نہ کر اور رحم کر کے اپنے ظاہری دیدار سے مجھے فیض یاب کر دے۔

۵۔ اے محبوبِ جان! تو میرے باغِ دل کا نورانی بہار ہے، مجھے اپنا نورانی جلوہ دکھا۔ تو بہشت کا وہ سدا بہار حسین گلاب ہے جس سے روح کو ہمیشہ قوت ملنے والی روحانی خوشبو ملتی ہے۔

۶۔ حضرت امام شاہ کریمؑ کے نورانی دیدار کے لئے انتہائی غریب و عاجز بن کر گریہ و زاری کر (اس لئے کہ) مفلس بندے کی آنسو بہاتے ہوئے دعا و مناجات فیاض بادشاہ کی بارگاہ میں قبول ہوگی۔

۷۔ اے طبیبِ عشق! (کوئی) جسمانی طبیب کبھی بھی میرے دل کا علاج نہیں کر سکتا ہے۔ تو میرا روحانی علاج کر (اس لئے

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

کہ) میرا دل تیرے دردِ عشق کا مریض ہے۔

۸۔ تو ماضی میں انبیائے کرام کے لئے عقلی نور کا وزیر بن کر بھی دنیا میں ظاہر ہوتا رہا ہے (لیکن حقیقت یہ ہے کہ) تو دونوں جہانوں کا شہنشاہ اور نورانی حسن و جمال کا شہزادہ ہے۔

۹۔ نبی ہو یا ولی و بزرگ، سبھی کو (اپنے روحانی ارتقاء کے لئے ہمیشہ سے قائم) تیرے نور کی محبت کی محتاجی تھی۔ خداوندِ قدوس کی تمام اعلیٰ صفات تیری پاکیزہ شخصیت میں جلوہ نمائی کرتی ہیں۔

۱۰۔ نور کے جلالی اور جمالی جلوے اس قدر عجائب وغرائب سے مملو ہیں کہ ان پر بہشت کے نظاروں، شرابِ طہور اور حور و قصور کی عکاسی کا سماں ہوتا ہے۔

۱۱۔ محبوبِ حقیقی کی الفت کے زیرِ اثر نصیرالدین کے عالمِ شخصی میں عشقِ سماوی کی جو کتاب مرتب ہو چکی ہے وہ (عنقریب) دنیا کی سطح پر پھیل جائے گی کیونکہ عالمِ غیب کے فرشتۂ پیغام رساں نے یہ خبر کل مجھے پہنچائی ہے۔

عاشقانہ گریہ وزاری

۱۔ اے سالک! امامِ عالی مقام اگر تجھے محبوب ہے تو اسے فراموش نہ کر۔ آجا اس کی (کائنات پر محیط) رحمت کے حصول کے لئے گریہ وزاری کر۔ اگر (اپنے دینی) آقا سے تجھے (حقیقی) چاہت ہے تو اسے بھول جانے سے اجتناب کر، روح کی (پائیدار) دولت کے لئے (اسکے حضور میں) آنسو بہادے۔

۲۔ (اے طالبِ حقیقت!) تیرے آئینۂ دل کی پاکیزگی صرف (محبوبِ حقیقی کی محبت میں) اشکبار ہونے سے ہوگی (چنانچہ) اس کے عشق میں شدید گریہ کر۔ صاحبِ دیدار کو جو دانائے حکمت ہے (کبھی بھی) بھول نہ جانا، عشقِ سماوی کی حکمت کے لئے گریہ کناں ہوجا۔

۳۔ (اے سالک! اس حقیقت کو ہمیشہ یاد رکھنا کہ) سلطانِ دین ازل سے روح کا دریائے محیط ہے اور تو اس کے ایک قطرے کی مانند ہے۔ اے قطرا! آجا (علم وعمل کی شدید ریاضت کے ذریعے) اس دریا (محبوبِ حقیقی) میں داخل ہوجا، روح کے (اس) مقدس دریا کو کبھی فراموش نہ کرنا (اور) عزتِ روح کے لئے گریہ وزاری کر۔

۴۔ اے عاشقِ صادق! روح کا حقیقی وطن عالمِ علوی ہے اور دنیا (درحقیقت) روح کا قید خانہ ہے۔ عالمِ بالا کو جو شادمانی کی اعلیٰ نعمتوں سے مملو وطن ہے، ذہن وخاطر سے کبھی بھی نہ نکالنا۔ (نفس کی لذتوں کی) قید سے اپنی روح کی آزادی کے لئے (حضرت قاضی الحاجات کے حضور) چشمِ نم کے ساتھ مناجات کر۔

۵۔ اے عاشقِ صادق! آتشِ عشق کی تپش میں اگر تو کباب ہو چکا ہے تو (یہ کامیابی) تجھے مبارک ہو (پس) دیدار کا امیدوار ہوجا۔ معشوقِ حقیقی کی شیرین یاد کو زبان اور دل سے نہ ہٹانا اس کی شفقت کے لئے اشکبار ہوجا۔

۶۔ روحانی طبیب کے لئے تیری روح کا (شافی) علاج کوئی دشوار کام نہیں (حضرت) سلطان (ہی مرضِ عشق کا) طبیب ہے، تیری روح کے لئے زمانے کے عیسیٰؑ (امامِ برحق) کو فراموش نہ کرنا، راحتِ روح کے لئے اشک افشانی کر۔

۷۔ اسماء (ناموں) اور شخصی حجابات کو نہ دیکھ (بلکہ ازل سے قائم) نورِ وحدت کی معرفت حاصل کر وہ دنیا میں ہمیشہ حاضر و موجود ہے۔ ہزار اسماء کے واحد نورِ مسمّا (امامِ آلِ محمدؐ) سے غافل نہ ہو جانا، اسکی (روحانی) قربت و نزدیکی کے لئے گریہ وزاری کر۔

۸۔ (اے سالک!) نورانی لباس میں محبوبِ حقیقی تیرے پاس موجود ہے (مگر چشمِ باطن نہ کُھلنے کے باعث وہ) تجھے نظر نہیں آتا ہے، کیا تجھے (اس غفلت کے باعث) غمگینی نہیں ہوتی ہے؟ وہ تیری باطنی آنکھ کا نور ہے روح کی باطنی روشنی سے غفلت نہ برتنا (اور) نظر آنے والے جسمِ لطیف کے دیدار کے لئے گریہ کر۔

۹۔ تیرے باطن میں (کائنات کی طرز پر) ایک ذاتی عالمِ شخصی (پنہان) ہے افسوس ہے کہ وہ تجھے نظر نہیں آتا اور تو (بصیرت والی) آنکھ محبوبِ حقیقی سے طلب (بھی) نہیں کرتا ہے۔ اپنے دل میں موجود (لامکانی) روشن دنیا کو (کبھی بھی) فراموش نہ کرنا، روح کی جنت (کے حصول) کے لئے اشکبار ہو جا۔

۱۰۔ روحانی شادمانی کے باغات دل میں لئے تو چہل قدمی نہیں کرتا، مقامِ حیرت ہے، کیا تو اس کے لئے آرزومند بھی نہیں ہے؟ شجرِ عقل کے پُرحکمت ثمرات کو فراموش نہ کرنا، روح کی (شیرین) نعمت کے لئے گریہ ومناجات کر۔

۱۱۔ محبوبِ حقیقی (تیری رگِ جان سے بھی زیادہ) تیرے قریب رہ کر حکیمانہ انداز میں تجھے ہمیشہ بلاتا ہے۔ اپنے باطنی کان سے (اس آواز کو) سننے کی کوشش کرو۔ (نہ جانے) تو اس روحانی دعوت کو کب سنے گا۔ اپنی جان میں موجود اس کی رحمت بھری باطنی گفتگو کو کبھی بھی نہ بھولنا، (اس سلسلے میں) بیدار و خبردار رہنے کی عادت کے لئے گریہ کر۔

۱۲۔ (اے سالک!) حصولِ دیدار کے (غنیمت) وقت کا (تیری غفلت کے باعث) ضائع ہونا اور روح کے غم کو محسوس کر، تجھے کیوں اپنی اس روحانی پسماندگی پر رحم نہیں آتا۔ (امامِ عالی مقام کے) دیدار کے زیرِ اثر مسرت و شادمانیوں کے احوال و احساسات کو بھول نہ جانا، روح کی (باطنی) زینت کے لئے آنسو بہانا۔

۱۳۔ اے طالبِ حقیقت! کیا تو (ہمیشہ سے) فیاض سلطانِ دین کی الفت میں آنسو بہانے میں شرم محسوس کرتا ہے؟ شاید تو حقیقی عاشق نہیں ہے۔ آلِ محمد کی محبت کو کبھی بھی فراموش نہ کرنا، ان کی الفت کے لئے اشکبار ہو جا۔

۱۴۔ بے مقصد روایتوں اور کہانیوں کو چھوڑ کر اس کے عشق و محبت کا درس حاصل کر، روح کے حکیمانہ بھید کو جان لو، روح کی مسرتوں کے فرشتۂ عشق کو بھول نہ جانا، روح کی حالت سدھارنے کے لئے گریہ وزاری کر۔

۱۵۔ (اے سالک!) اگر تو (عاقلانہ) اشارہ سمجھتا ہے تو دائم الذکر ہو کر معشوقِ حقیقی سے ایک تازہ روح حاصل کر۔ گریہ و زاری کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونے تک اپنی جان کو فراموش نہ کرنا، روح کی جوازلی (حقیقت و) قیمت ہے اس کے حصول کے لئے مناجات کرتے رہنا۔

۱۶۔ اگر تو عشقِ ساوی کی تمام شرائط کو جان و دل سے پوری کرتا ہے تو وہ تیرے باطنی مشاہدے میں آئے گا اور یہی تیری قلبی آرزو ہے۔ دونوں جہانوں کے حسینوں کے شہنشاہ کو فراموش کرنے کی غلطی کبھی نہ کرنا، دل کی ہمت کے لئے خوب گریہ کر۔

۱۷۔ دنیا کی خواہشوں کو آہستہ آہستہ بھول جا اور (اس کے بدلے) روحانی لذتوں سے آشنا ہو جا۔ تمام شادمانیاں آخرت میں ہیں۔ انہیں بھول نہ جانا، روح کی لذت کے لئے اشکبار ہو جا۔

۱۸۔ (اے سالک!) عالمِ ظاہر کے قانون کو جان لو کہ تیری عقل کے شیر خوار بچے کو رحمت کا دودھ رونے سے ہی ملتا ہے۔ محبوبِ جان کی رحمت کے حصول کے لئے عقلی بہانہ کو فراموش نہ کرنا، عشقِ ساوی کی برکت کے لئے آنسو بہادے۔

۱۹۔ معشوقِ حقیقی نصیر الدین کے لئے زندہ بانسری بن گیا ہے۔ (فنائے عشق کے لئے) روح کے معجزۂ صور کو سمجھ لو۔ فرشتۂ شادمانی کے باجا (صورِ اسرافیل) کو کبھی بھی فراموش نہ کرنا، روح کی حرکت کے لئے گریہ وزاری کر۔

نورانیت کے راز

۱۔ نور میں سرتاسر کرامات ومعجزات ہیں، نور میں پروردگار کا راز ہے، میں نے (صرف) ہادیٔ برحق (امام) سے (باطنی قربت کے ذریعے) حکمت سے مملو قرآن کا راز سیکھا۔

۲۔ نور کے محل میں کرامات کے جو عجائب وغرائب ہیں اُن سے صرف عارفین وکاملین آگاہ ہیں۔ گلی کوچے میں گداگری کرنے والے مفلس کو کیا معلوم کہ صاحبِ کرامات ومعجزات (حضرت امامؑ) سلطان (کی شان ومرتبہ) کا راز کیا ہے۔

۳۔ (ظاہری) سائنسدان ٹیکنالوجی کے پر سے پرواز کر کے چاند پر پہنچ جاتے ہیں۔ مگر اُن کو میرے دل کے جانان کا یہ راز معلوم نہیں (کہ کائناتِ ظاہر ہو یا باطن، اس کی تسخیر امامِ برحق کی تائید ومنشاء کے بغیر ممکن نہیں)۔

۴۔ اے سالک! فنائے عشق کے معجزے کو بیگانہ افراد پر ظاہر نہ کرنا (کیونکہ) دیو زمانے کے سلیمانؑ کے تختِ روحانی کے راز کو کبھی نہیں جان سکتا ہے۔

۵۔ حضرت علی (اور اولادِ علی) کے روحانی مرتبے کو اپنے دل میں اسرار کا خزانہ بنا کر پوشیدہ رکھ۔ میرے شاہِ مردان (علیٔ زمان) کے راز کو بیگانوں پر افشاء کرنا دریغ ہے۔

۶۔ نور کا عارف (حدیثِ قدسی کی رو سے) خداوندِ قدوس کا راز ہے (جبکہ) عزت کا پروردگار انسانِ کامل کا راز ہے۔

۷۔ (اے عاشقِ صادق!) اگر تو نے قرآنِ حکیم کی (زندہ) کنجی کو پہچان لیا تو نور کے خزانے میں تو داخل ہو سکتا ہے۔ (اگر تو نے اس بلند مقام تک رسائی حاصل کی تو) تو فرمان کے راز کو دیکھ پائے گا کہ امام ہی امر کا مالک ہے۔

۸۔ اپنی باطنی آنکھ کو کھول کر نور کے عجائب وغرائب کا مشاہدہ کر، زمانے کے علیؑ کی شان ومرتبہ کا راز تجھے کرامات کی (زندہ نورانی) کتاب (امام کے عالمِ شخصی) میں ملے گا۔

۹۔ اے مطلوبِ جان! میری محبت اور شادمانی کی بات اور میرے دل کی آرزو کا راز تیرے سوا کوئی نہیں جانتا ہے۔

۱۰۔ اے عشاق! زندہ نور (امام) سے (ظاہری وباطنی) ہدایت حاصل کریں، اس لئے کہ صاحبِ نور (ہمیشہ) حاضر وموجود ہے، آیۂ نور سے (امام کی دائمیت وسلسلۂ ہدایت کا راز) سیکھیں کیونکہ ایمان کا مایہ یہی ہے۔

۱۱۔ اگر تو سمجھتا ہے کہ پروردگار کی رحمانی صورت کے راز تک رسائی حاصل کروں تو زمانے کا ایک فرشتۂ ارضی بن کر آدمِ زمان (امامؑ) کے لئے جان ودل سے تابعداری کر۔

۱۲۔ ہمارے نصیرالدین معرفتِ الٰہی کے حصول میں اب کامیاب ہو چکا ہے، خود شناسی اور رب شناسی سے متعلق توحید کا راز اُسے شرابِ عشق سے حاصل ہوا ہے۔

کیوں

۱۔ دنیا اور آخرت کے لئے میں اپنے آپ کو فکرمند کیوں کروں ہر مقام پر علیؑ مددگار ہے تو مجھے خوف کیوں ہو۔

۲۔ اے محبوبِ حقیقی! (دینی فرائض سے) لاپرواہی میں میری زندگی کا خاتمہ نہ کر دینا، تو عاشقِ صادق کی روحانی زینت ہے (اس لئے) آجا میرے دل کا مکین بن جا (جب مومن کے دل میں تیرا روحانی قیام ایک حقیقت ہے تو) تجھے بیرونی دنیا میں تلاش کرتے ہوئے میں سرگردان کیوں ہو جاؤں۔

۳۔ اے میرے دل کے (حسین وجمیل) شہزادے! تو انسانی صورت کو حجاب بنا کر اُس میں اپنے آپ کو پوشیدہ رکھ۔ (اس لئے کہ) جن کو تیری شیرین محبت کی خبر تک نہ ہو اُن کو تیرے باطنی راز اور عظمت و بزرگی کے بارے میں کیونکر آگاہ کریں (ایسے افراد میں اِن حقائق کی قدردانی اور پہچان کی صلاحیت نہیں)۔

۴۔ (حضرت امامؑ) سلطان محمد شاہ کے شخصی لباس میں مولا علیؑ آج بھی (اپنے تمام تر روحانی و علمی معجزات وکمالات کے ساتھ) حاضر و موجود ہے۔ جب میرا علیٔ زمانؑ سچا ہے تو مجھے غلط بیانی کیوں کرنی چاہئے۔

۵۔ میرا (ناچیز) وجود محبوبِ حقیقی کی (باکرامت) عشق ومحبت کی برکت سے ہے بصورتِ دیگر میرا کوئی وجود نہیں س۔ جب میرا آقا (اپنے نور کے توسط سے) میرے ہر (ظاہری اور باطنی) عمل کو دیکھتا ہے تو مجھے سچی بات چھوڑ کر ناانصافی اور مطلب کی بات کیوں کرنی چاہئے۔

۶۔ تو مفلس دنیا سے نہ مانگ وہ تجھے کچھ نہیں دے سکے گی (چنانچہ) میں زمانے کے فیاض دینی بادشاہ (امام) کو چھوڑ کر دوسری کسی ناپائدار شے کی تلاش کیوں کروں۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۷۔ محبوبِ جان کی چاہت و محبت کی منزلوں کو عبور کرنا میرے لئے دشوار ہے مگر باطنی دیدار کی مسرت و شادمانی جب مستقبل میں (کسی بھی وقت) ملنے والی ہے تو میں اپنے اس جاری روحانی سفر سے واپس کیوں ہو جاؤں۔

۸۔ اب (فرشتۂ عشق کے) صور کی آواز سن کر میری روح پگھل جائے گی (اور انفرادی قیامت کے مراحل سے گزرے گی) حضرت اسرافیل (صور بجانے کے لئے) جب میرے عالمِ شخصی میں خود موجود ہے تو مجھے اپنی آواز کی طرف متوجہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

۹۔ فرشتۂ عشق نے اب (میری ہستی میں انفرادی قیامت برپا کر کے) میرے لئے (روحانی و جسمانی) خوشیوں کا دروازہ کھول دیا ہے اس کے نتیجے میں میرے دل کا سارا خوف مٹ چکا ہے تو پھر ایسے میں مجھے خواہ مخواہ ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔

۱۰۔ اے نصیرالدین! کیا واقعی ساری حکمت اِسی میں ہے کہ محبوبِ حقیقی (امامؑ) کے لئے دل میں (شدید) محبت ہو؟ جو لوگ یارِ جانی کی محبت کو نہیں سمجھتے ہیں اُن کے پاس حکیمانہ باتیں کیونکر کی جائیں۔

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

جذباتِ جان نثاری

۱۔ حضرت سلطان (محمد شاہ) کے مقدس عشق ومحبت کی راہ میں میری شیرین جان فروخت ہو جائے۔ (مختلف طریقوں سے)اسکی تعریف وتوصیف کرتے ہوئے میری عمر تمام ہو جائے۔

۲۔ تیری صفاتِ عالیہ کے دریا کی گہرائی سے عقیدت ومحبت (اور علم وحکمت) کے موتی برآمد کرنے کی (شدید) تمنا ہے۔ (اس مقصد کے لئے) تیری نورانی تائید کی دست گیری سے میری عقلِ جزوی غواص ہو جائے۔

۳۔ دھوکہ باز دنیا کے طول وعرض میں طمع کا سمندر بھرا ہوا ہے۔ (اے محبوبِ حقیقی! اس صورتِ حال میں) مدد کے لئے اپنی رحمت کی کشتی لادے تیری نورانی نظر مجھے کنارے تک پہنچانے کے لئے پُل بن جائے۔

۴۔ میں فقیر ہوں اور تو سلطانِ دین ہے اس لئے تیرے ساتھ (ظاہراً) ہمنشینی کرنا خلافِ رسم ہے۔ میرے دل کے محل کو (تیرے سوا) کوئی نہیں دیکھتا ہے، (اس لئے وہ) تیری رہائش کے قابل ہو جائے۔

۵۔ اے محبوبِ حقیقی! دونوں جہانوں میں تیری پاک ذات ہمارے اوپر سایہ فگن ہو جائے، تیری صفاتِ عالیہ کی قصیدہ خوانی ہمارے لئے باعثِ شادمانی اور بے گانہ کے لئے بھلا ناگوار ہو جائے۔

۶۔ اے مطلوبِ جان! میں تیرا مریضِ عشق ہوں مجھے (اس پر لطف) مرض سے صحتمندی نہیں چاہئے، میری توبہ!۔ (مرضِ عشق کے باعث) بہت ہی شیرین عمر گزر رہی ہے، اس مرض میں مزید شدت آجائے۔

۷۔ اے محبوبِ جان! میرا قلم تیری مقدس محبت کے اظہار کے عمل میں سر کے بل چلتا رہے۔ تیرے خیال کے سوا دوسرا ہر

خیال میرے دل کے ورق سے مٹ جائے۔

۸۔ اگر میرا امامِ عالی مقام جوانمردی کے لئے (علم وحکمت کی) ذوالفقار لے کر نکلے تو پوری دنیا سے کوئی فرد بھی مقابلے کے لئے آگے نہ آسکے گا۔

۹۔ اے آقائے دین! اگر قیامت بھی برپا ہو جائے تو میں تیرے مقدس دامن کو نہ چھوڑوں گا۔ اگر میرا ہاتھ تیرے دامنِ اقدس سے چھوٹ جائے تو مجھے موت آجائے۔

۱۰۔ مرحبا اے نصیرالدین! (ظاہری و باطنی شدید آزمائشوں کے باوجود) تو عالی ہمت ہے۔ حضرت قاضی الحاجات کے حضور تیری عاجزانہ دعا قبول ہو جائے۔ حضرت سلطان کے مقدس عشق ومحبت کی راہ میں تیری شیرین جان فروخت (قربان) ہو جائے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

وطنِ عزیز کے حق میں دعا

۱۔ یارب! ہماری عاجزانہ دعا کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت بخش دے اور ہمارا پیارا وطن (ظاہری اور باطنی طور پر) آباد ہو جائے۔ اہلِ دنیا کے لئے تو سخی ہے، ہمارا پیارا وطن آباد ہو جائے۔

۲۔ پوری قوم قلبی طور پر متحد ہو جائے، ایمان کی شرائط کی تکمیل ہو جائے، (ظاہری و باطنی) ترقی کی جد و جہد کے لئے سب لشکر بن جائیں، پیارا وطن آباد ہو جائے۔

۳۔ شجرِ اسلام کی تہتر شاخیں سچی ہیں، تنے کو دیکھ اسے ایک تسلیم کر لو۔ تمام مکاتیبِ فکر میں کلمہ (طیبہ) ایک ہی ہے، پیارا وطن آباد ہو جائے۔

۴۔ وطن میں امامِ عالیمقام کی تشریف آوری ہو جائے، اُن کی ذاتِ گرامی سے ہمیں برکت نصیب ہو جائے، ساری تکالیف دور ہو جائیں، پیارا وطن آباد ہو جائے۔

۵۔ مٹی، پانی، ہوا اور آگ کی برکتیں نازل ہو جائیں (اور) آسمان سے رحمت کی بارش ہو جائے ظاہری اور باطنی دولت کی فراوانی ہو جائے، پیارا وطن آباد ہو جائے۔

۶۔ محبوبِ جان کی تشریف آوری سے جشن کا سماں ہو جائے اور دیدارِ اقدس سے (ہر طرف) شادمانیاں ہو جائیں۔ (فرامینِ اقدس کی صورت میں) روحانی و علمی جواہرات کا بازار لگ جائے، پیارا وطن آباد ہو جائے۔

۷۔ اے مالکِ ملکِ عظیم! تیری رحمت سے ہمارا ملک اب آباد و نیک نام ہو جائے، جنت جیسی مسرتوں کی کان بن جائے،

پیارا وطن آباد ہو جائے۔

۸۔ ہنزہ نورِ امامِ عالی مقام سے منور ہوگا، بادشاہِ عالمِ ارواح کے معجزات کا انکشاف ہونے لگے گا، پوری دنیا اب اس تبدیلی سے بیدار و آشنا ہوگی، پیارا وطن آباد ہو جائے۔

۹۔ اے نصیر الدین! ملک کی خوشحالی اور ترقی کے لئے (حضرت قاضی الحاجات کے حضور) دعائیں کر (اس لئے کہ) تو عقل و جان کے سخی کے درِ اقدس کا فقیر ہے۔ ''اے وزیر کی حاجت سے بے نیاز بادشاہِ ظاہر و باطن، پیارا وطن آباد ہو جائے''۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اظہارِ عقیدت ومحبت

۱۔ اے محبوبِ حقیقی! تیرا سروِ رواں جسمِ لطیف میری ہستی (کے ظاہر و باطن) پر سایہ فگن رہے، تیرے مبارک قدموں تلے کی مٹی میری آنکھوں کے لئے سرمہ بن جائے۔

۲۔ عشقِ سماوی کی روح میرے دل میں موجود نہ ہونے کے باعث میں نے اپنی (فانی) زندگی کو مردگی قرار دیا۔ اے دنیائے عشق کے حضرت عیسیٰ زمان! تو اپنے معجزۂ علمی و روحانی کے تحت (مجھ پر) دَم کیجئے تاکہ میرا دل جہالت کی مردگی سے نجات پا کر زندۂ جاوید ہو جائے۔

۳۔ اہلِ عقل کا کعبہ (اہلِ ظاہر سے) مختلف ہے جبکہ اہلِ عشق کا قبلہ خود خدا کی ذاتِ اقدس ہے۔ اے محبوبِ حقیقی! نورِ الٰہی تیری مقدس ہستی میں جلوہ فگن ہے اس لئے تیری ذاتِ اقدس ہی میرے لئے دل کا قبلہ قرار پائے۔

۴۔ دین اور دنیا کی حقیقی مسرت و شادمانی کے حصول کے لئے پروردگار نے مجھے جو (گرانمایہ) زندگی عنایت کی ہے وہ تمام کے تمام تیرے انتہائی شیرین عشق ومحبت کی خریداری کے لئے سرمایہ بن جائے۔

۵۔ اے فرشتۂ عشق، حضرت اسرافیل! آ جا میری ہستی میں اپنا معجزاتی صور بجا دو تا کہ (اس معجزاتی بانسری کی ناقابلِ بیان صوری لذت کے زیرِ اثر) میں روح اور عقل کے دونوں مقامات پر کامل طور پر فنا ہو سکوں۔ ایسی فنا میرے لئے روحانی حلاوتوں سے مملو نعمتوں کی ہمیشہ رہنے والی منزل بن جائے۔

۶۔ ایک نیا گلاب کھل کر اپنے (ظاہری) حسن و رعنائی کے باعث مغرور ہونے والا ہے، مگر یہ جان کر کہ ''وہ باطنی حسن و جمالِ معنوی میں تیرا ہم صفت نہیں'' شرمندہ ہو جائے۔

۷۔ اے معشوقِ جان! میرے دل میں مخفی طریقے سے رہنا تجھے پسند ہے (اس لئے) آجا میرے عالمِ شخصی میں جاگزین ہو جا۔ اگر میرا دل ہمیشہ رہنے کے لائق نہیں تو کچھ لمحات کے لئے ہی تیرا مسکن ہو جائے۔

۸۔ تجھ ایسے عادل (روحانی بادشاہ) کے ظاہری دیدار سے میرا (انتہائی پیاسا) دل کیسے بھر سکتا ہے (اس لئے) تیرے باطنی حسن و جمال کے (گوناگون) تجلیات کے مشاہدے کے لئے میرا قلب (شفاف) آئینہ بن جائے۔

۹۔ رات تو رات ہے مگر (تیری جدائی کے باعث) میرے لئے دن بھی شبِ تاریک سے کم نہیں ہے۔ چنانچہ اے میرے دل کے آفتاب! آجا میرے (تاریک) دل میں طلوع ہو کر میرے عالمِ شخصی (کی زمین و آسمان) کو جگمگا دو (اس طرح) میرے دل کی دنیا میں تیرے نور کی کرنیں ہمیشہ آفتاب بن کر طلوع ہو جائیں۔

۱۰۔ (اے معشوقِ جان!) نصیر الدین تیرے شیرین علمِ روحانی کی (سرمدی) دولت کے ساتھ (تیری مقدس محبت میں) مست اور (دنیا کے غموں سے) آزاد ہے۔ عشقِ سماوی کے جہادِ روحانی میں وہ قید ہو کر تیرے ہاتھ فروخت ہو جائے (اور یوں تیرا) زرخرید غلام بن جائے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

خلاصی اور نجات

۱۔ مجھے حاملِ نور کی معرفت حاصل ہو چکی ہے، الحمدُ للہ۔ (جس کے باعث میرے دل میں موجود) خوفِ بے جا اور ہر قسم کا غم یکسر مٹ گیا ہے اور میں ہر طرح سے نجات پا چکا ہوں اس لئے کہ میں نے اپنے دل کے مکین (معشوقِ حقیقی) کا چشمِ باطن سے دیدار کیا ہے اس لئے اس کے موجود ہونے اور نہ ہونے کی فکری پریشانیوں (نظریاتی آزمائشوں) سے خلاصی پا چکا ہوں۔

۲۔ عالمِ شخصی میں کثرت و دوئی کا روحانی و علمی سفر ختم ہونے کو ہے اب عالمِ وحدت (یک حقیقت = حظیرۂ قدس) کی منزل قریب ہے۔ عارف کا دل "جو نورِ ازل کے طلوع ہونے سے اب نورانی ہو چکا ہے" ہر قسم کے فکری سفر سے خلاصی پا چکا ہے۔

۳۔ میرے دل میں (محبوبِ حقیقی) نے اپنا حجاب اُٹھا لیا ہے جس کے باعث میرا تاریک قلب نور کی تجلیات سے منور ہو چکا ہے (اس طرح اس کے) عالمِ غیب سے ظاہر ہو جانے کے باعث میں غم اور الم سے نجات پا چکا ہوں۔

۴۔ میرا دل عشقِ سماوی کی شادمانی میں مست ہے اور جان اس کے مقدس باطنی دیدار کے زیرِ اثر مدہوش ہے (ان کی عنایات کا یہ عالم ہے کہ) میری روح اس کے مقدس نور کی گونا گون تجلیات سے سرشار ہے اور جان روحانی بھوک و افلاس سے نجات پا چکی ہے۔

۵۔ مومن کے دل کے عرش پر حاملِ نور ہمیشہ جلوہ فگن ہے۔ اے سالک! اگر تیرا دل (حدیث قدسی کے مطابق نفسانی غلامی سے آزاد ہو کر) خداوندِ قدوس کے عرش/ تخت کا مرتبہ پا چکا ہے تو درحقیقت تو مزید کسی منزل کی تلاش کی کوشش سے آزاد ہو چکا ہے۔

۶۔ اے راہِ حق کے مسافر! جہالت و نادانی کو جو درحقیقت جہنم ہے چھوڑ دے اور آ جا نورِ علم و معرفت کی بہشت میں داخل ہو جا۔ اس لئے کہ علم و حکمت کے مالک (امام الوقت) کو کما حقہ پہچاننے سے ہی (تو) دوزخ کے گڑھے (میں گرنے) سے

نجات پا سکتا ہے۔

۷۔ (اے طالبِ حقیقت!) حکمت سے مملو قرآنِ پاک کو (نور کی روشنی میں) پڑھ لو تا کہ تو نفسِ امارہ (جو شیطان کا نمائندہ ہے) کے وسوسوں پر قابو پا سکو۔ حفاظت و نگہبانی کے مالک کی نورانی پناہ گاہ میں پہنچ کر جلد ہی (حقیقی) پناہ حاصل کر تا کہ تجھے (اپنے باطن میں موجود) نفس کے پہلو میں چھپنے (کی مقصد کوشش) سے چھٹکارا مل سکے۔

۸۔ نفسِ امارہ کو جو شریر کتے کی مانند ہے باندھ کر (اسے ہمیشہ قابو میں) رکھو ورنہ اس (باطنی دشمن) سے تجھے (بڑا) نقصان ہوگا (اس لئے کہ) جس مالک کا کتا اس کا فرمان بردار ہے وہ اسکے بھونکنے کے بُرے اثرات سے محفوظ ہے۔

۹۔ اے محبوبِ حقیقی! اس سے پہلے تو میرے تنگ دل میں سما تا نہیں تھا جس کے باعث میں (بہت) غمگین تھا، اب جبکہ (خوش بختی سے) تو میرے دل میں جلوہ فگن ہو چکا ہے اس لئے میں ہر قسم کی ستم گری اور غمگینی سے نجات پا چکا ہوں۔

۱۰۔ اے نصیرالدین! جس معشوقِ جان کو پہچاننا (تیرا دینی فریضہ) تھا اُس کی معرفت (فنا فی اللہ و بقا باللہ کے اُصول کے تحت) تو نے حاصل کی جس کے نتیجے میں تجھے ہمیشہ کے لئے حیاتِ سرمدی حاصل ہوگئی اور جہالت کے ہاتھوں روحانی ہلاکت سے نجات پا گیا (مقصدِ حیات کی یہ کامیابی) تجھے مبارک ہو۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مستقبل میں کیا ہوگا؟

۱۔ جلوۂ نورِ خدا (محبوبِ حقیقی) سے دنیا ایک دفعہ روشن ہو جائے تا کہ خدا کی حقیقت سے بے خبر دنیا نور کی تجلیات سے بیدار ہو جائے گی۔

۲۔ دینِ الٰہی کا زندہ قلعہ اپنے وقت میں امامِ زمان ہوتا ہے جن کے بغیر انسان کو کہیں بھی امن وسکون نصیب نہیں ہوگا۔ آلِ محمد کی طرف سے جلد ہی روحوں کی باطنی جنگ ہوگی۔

۳۔ لاکھوں کی تعداد میں یاجوج و ماجوج (ذرات کی شکل میں) اُڑ کر روحانی انقلاب کے لئے موافق مومنِ سالک کے عالمِ شخصی (باطن) میں داخل ہو جاتے ہیں ایسے میں ایک دفعہ سب غمگین ہوں گے۔

۴۔ میں نے اپنے عالمِ شخصی میں (زمانے کے امام، جو صاحبِ قیامت ہیں، کی رحمت سے) صورِ اسرافیل کی بانسری کے معجزانہ نغمے / ئرکو سن لیا ہے (جس کے نتیجے میں مجھے فنائے عشق کا تجربہ ہو چکا ہے)۔ اے سالکین! اُٹھو اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو جاؤ اس لئے کہ (جس قیامت کی پیش گوئی کی گئی تھی) وہ روحانی قیامت کی صبح ہو چکی ہے۔

۵۔ قیامت برپا ہونے کی خاص علامت یہ ہے کہ اب ماہتابِ معنوی شرابِ توحید پی کر آفتابِ وحدت میں (بقا پانے کے لئے) فنا ہوگا۔ مکمل چاند گرہن ہونے پر دنیا تاریک ہونے والی ہے۔

۶۔ کالے طوفانی بادلوں کی تاریکی میں عالمِ شخصی ڈوب جائے گا اور قیامت کے زلزلے کے زیرِ اثر زمینِ عالمِ شخصی لرز جائے گی۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۷۔ اے زمانا! حضرت موسیٰ کی طرح تم بھی "ربِّ اَرِنی" کہو۔ زمین اور آسمان کو وِطور کے جلوۂ عقل سے منور ہوں گے۔

۸۔ ایک عجیب وغریب باغبان آکر زمینِ دین میں اسرارِ معرفت سے مملوعلم وحکمت کے باغات کو آباد کرے گا۔ اس کے نتیجے میں اہلِ محبت کے دلوں کی زمین جنت جیسی ہوگی اور رنگارنگ گلہائے علم ودانش کھلیں گے۔

۹۔ ایک ایسا امن کا وقت عنقریب آنے والا ہے کہ اہلِ زمین (درجہ بدرجہ) متحد ہوں گے۔ تمام کے تمام شادمان ومسرور ہوں گے (اور خدا کرے کہ) ایک فرد بھی غمگین نہ رہے۔

۱۰۔ اے اہلِ حقیقت! (غفلت سے بیدار ہوکر) شہنشاہ کی نورانی رحمت اور کلی حقیقت سے آگاہ وآشنا ہوجاؤ۔ (پروردگار نے) آپ کو حقیقت کے مشاہدے کے لئے آئینہ جیسا دل عنایت کیا ہے، لہٰذا اسے ہر قسم کے کینہ سے صاف رکھیں۔

۱۱۔ اگر آپ آسمانِ علم تک رسائی کے آرزومند ہیں تو نورِ خدا کی (زندہ) رسی (امامِ زمان) کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑ لیں۔

۱۲۔ اگر میں دنیا کے ناموس سے آزاد ہوکر دور چلا آیا ہوں تو اس میں برائی اور غم کی بات ہرگز نہیں (بلکہ یہ خوش نصیبی ہے)۔ یا مولا! میرے دل میں ہمیشہ ناموسِ دین پیدا ہوجائے۔

۱۳۔ اے نصیر الدین! میں نے اپنے دل میں آفتابِ نور طلوع ہونے کے باعث ایک عجیب راز کو دیکھا ہے جس سے میری قلبی کیفیت بیان سے باہر ہوچکی ہے۔ امامِ حی وحاضر کے آفتابِ نور کے جلوؤں کی برکت سے میں نے عجائب وغرائب سے مملو کرامات ومعجزات کا مشاہدہ کیا۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تعظیمہ کا سلام

۱۔ اے میری جان کے یارِ جانی! تیری شان میں (انتہائی) تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔ اے باغِ دل کے بہار! (تیری مقدس ذات پر) تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۲۔ اے نورِ الٰہی! تو وہ زندہ کوہِ طور ہے جس سے ہمیشہ نور کے جلوے ظاہر ہوتے ہیں۔ تیرے حضورِ اقدس میں علمی وعقلی کرامات ہی کرامات ہیں۔ تجھ پر تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۳۔ اے میرے فیاض امامِ عالی مقام! تیری ذاتِ اقدس ہمیشہ سے موجود ہے۔ تیری وجہ سے سب کا وجود قائم ہے۔ تیری شان میں تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۴۔ (اے عشاق!) میرے بادشاہِ دو جہان، رہنمائے دین اور روح کے مالک کے حضور میں ہمیشہ تعظیم کے ساتھ سلام پیش کرو۔

۵۔ روح کے حیدر، دنیائے عشق کے افسر اور دلوں کے رہبر کے لئے تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۶۔ وہ حکمت اور عقل کی کان، رحمت اور الفت کی شان اور دین اور دنیا کی جان ہیں، اس لئے ان کی مقدس ذات پر تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۷۔ اے عشاق کے دلوں کے چراغ! تو ہم سب کا جانان ہے۔ تو ہمارے امراضِ باطن کے لئے شفا ہے، تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۸۔ تو مصطفیٰ کا آل اور مرتضیٰ کی اولاد ہے۔ اے عالمِ دین کا خورشیدِ انور، تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۹۔ تو (حضرت) سلطان کا جانشین، سردارِ مومنین اور میری جان کا نازنین ہے، تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۱۰۔ تو بزمِ اسرار کی روشنی اور نورانی تجلیات کے باغ کا رنگ ہے۔ تو بہشتِ برین کا زندہ محل ہے، تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۱۱۔ توعلم و ایمان کا چشمہ اور عشاق کی حقیقی الفت ہے، تعظیم کے ساتھ پیش کرنے والا یہ سلام جلد ہی قبول ہو جائے۔

۱۲۔ تو حضرت موسیٰؑ اور کوہِ طورِ معنوی کا راز، قرآن اور نور کا راز اور حور و قصور کا راز ہے، تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۱۳۔ تو اسلام کا پیشوا اور ایمان کا رہنما ہے، اے نورِ اولیا! تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۱۴۔ تو میری جان کا مہربان دست گیری کرنے والا مالک اور میری عقل کا آسمان ہے، تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۱۵۔ تو کرامات سے مملو زندہ کتاب، روح کی شادمانی کا گلاب اور میری معرفت کا شرابِ توحید ہے، تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۱۶۔ تو اسرارِ ازل کا آئینہ، عین الیقین کا آفتاب اور زندہ (دائمی) معجزہ ہے، تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

۱۷۔ تمام عاشقین نے اپنے دل کا دروازہ کھول کر انتہائی شوق سے (تیرے حضور) ''تعظیم کے ساتھ سلام'' کا ورد کیا ہے۔

۱۸۔ اے نصیرالدین! تو فقیر ہے اس لئے سرور و شادمانی کے ساتھ ہزار بار کہو ''یا شاہِ دست گیر'' تعظیم کے ساتھ سلام ہو۔

السّلام

۱۔ سلام ہو تجھ پر اے شاہِ مردان سلام ہو۔ سلام ہو تجھ پر اے نورِ یزدان سلام ہو۔

۲۔ اے پروردگار کے راز تجھ پر سلام ہو۔ اے (زندہ) پوشیدہ خزانے تجھ پر سلام ہو۔

۳۔ اے روحِ قرآن تجھ پر سلام ہو۔ اے رازِ معرفت تجھ پر سلام ہو۔

۴۔ اے جان و جانان تجھ پر سلام ہو۔ اے دین و ایمان تجھ پر سلام ہو۔

۵۔ اے جان کی آرزو تجھ پر سلام ہو۔ اے زمانے کا بادشاہ تجھ پر سلام ہو۔

۶۔ اے حسین و پُرنور ماہتاب تجھ پر سلام ہو۔ اے حسینوں کا بادشاہ تجھ پر سلام ہو۔

۷۔ تو دریائے نور، آسمانِ عقل اور چشمۂ جان ہے۔ (اور تو) روح کا سمندر اور کانِ حیات ہے تجھ پر سلام ہو۔

۸۔ تو نورِ معرفت دنیائے علم اور معجزۂ عشق ہے۔ تو خزانۂ غیب اور نورِ قرآن ہے تجھ پر سلام ہو۔

۹۔ تو دنیائے علم کا کوہِ زرّین اور لعل و یاقوت کی کان ہے۔ تو عشق کا نورانی دریا اور دُرّ و مرجان ہے تجھ پر سلام ہو۔

۱۰۔ تو نور کی قدرت کا ایک عظیم فرشتہ (مگر) ظاہری حجاب میں انسان ہے تجھ پر سلام ہو۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۱۱۔ تو دنیائے جسمانیت کی زندگی کا (عظیم) سرمایہ (اور) عالمِ جان کی نعمتوں کی آسائش کا (گرانمایہ) سامان ہے تجھ پر سلام ہو۔

۱۲۔ اے دین کی حقانیت کا زندہ معجزہ! اے نورِ خدا کی (زندہ) دلیل تجھ پر سلام ہو۔

۱۳۔ اے باغِ روح، میری جان کی جان اور میرے دل کے نور، عالمِ عشق کا بادشاہ (اور) میرے دین کا شہنشاہ تجھ پر سلام ہو۔

۱۴۔ اے روح کے (شدید) امراض کے حکیم (روحانی) طبیب! تو مرضِ عشق کا درمان ہے تجھ پر سلام ہو۔

۱۵۔ عمر بھر میں نے اپنے دل میں ذوق کے دریا (اور) شوق کے طوفان کو پوشیدہ رکھا تجھ پر سلام ہو۔

۱۶۔ تیری شیریں یاد میرے دل کی بہار ہے، اے جانان! تیرا تصور (فرشتۂ) رضوان کا باغ ہے تجھ پر سلام ہو۔

۱۷۔ اے پیشوائے روحانی! تیری (مقدس) فکر عقلانی کتاب ہے (اور) تیری حقیقت نور کا آسمان ہے تجھ پر سلام ہو۔

۱۸۔ تیری (باکرامت) ہدایت آسمانوں کی چھت کی سیڑھی ہے۔ تیرا امر اور فرمان نور کا راستہ تجھ پر سلام ہو۔

۱۹۔ اگر تیرے مبارک ہاتھ سے کسی کم عقل کو لقمہ مل جائے (تو) تیری اس عنایت سے وہ لقمان بن جائے گا تجھ پر سلام ہو۔

۲۰۔ اے معشوقِ حقیقی! نصیرالدین دن رات صرف تیرے خیالات میں ہے۔ (تو) محفلِ عشق میں الفت کا غزل خوان ہے تجھ پر سلام ہو۔

مستانہ کلام

۱۔ اے نورانی شمع (محبوبِ حقیقی)! میں (عشقِ سماوی کے زیرِ اثر) تیرے (نورانی) چہرے کا پروانہ ہو جاؤں گا (تاکہ فنائے عشق ہو کر ابدی حیات پاسکوں)۔ عقلِ جزوی کی پابندیوں سے آزاد ہو کر تیری پاکیزہ محبت کا دیوانہ ہو جاؤں گا۔

۲۔ اے معشوقِ حقیقی! تیری معجزانہ محبت کی برکت سے میں غموں سے بھری دنیا کو فراموش کر گیا۔ میں صرف نور کی شرابِ محبت کی سرمستی میں مستانہ ہو جاؤں گا۔

۳۔ (اے مطلوبِ جان!) تو نورِ عقل کا (فیاض) آفتاب ہے اور عاشقِ صادق کی روح تیری شعاع ہے تو دریائے معرفت ہو جا تاکہ میں نایاب موتی بن جاؤں۔

۴۔ میں بادۂ معرفت کے آرزومند اہلِ محبت کی محفل میں عشق کی حکیمانہ باتیں بتانے والا الفت کا میخانہ ہو جاؤں گا۔

۵۔ میں نے پابندیٔ روح کے غموں کے مراحل کو عبور کر دیا اب دل کی (مکمل) آزادی کے ساتھ محبوبِ حقیقی کا عاشقِ صادق ہو جاؤں گا۔

۶۔ اے مولائے مہربان! اگر میں تیرے طواف کے لئے نہ پہنچ سکا تو تیری شرابِ محبت میں سرشار عاشقوں کا پروانہ ہو جاؤں گا۔

۷۔ عشق کی سرمستی مجھے اسرارِ الفت کی حدود سے تجاوز کرنے پر مجبور کر رہی ہے میں محفلِ عشق کے لئے افسانہ ہو جاؤں گا۔

۸۔ میں نے (عالمِ شخصی کے باطنی سفر کے دوران) عقل کی پابندی اور عشق کی آزادی دونوں کو دیکھا، عشقِ حقیقی سے آشنا ہو کر اب عقلِ جزوی کے احکامات سے بے گانہ ہو جاؤں گا۔

۹۔ اے نصیرالدین! تو بھی علی کی حکمت و تائید سے یہ کام کر سکے گا۔ اب میں بزمِ معرفت کے عاشقین کے لئے محبوبِ حقیقی کی محبت کا پیمانہ ہو جاؤں گا۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

میں ہرگز نہ بھولوں گا

۱۔ اے میرے شیرین کلام یار! میں تجھے ہرگز نہیں بھولوں گا۔ (تیرے) نورانی دیدار کو میں کبھی بھی فراموش نہیں کروں گا۔

۲۔ محبوبِ جان کی تخت نشینی کی محفل خوشیوں کی یاد سے بھری ہوئی ہے اس کی عزت ووقار کا دربار میں ہرگز نہیں بھولوں گا۔

۳۔ (اے محبوبِ حقیقی!) آپ میرے تاریک دل کو اپنے پُرنور چہرے کی روشنی سے منور کر کے عجیب شان سے تشریف لائے، اے میرے دل کی (لازوال) زینت ورونق! میں (ان روحانی شادمانیوں کو) کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔

۴۔ اے روحانی باغ کے پُررونق اورخوشبودار (معجزانہ) گلاب! تیری اپنائیت کی مسرت وشادمانی کو ہرگز نہیں بھولوں گا ہے۔

۵۔ اے یارِ جانی! تو نے مصیبت میں رحم دلی سے میری دست گیری کی۔ میں اپنی جان کے مددگار کو ہرگز فراموش نہیں کروں گا۔

۶۔ اے محبوبِ جان! انتہائی جان ودل سے تیری تابعداری کرنے کے وعدے سے میں غافل ہوگیا۔لیکن تیری محبت کے اقرار کو میں کبھی بھی فراموش نہیں کروں گا۔

۷۔ تیری محبت کی کراماتی باتیں بہت ہی گرانمایہ اور بے حد شیرین ہیں۔اس کے مقدس اسرارِالفت کو میں ہرگز نہیں بھولوں گا۔

۸۔ بزمِ روح کے عجیب وغریب زندہ و پُرلذت سُروالا باجا شادمانیوں کے مزمار کو میں ہرگز فراموش نہیں کروں گا۔

۹۔ روح کی معرفت میں اہلِ وحدت ذات کے لحاظ سے ایک ہیں۔محبوبِ جان کی کماحقہ پہچان رکھنے والے احباب کو میں

کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔

۱۰۔ وہ آفتابِ توحید، نورانی ماہتاب اور شہنشاہِ حسن ہے۔ کل جہان کے سردار کو ہرگز نہیں بھولوں گا۔

۱۱۔ حکیمانہ تجارت کے لئے اس کی مغفرت کا بازار (پائیدار فائدے کے لحاظ سے) عجیب وغریب ہے۔ اس کے بازارِ مغفرت کو میں ہرگز فراموش نہیں کروں گا۔

۱۲۔ اے حکیم ودانا! تیرے پاس محتاجوں کو دینے کے لئے کئی طریقے موجود ہیں۔ میں مفلس محتاج ہوں (اپنی مفلسی اور اس کی فیاضی کو) میں کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔

۱۳۔ دنیا اور آخرت کے لئے میں غمگین اور فکرمند کیوں ہو جاؤں، میں فریاد سننے والے غمخوار کو کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔

۱۴۔ روشن دن میں رات، رات میں آفتاب اور انکار میں اقرار (یہ قانونِ اضداد کے احوالِ دنیا ہیں)۔ اقرار میں انکار کو میں ہرگز فراموش نہیں کروں گا۔

۱۵۔ اے میرے غمِ روح! تیرے دامنِ اقدس کو تھام کر تجھے اپنے پاس لایا ہوں۔ میں پُرحکمت غمِ عشق کو ہرگز فراموش نہیں کروں گا۔

۱۶۔ اے یارِ جانی! دنیائے محبت کے گلستان میں چہل قدمی کرنا تجھے پسند ہے اس گلزارِ الفت کو جس میں تیری موجودگی ہو میں کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔

۱۷۔ تجھ سے دوستی عزت اور وفا کے ساتھ ابد تک جاری رہے گی۔ میں اپنی جان کے وفادار کو کبھی بھی نہیں بھولوں گا۔

۱۸۔ ایک دوسرا شخصی لباس پہن کر اب بھی علی موجود ہے میرے حیدرِ کرار کو میں کسی صورت نہیں بھولوں گا۔

۱۹۔ وہ دنیا کے سخی، نورانی کریم اور شہنشاہِ دین ہیں۔ سارے جہانوں کے فیاض کو میں کبھی بھی فراموش نہیں کروں گا۔

۲۰۔ اے محبوبِ جان! تو نے نصیر الدین کو عشقِ سماوی کے حکیمانہ اقوال کے موتیوں کا خرمن عنایت کیا۔ عشق و محبت کے موتیوں کے انبار کو میں کبھی بھی فراموش نہیں کروں گا۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانی مشاہدات

۱۔ میں نے باطنی خزانوں کے مالک، مقدس امام سلطانؑ کا نورانی دیدار کیا۔ عقلانی استاد کی معرفت حاصل کی اور باطنی آنکھ سے قرآنِ ناطق کا دیدار کیا۔

۲۔ روحانی محفل میں وہ چراغِ عقل بن جب ظاہر ہوئے تو عجیب و غریب طریقے سے ہر طرف روشنی پھیل گئی۔ مجھے دنیائے عشق و محبت کے آفتاب اور میرے دل کے روشن چراغ سلطانِ دین کا قلبی دیدار نصیب ہوا۔

۳۔ وہ پانچ انوار کو اپنی مقدس ذات میں یکجا کر کے یک حقیقت بنے ہوئے ہیں۔ میں نے حاملِ نورِ پنجتن اور مظہرِ نورِ یزدان کا مشاہدہ کیا۔

۴۔ محبوبِ جان کی باطنی صفات عقلِ جزوی کی رسائی سے بلند و ماوراء ہیں۔ میں نے ہر ظاہری صفت میں کامل و مکمل انسان کا دیدار کیا۔

۵۔ (اے طالبِ حقیقت!) ایک کروڑ بلوروں کو پھیلا دے آفتاب ان سب میں نظر آئے گا۔ میں نے (ظاہری اور باطنی) جہانوں کو ہمیشہ منور کرنے والے ایک عجیب و غریب نورانی آفتاب کو دیکھا۔

۶۔ میں نے (محبوبِ حقیقی کو) عقلی آدم کے روپ میں تمام (جمالی) فرشتوں سے اطاعت کا سجدہ لیتے ہوئے اور حضرتِ رحمان کی (باطنی) صورت میں دیکھا۔

۷۔ تو (حضرت) سلیمانؑ (معجزات کے تاریخی) کے قصے سے اپنے آپ کو حیرت زدہ نہ کر (اس لئے کہ) میں نے اپنی

(باطنی) آنکھ سے سلیمانِ زمان کا باطنی دیدار کیا۔

۸۔ ایک مومن حکیمانہ مصلحت کے تحت ظاہر میں کافر ہو چکا ہے۔ (دوسری طرف) میں نے ایک کافر کو دنیوی غرض کی خاطر ظاہر میں مسلمان کے روپ میں دیکھا۔

۹۔ (اے سالک!) تو یہ نہ سمجھنا کہ ابھی کوئی طوفان نہیں ہے، درحقیقت روحانی طوفان ہمیشہ سے جاری ہے۔ اے سالک! تو (علم و معرفت کے ذریعے) زمانے کے نوح (امامؑ عالی مقام) کی روحانی کشتی میں پناہ حاصل کر (اس لئے کہ) میں نے روحانی طوفان کا مشاہدہ کیا ہے۔

۱۰۔ (امام کی رہنمائی کے بغیر) انسانی عقل ایسی ہے کہ غوطہ زنی کرے تو گہرائی تک میں اور پرواز کرے تو بلندی تک جاسکتی ہے مگر میں نے معشوقِ جان کے عشق و محبت کے ہنر کی نسبت سے (منزلِ مقصود تک رسائی کے لحاظ سے ایسی عقل کو ہمیشہ) نادان پایا۔

۱۱۔ میں نے محبوبِ جان کے چہرے سے بشری نقاب کو اُٹھوا کر نور کی تجلیات کا مشاہدہ کیا (اس دوران اُسے) میں نے ہر زمانے میں زندہ و قائم شاہِ مردان پایا۔

۱۲۔ میں نے حقیقی موتیوں سے بھرے ہوئے نورانی سمندر کا مشاہدہ کیا۔ معرفت کے جواہر کا پہاڑ اور (زندہ) عقلی آسمان کو دیکھا۔

۱۳۔ دونوں جہانوں کا شہنشاہ میری باطنی آنکھ کا نور ہے میں نے خزانۂ علم و حکمت، سرچشمۂ الفت اور حقیقی حیا کی کان دیکھا۔

۱۴۔ اس کی شادمانی شیرین اور اُس کا غمِ عشق بھی پُر لذت ہے۔ آتشِ عشق کی تپش پر کباب ہونے کے لئے میں

نے (عشاق کے) دل کو متمنی دیکھا۔

۱۵۔ عشقِ سماوی سے محروم دانا کو (اہلِ معرفت نے) نادان قرار دیا ہے۔ میں نے (گنجِ مخفی تک رسائی کے لئے) لقمانوں کے لقمان کو (بھی) عشقِ سماوی کا محتاج دیکھا۔

۱۶۔ (اے محبوبِ حقیقی!) زمانے کے تمام معشوق تیرے نورانی جلووں کا عاشق بنے ہوئے ہیں۔ میں نے یوسفِ کنعان کو تیری مقدس محبت کا غلام بن کر دیکھا۔

۱۷۔ دین اور دنیا کے مالک کے فرامین کے لئے کبھی بھی انکار نہ کرنا (اس لئے کہ ہادیٔ برحق کے) حکم کے منکر کو میں نے شیطان پایا۔

۱۸۔ (اے طالبِ حقیقت!) رنج وغم سے بھری ہوئی دنیا کی مثال سنو کہ میں نے اسے کافر کے لئے جائے شادمانی اور مومن کے لئے زندان دیکھا۔

۱۹۔ اے نصیر الدین! تجھے مبارک ہو کہ تو نے رحمتوں سے نوازنے والے بادشاہِ دین کی معرفت حاصل کر لی ہے۔ صاحبِ نور حضرت امام سلطان کے پیروکاروں کے لئے میں نے (دونوں جہانوں میں) مشکلوں کو آسان دیکھا۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

بنیادی معجزہ

۱۔ آفتابِ نور کا دیدار کر کے میں نے زمین پر عجائب و غرائب سے مملو معجزہ دیکھا۔ دنیا کو اپنے نورِ ہدایت سے منور کرنے والے نورانی چراغ (محبوبِ حقیقی) کو انتہائی تابان دیکھا۔

۲۔ وہ شخصی لباس میں حاملِ نور اور شہنشاہِ دین ہے اس (مشفق پدرِ روحانی) نے مجھے دیدارِ مقدس سے فیض یاب کیا، شوقِ لقا کے باعث میں نے اُس کا بہت دیر تک مشاہدہ کیا۔

۳۔ میرے ناز پرور محبوب کی عشرہ گری میں شیرینی اور اس کے حسن و جمال کی مستی رونق افزا ہے، اُس گوہرِ یکدانہ کا جسے لوگ خواب میں بھی نہیں دیکھ سکتے (خوش نصیبی سے) مجھے ظاہری دیدار نصیب ہوا۔

۴۔ مجھے اب معلوم ہوا کہ میرے عزیز از جان معشوقِ حقیقی کا پسندیدہ مقام میرے دل میں ہے، یہ لو! میں نے مسرت و شادمانی کے محل کی کنجی (یعنی امامِ عالی مقامؑ) کو دیکھا۔

۵۔ (اے محبوبِ حقیقی!) تیری محبت کے باعث دنیا مجھے شیرین محسوس ہوتی ہے ورنہ یہ زہرِ قاتل ہے۔ میں نے فریب کار دنیا کی لذتوں کو کھیل تماشہ کی طرح دیکھا۔

۶۔ نہ معلوم میں روحانیت و عقلانیت کے تاج دار عظیم شہنشاہ کے دربار میں (اپنی مفلسی کے باوجود) کیسے گیا۔ اس کے نایاب دیدارِ اقدس کے زیرِ اثر (مسرتوں اور کامرانیوں کے) عجیب و غریب جلووں کو دیکھا۔

۷۔ اے میرے محبوب شہزادے! آجا (اپنے حسن و جمال کے لحاظ سے) تو جنت کا سدا بہار پھول ہے۔ تیری محبت سے

بیگانہ زندگی کو بے آبرو دیکھا۔

۸۔ خاندانِ امامت کے چشم و چراغ اور اہلِ بیت ہونے کے ناطے شہزادہ علی خان کے لئے میری جان ہزار بار قربان ہو۔ آسمانِ حسن و جمالِ معنوی کے ماہتاب کو میں نے ماہِ کامل بن کر دیکھا۔

۹۔ میرا محبوبِ حقیقی آسمانِ روحانیت ونورانیت کا ستون اور زمینِ دین کی پشت و پناہ ہے۔ اُسے میں نے میدانِ قیامت و روحانیت کا علمدار اور علی کی طرح صاحبِ شان وشوکت دیکھا۔

۱۰۔ اے کل جہانوں کا حقدار شہنشاہ! تو حجابات سے نکل کر جلد منظرِ شہود پر آ جا، اس لئے کہ دنیا میں عدل وانصاف کم ہونے کے باعث میں نے بڑا شور وغل دیکھا۔

۱۱۔ آتشِ عشق کی تپش پر عرصے سے کباب ہونے والے دل کے علاج کے لئے میں نے یارِ جانی کی ملاقات کی شرابِ شیرین سے بھرا گلاس کو ہی تیر بہدف دیکھا۔

۱۲۔ اے نصیر الدین! فتح وشادمانی کا ڈھول بجا کر خوشی کے پرچم کو بلند کر۔ میں نے اپنے تنگ دل میں ایک (حسین وجمیل) ماہتابِ نور کو قیام پذیر دیکھا۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سبز پرچم

۱۔ عالمِ دین کے باشاہ کا پرچم دنیا کی سطح پر بلند ہوجائے قوم کے اس پرچم کو جو دینی و دنیوی شادمانیوں کی علامت ہے دونوں جہانوں میں پزیرائی حاصل ہوجائے۔

۲۔ کل قیامت کے دوران جب اعمال کا سخت حساب لیا جائے گا تو ہم سب مرید (ہادیٔ برحق کے لئے اقرار اور تابعداری کے باعث) اس پرچم کے سائے میں (محفوظ) ہوں گے۔ (یہی وجہ ہے کہ) آج دنیا میں (بھی یہ) پرچم ہماری دینی زینت و آبرو کی علامت ہے۔

۳۔ اے عشاق! محبوبِ جان کی تعظیم میں باادب کھڑے ہوکر اس پرچم کو بلند کرنا (کیونکہ یہ) دونوں جہانوں کے شہنشاہ کی مقدس محبت اور اس کے (روحانی) دربار کا (ترجمان) ہے۔

۴۔ اپنے سروں کو ادب میں جھکا کر اور درود شریف پڑھ کر پرچم کو بلند کریں اور اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ یہ (پرچم) اس امر کا اقرار کراتا ہے کہ آپ (مرید) امامِ عالی مقامؑ کے روحانی لشکر ہیں۔

۵۔ جہاں کہیں بھی زمانے کے علیؑ کے مقدس پرچم کو بلند کریں گے وہاں قوم کا ہر نیک کام آسمانی تائید سے مکمل ہوگا۔

۶۔ اے نصیرالدین! ہادیٔ برحق کے پیروکار دونوں جہانوں میں (ظاہری اور باطنی لحاظ سے) سرسبز ہیں۔ کیا تو جانتا ہے کہ دینی بادشاہ (امامِ زمان) کی محبت کا ترجمان اس پرچم کا رنگ سبز کیوں ہے؟

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تشریف آوری کے فیوض و برکات

۱۔ اگر (حضرت امام) شاہ کریم ؑ اپنے فیوض و برکات کے ساتھ ہمارے وطن میں قدم رنجہ فرمائیں گے تو ہمارے جسم و جان کا وطن اس کے مقدس نور کی تجلیات کے زیرِ اثر سرسبز و شاداب ہوگا۔

۲۔ کیا عشاق کا یارِ جانی اپنے گونا گون نورانی جلووں کے ساتھ واقعی تشریف لا رہے ہیں؟ وہ عالمِ عقل کا صاحبِ تخت اور روح کے جہان کا سچا بادشاہ ہے۔

۳۔ ہمارے لئے آفتاب بن کر طلوع ہو جانا محبوبِ حقیقی کے لئے کوئی عجب نہیں ہے (اس لئے کہ) وہ ازل میں تمام انسانی جانوں کے آسمانِ روحانیت وعقلانیت کا بھی آفتابِ نور تھا (اور اب بھی اُس شان میں ہے)۔

۴۔ عقل و جان کی بہشت میں روحانی اور عقلانی لذتوں کی کوئی کمی نہیں ہے (کیونکہ وہاں کا قانون ہے کہ ''کوئی چیز ناممکن نہیں'') مگر مجھے ان تمام (جسمانی اور روحانی) لذتوں سے (حضرت امام) شاہ کریم کی مقدس محبت سب سے زیادہ شیرین (اور فرحت بخش) ہے۔

۵۔ (اے محبوبِ حقیقی!) تیری مقدس محبت کی دنیا میں میرے ذرۂ روح کا گم ہو جانا زہے نصیب۔ اگر ایک قطرۂ آب اپنی عالی ہمتی اور شدید ریاضت کے ذریعے سمندر سے مل جائے تو کیا غم (بلکہ یہ باعثِ سعادت اور مقصدِ حیات ہے)۔

۶۔ (دعا ہے کہ حضرت امام) شاہ کریم کے اسمِ مقدس کے زیرِ اثر اہلِ محبت کے لئے کرامت اور روحانیت کا دروازہ کھل جائے۔ محبوبِ جان کے عشاق کے لئے نورانیت کا درِ اقدس کبھی بھی بند نہ ہو جائے۔

۷۔ اسم ''کریم'' میں تمام اسمائے صفاتی کے معنی و مطلب یکجا ہیں۔ اشارۂ ''کرّمنا'' (حضرت امام) شاہ کریمؑ کے آسمانی فضل و کرم کی ایک بلیغ دلیل ہے۔

۸۔ امامِ عالی مقام کے پیروکاروں کی جسمانی اور روحانی دنیا سرسبز و آباد ہوگی۔ (اے عاقل!) دیکھ لو، حضرت امام شاہ کریمؑ کی نورانی شان کو نمایاں کرنے والا سبز رنگ کا پیارا پرچم اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔

۹۔ علومِ الٰہی کو محفوظ کرنے والا زندہ تخت (لوحِ محفوظ، نفسِ کلی) اور خدا کی تخلیقات کی کاریگری کرنے والا زندہ عقلانی قلم (قلمِ الٰہی، عقلِ کلی دونوں ازلی فرشتے اپنے معجزانہ عمل کے ذریعے کائنات و موجودات کو زندگی اور حرمت بخشتے ہیں)۔

۱۰۔ اے سردارِ لشکرِ روحانی! تیرے لئے حکیمانہ جنگ کے دوران (ظاہری) ہتھیاروں کی (ہرگز) ضرورت نہیں۔ تو (صرف) اپنی روحانی طاقت اور لشکرِ ارواحِ مومنین کے ذریعے عرب اور عجم کو فتح کر سکتا ہے۔

۱۱۔ عالمِ ظاہر و باطن جسمانی اور روحانی رحمت برسنے کے مقامات ہیں۔ عشاق کے لئے کبھی ختم نہ ہونے والی رحمت میسر ہے اس لئے (دونوں مقامات پر) ہمارے لئے کسی شے کی کمی نہیں ہے۔

۱۲۔ (اے سالک!) چشمِ یقین سے ''کل شی احصینہ'' کی حقیقت کو سمجھ لو۔ امامِ عالی مقامؑ کی مقدس ذات میں (ظاہر و باطن) کے تمام جہان (روحانی اور عرفانی طور پر) سمیٹے ہوئے ہیں۔

۱۳۔ جو لوگ پروردگار کے جلال کی کشتی میں سوار ہیں وہ (درجہ بدرجہ) فنائے عشق ہوتے جا رہے ہیں۔ (اسی طرح) ازل میں بھی تمام انسان خدائے واحد کی ذات میں یکجا تھے۔

۱۴۔ اے سالک! تجھے (قانونِ الٰہی کے تحت) ہر حالت میں موت کا سامنا کرنا ہے۔ اس لئے معرفت کا کوئی چراغ (ابھی

سے) دل میں جلا روشن کر دے۔ظاہری قبر تنگ و تاریک ہوتا ہے اس میں ساتھی، دروازہ اور روشن دان میں سے کوئی چیز موجود نہیں۔

۱۵۔ نورِ الٰہی کی حقیقی پیروی کرنے والے لوگ سلامتی کے ساتھ دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں ورنہ اس (زندہ) نور کے بغیر تاریکی میں کیا معلوم کہ جہالت کے جہنم کا گڑھا حقیقت میں کہاں ہے۔

۱۶۔ اگر (حضرت امام) شاہ کریم اپنے نورانی فیوضات کے ساتھ ہماری سرزمین پر قدم رنجہ فرمائیں تو نصیر الدین کے عارفانہ کلام کی صورت میں عشق و محبت کے یہ موتی محبوبِ جان کی راہ میں نچھاور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

شرابِ حقیقی کی سرمستی

۱۔ (حضرت) سلطان کی رحمتوں سے مملونورانی دیدار سے فیض یاب ہوکر میں (اس کے روح پرور اثرات کے زیرِ اثر) سرشار ہوگیا۔ میں محبوبِ جان کی روحانی گفتگو کی شادمانی میں مست ہوگیا۔

۲۔ میرے باغِ دل میں موجود گلہائے الفت میں محبوبِ جان چہل قدمی کرتا ہے۔ میرے گلشنِ روح میں ناز برداری کرنے والے روحانی یار (کی شیرین یاد) کے زیرِ اثر میں سرشار ہوگیا۔

۳۔ مجھے بہشت کے عطر جیسی خوشبودار ایک عجیب نورانی محفل کا تجربہ ہوا۔ میں دینی بادشاہ کے اس روحانی دربار کی لذتوں کی سرمستی میں ڈوب گیا۔

۴۔ باطنی طور پر پُرحکمت قرآن کو خود حقائق بیان کرتے ہوئے سن کر آقا اور غلام کی (ازلی) حقیقت ایک ہونے کے اسرار سے میں مست و مدہوش ہوگیا۔

۵۔ حور و غلمان کا بہشت میں موتی اور مونگیں بکھیرنے کے منظر کی طرح اس کی مقدس محبت کے جنت الخیال کے آب و تاب سے میں سرمست ہوگیا۔

۶۔ میں عہدِ الست کے وعدے کے اقرار کے مطابق اس کا بندہ ہوں۔ آخرکار اس مشکل وعدے کی خلاف ورزی کے اعتراف میں سرشار ہوگیا۔

۷۔ دُلدُل اور ذوالفقار (سے منسوب جتنے معجزات ہیں ان) کا مالک (اپنی ظاہری اور باطنی کرامات کے ساتھ) اب بھی

ظاہر اور موجود ہے۔ میں اپنی روح کے محافظ حیدر کرار کی کرامات کی سرمستی میں ڈوب گیا۔

۸۔ علیِ زمان (جب) ہماری غمخواری کے لئے ہمیشہ حاضر و موجود ہے تو مجھے کیا غم ہے۔ دنیا اور آخرت میں الفت کے غمخوار کے خیال میں مست ہو گیا۔

۹۔ نورِ توحید کا آفتاب میرے دل کے افق پر طلوع ہو گیا۔ جس کے باعث میری روح کی تاریکیاں مٹ گئیں اور مجھ پر تجلیاتِ نور کی مستی چھا گئی۔

۱۰۔ اے دونوں جہانوں کے حسینوں کا نورانی بادشاہ! تیرے عشق و محبت کے درد و غم سے میرے اوپر مستی چھا گئی۔

۱۱۔ کتابِ کائنات (فطرت) کے حقائق کا فکری سفر انتہائی شیرین ہے۔ میں عقل و دانش کی افکار کی مشقت کے زیرِ اثر سرشار ہو گیا۔

۱۲۔ اے محبوبِ جان! میرے دل کی لطائف و شادمانیوں کا تجھے (خوب) خبر ہے۔ روحانی سلطنت کے نافۂ تاتار سے میں مست ہو گیا۔

۱۳۔ شہرِ روح کی بادشاہی کی مسرت و شادمانی عجیب و غریب (اور بے مثال) ہے۔ میں اپنی بزمِ جان میں (خود بخود بجنے والے) دوتار کی مستی میں مدہوش ہو گیا۔

۱۴۔ اے عاجز نصیر الدین! (حضرت) سلطان کے فیوض و برکات والے درِ اقدس کو اپنا قیام گاہ بنا دو۔ میں اپنے بادشاہِ عشق اور سرکارِ الفت (کی مہربانیوں) کے زیرِ اثر مستی میں فنا ہو گیا۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

نور مولا کریم

۱۔ نور مولا کریم مظہرِ نورِ ازل ہے اور (کاملین کی طرح) ہمیشہ سے قائم و دائم حاملِ نور ہے۔

۲۔ نور مولا کریم کبھی مظہرِ انوارِ پنجتن بن کر دنیا میں جلوہ فگن ہے اور کبھی پنجتنِ پاک کے جامۂ مقدس سے مولا کریم کا نور جلوہ فگن ہوتا ہے۔

۳۔ (اے سالک! عقل کی نظر سے) دیکھ لو کہ کس طرح لباسِ پنجتن پاک میں خدا کا نور الانوار جلوہ فگن ہے۔ یہ انوار اب ایک ہو کر نور مولا کریم کے جامۂ اظہر میں ظاہر ہیں۔

۴۔ اے نور مولا کریم! آ جا تو میری جان کی باطنی شادمانی کی نئی بہار ہے۔ تو لاکھوں جلووں میں ظاہر ہو کر اہلِ بصیرت کو یقین کی دولت سے فیض یاب کرتا ہے۔

۵۔ (اے معشوقِ جان!) آ جا تو عشقِ حقیقی کی بہارِ جنت کی (روح پرور) ہوا ہے۔ اے نور مولا کریم! تو (جب بھی تشریف لاتا ہے) اپنے ساتھ روحانی مسرت و شادمانی کی خوشبو لے کر آتا ہے۔

۶۔ اے علیٔ زمان! آ جا تو ظاہر و باطن میں مشکل کشائی کرنے والا مددگار یار ہے۔ اے نورِ مولا کریم! تو مظہرِ صفاتِ بوالحسن ہے (اس لئے حضرت علی کی طرح تو بھی اہلِ بصیرت کو ہمیشہ کرامات دکھاتا ہے)۔

۷۔ اے سردارِ مومنین! تو دونوں جہانوں میں فیاضِ مطلق ہے۔ اے نور مولا کریم! تو مومنین کا (روحانی) بادشاہ ہے۔

۸۔ (اے عاشقِ صادق! غفلت سے بیداری کی طرف آ جا اور) معشوقِ جان کے دیدار کی (شدید) تمنا کے ساتھ اشک

فشانی کرو تو ہمیشہ ''نور مولا کریم'' کا باکرامت اسمِ اقدس وِرد کرو (اور اپنی روح کو قوت اور توانائی پہنچاؤ)۔

۹۔ وہ ازل سے ابد تک تمام احوال وحقائق کو جاننے والا سلطانِ دین ہے۔ نور مولا کریم درحقیقت علی ہی ہے (کیونکہ نور کے لحاظ سے اس کا برحق جانشین ہے)۔

۱۰۔ نور کے (شفاف) قلبی آئینے میں نورانی یار کے حسین وجمیل ظہورات کی بوقلمونی عجیب وغریب ہے۔ نور مولا کریم (دیگر جلووں کے ساتھ ساتھ کبھی کبھار) حسین وجمیل معنوی ماہتاب میں بھی جلوہ فگن ہو جاتے ہیں۔

۱۱۔ نور مولانا کریم (خدا کی زندہ رسی کے مرتبے میں) جہالت ونادانی کے تاریک کنویں سے لوگوں کو نکالنے کے لئے نجات کا کمند ہے۔

۱۲۔ معشوقِ حقیقی کے نور کی تجلیات کا حسن وجمالِ معنوی عجائب وغرائب سے مملو ہے (کہ جس کے جادوئے حلال میں دونوں جہان کے عاشقین اسیر ہیں)۔ نور مولا کریم کی تجلیات ہر لحہ نئی شان میں ہوتی ہیں۔

۱۳۔ نور مولا کریم زمانے کی (ظاہری اور باطنی) بلاؤں سے اہلِ ایمان کی حفاظت فرماتے ہیں۔ (وہ) ہمیشہ روح کے لئے امن کا (زندہ) قلعہ ہے۔

۱۴۔ اے نصیر الدین! معشوقِ حقیقی کے عشق ومحبت کے جو (لازمی) آداب ہیں اُن کا خیال رکھ کیونکہ یارِ جانی تیرے دل کے عرش پر (ہمیشہ) متمکن ہے۔ نور مولا کریم (رگِ جان سے بھی قریب ہونے کے ناطے سے) کبھی بھی تجھ سے دور (اور الگ) نہیں ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

امامِ وقت کے اوصاف

ا۔ اے مظہرِ نورِ الٰہی (حضرت) سلطان! تو زمین اور آسمانوں کا نور ہے۔ (از راہِ شفقت) ہماری جانب قدم رنجہ فرما۔ تو آلِ محمد مصطفیٰ اور اولادِ علی مرتضیٰ ہونے کے ناطے سے اُن کا برحق جانشین ہے۔

۲۔ حصولِ عشقِ سماوی کی منزلیں (آزمائشوں کے باعث) بہت دشوار ہیں اور میرے لئے تیرے پاس پہنچنا (نہایت) مشکل ہے۔ اے مشکل کشا (حضرت) سلطان! تیرے لئے (جسمِ لطیف کے پرواز کے ذریعے) میرے پاس پہنچنا ہرگز مشکل نہیں ہے۔

۳۔ (اے محبوبِ حقیقی!) تیرے دیدار کے بغیر میں غموں کے ایک جنگل میں گرا ہوا ہوں اور دیکھ لے کہ (اس وجہ سے) میرا دل کس قدر امراض میں مبتلا ہو چکا ہے۔ اے (حضرت) سلطان! تو (ہی) غمِ روح کے لئے شفا اور دردِ دل کے لئے دوائے اکسیر ہے۔

۴۔ اے سالک! دونوں جہانوں میں حقیقی بادشاہ کون ہے کیا تجھے اس کی معرفت حاصل ہے۔ دنیا اور آخرت میں حضرت سلطان (ہی) ہمیشہ سے حقیقی بادشاہ ہے۔

۵۔ اے حضرت سلطان! تو حصولِ معرفت کے لئے (انسانیت سے) درجہ بدرجہ امتحان لیتا ہے اور مختلف شخصیتوں میں ملبوس ہوتا ہے۔ تیری جلوہ نمائی کی حکمت عجیب ہے کہ تو ہی ازل سے ابد تک ظاہر (اور پنہان) ہے۔

۶۔ (اے سالک!) قرآنِ ناطق سے (روحانی طور پر) ہمیشہ نزدیک ہو جاؤ تاکہ حکمت سے تجھے شناسائی ہو۔ دنیا کی تمام زبانوں میں خود کار گفتگو کرنے والا قرآنِ ناطق پاکیزہ حضرت سلطان ہے۔

۷۔ اے عالمِ عشق کے سخی بادشاہ! تو اپنے عشاق سے عشق ومحبت کی مسرتوں کو دریغ نہ کر۔تو فیاضوں کا فیاض بادشاہ ہے (اور تیری یہ سخاوت ازبس عجیب ہے)۔

۸۔ اے حضرت سلطان! حاملِ نورِازل ہونے کے ناطے پیرِ شریعت بن کر تو نے شریعت کی بنیاد خود رکھی تھی اور تو نے ہی اسے ارتقاء کی منزل سے گزاری۔طریقت کا پیشوا اور حقیقت کا رہنما بھی (درحقیقت) تو خود ہے۔

۹۔ اے حضرت سلطان! اپنی پاک محبت کی سختیوں کی ریاضت کے ذریعے نصیرالدین کی جان میں (علمی وعرفانی) جوہر پیدا کر۔(انتہائی) شیرین دیدارِ اقدس کے عوض میری عزیز جان تیرے لئے (ہزار بار) قربان ہوجائے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

فرمان سب کچھ ہے

۱۔ زمانے کے سلطانِ دین کا فرمانِ اقدس ہماری عقل و جان کے لئے باعثِ مسرت و شادمانی ہے۔ شاہِ زمان کا فرمان ہمارے دل کی بہار کی زینت ہے۔

۲۔ شاہِ زمان کا فرمانِ اقدس عشاق کے لئے معشوقِ حقیقی کی جانب سے (ظاہری اور باطنی) نشان، اس کی رحمت کے حصول کے لئے ایک بہانہ (اور) علم و حکمت اور عقل و دانش کا ایک خاص خزانہ ہے۔

۳۔ شاہِ زمان کا فرمان مبارک مومن کی روحانی اور باطنی زندگی کے لئے بہار اور ایمان و دینِ مبین کے لئے مددگار ہے۔ (میرے) جان اور دل کو (ظاہری اور باطنی ہر خطرے سے نجات اور تحفظ دینے کے لئے) ہوشیاری فراہم کرتا ہے۔

۴۔ شاہِ زمان کا فرمان مبارک (مریدوں کے باغِ دل کے لئے) بارانِ رحمت کا آسمان (اور جویانِ دانش کے لئے) حکمت سے مملو جوہرِ قرآن ہے۔ (یہ عشاق کے لئے) موتیوں اور لعل و یاقوت کا ایک (عجیب و غریب) خزانہ ہے۔

۵۔ شاہِ زمان کا فرمانِ اقدس ہماری روح کی تاریکی کے لئے نور (اور ابدی زندگی کے لئے) آبِ حیات کے چشموں کی طرح ہے (اس میں) دانا لوگوں کے لئے حکیمانہ اشارے ہیں۔

۶۔ شاہِ زمان کا فرمان مبارک مریدوں کے لئے ظاہری اور باطنی آبرو و عزت اور جان و عقل کے لئے حکمت اور دولت کا باعث ہے ہم سب اہلِ محبت کے لئے راحت بخش ہے۔

۷۔ شاہِ زمان کا فرمانِ مقدس (رہنمائی کے لحاظ سے) مومنین کے لئے عقل اور حکمت کا استاد اور پدرِ روحانی کی طرف سے

عطا کردہ (شیرین) یاد ہے۔ (یہ نورانی ہدایت) ہم سب کو (ظاہری اور باطنی طور پر) خوشحال اور آباد کرنے کے لئے عنایت کی جاتی ہے۔

۸۔ شاہِ زمان کا فرمانِ اقدس عشاق کے دلوں میں پیدا ہونے والے سوالوں کے لئے (شافی) جواب اور محبوبِ جان کی حقیقی پہچان (معرفت) کے لئے ایک کامل کتاب (کی مثال) ہے۔ اہلِ ایمان کے لئے ذریعۂ ثواب ہے۔

۹۔ شاہِ زمان کا فرمان مبارک عاشقِ صادق کے لئے قلبی اطمینان اور حصولِ دیدار کے لئے امید کی روشنی مہیا کرتا ہے۔ (یہ آسمانی ہدایت) محبوبِ جان کی طرف سے ایک کامل یقین کی مانند ہے۔

۱۰۔ شاہِ زمان کا فرمانِ مقدس اہلِ ایمان کے لئے ظاہری اور باطنی طور پر (مصیبتوں اور آفتوں کے دوران) غم خوار اور مددگار ہے اور نورِ توحید کے اعلیٰ حقائق و معارف سے مملو ہے۔

۱۱۔ شاہِ زمان کا فرمان مبارک عاجز نصیر الدین کا ایمان اور مریدوں کے لئے میدانِ قیامت (کی سختیوں سے نجات) کے لئے سامان کی مانند ہے۔ اہلِ اقرار و ایمان کے لئے دور اور زمانے کی قرآنی ہدایت (کا جوہر) ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

امامِ زمان

۱۔ امامِ زمان ہی (درحقیقت) دین اور دنیا کے لئے اطمینان وقرار کا باعث ہے جن کی مقدس ذات پوری دنیا میں نامدار اور نیک نام ہے۔

۲۔ (اے سالک!) نور کے باطنی جلوے کو اپنے عرشِ دل پر دیکھ لو۔ امامِ زمان کا نورِ اقدس ان کی مبارک شخصیت سے ظاہر ہو رہا ہے۔

۳۔ اے امامِ زمان! عالمِ روح کی شادابی تیری ذات کی برکت سے ہے تو عاشقین کی زندگی کے لئے نئی بہار ہے (کہ تیری تائید سے دل کے باغ وگلشن آباد ہوتے ہیں)۔

۴۔ عقل (کو تائید حاصل ہے تو) محبوبِ حقیقی کے دستِ باطن میں علم وحکمت کی تلوار کو دیکھ سکے گی۔ امامِ زمان (ہر دور میں) صاحبِ ذوالفقار ہے۔

۵۔ اے فیاض سلطانِ دین امامِ زمان! تو نے (ازراہِ شفقت وعنایت) مجھے روحانی مسرتوں کے (انمول) خزانے عطا کئے ہیں۔ تو میرے عالمِ شخصی کا نورانی چراغ اور یارِ جانی ہے۔

۶۔ اے امامِ زمان! عشقِ سماوی کی گریہ وزاری میں پنہان میرے ہزاروں سوالوں کو دیکھ۔ (ان سوالوں کا تسلی بخش جواب کے لئے) میرے دل میں نورانی تائید کا باطنی ٹیلی گرام (تار) بھیج دے۔

۷۔ (اے زمانے کے اہلِ ایمان!) اپنے محبوبِ حقیقی سے عشق ومحبت کا جو وعدہ کیا ہے اگر تم اُسے پورا کرو گے تو تمہارے لئے ظاہری اور باطنی کسی چیز کی کمی نہیں ہوگی۔ وہ (خود آپ کے ہر کام میں) عقل بن کر دستگیری کرے گا۔

۸۔ امامِ زمان کی تشریف آوری کی آرزو میں وطن کے سخت دل افراد نے بھی آنسو بہایا۔ (سب کی زبان پر یہی الفاظ ہیں کہ) کیا محبوبِ جان اب تشریف فرما ہو جائیں گے؟

۹۔ دنیائے عقل کے جوہر امامِ زمان کی مبارک زبان نے ہمارے لئے پُرحکمت فرامین کی شکل میں ہمیشہ لعل و جواہرات بکھیر دئے ہیں۔

۱۰۔ ہمارے زمانے میں دین کی شادمانیوں کا دور دورہ ہے۔ زہے نصیب ہمارے عہد میں امامِ زمان (دینی اور دنیوی طور پر) آشکار ہو چکا ہے۔

۱۱۔ امامِ زمان عالمِ دین کا شہنشاہ، نورِ مصطفیٰ اور صاحبِ دلدل ہیں (اس لئے وہ ظاہری اور باطنی کرامات کے مالک ہیں)۔

۱۲۔ امامِ زمان دینِ حق کے ہمیشہ سے قائم تخت کے مالک اور تمام جہانوں کے بادشاہ ہیں۔

۱۳۔ اے امامِ زمان! تیری محبت نصیر الدین کی (دینی اور دنیوی) عزّت کا تاج ہے۔ میرا دل و جان (فنائیت کے تمام معنوں میں) تجھ پر قربان ہو۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

مستانہ معشوق کو مطلع کرو

۱۔ (اے عشاق!) مستانہ معشوق کو میرے غمِ دل سے آگاہ کرو۔ اسکی شدید چاہت کے باوجود اس کے نظر نہ آنے کی افسردگی کے بارے میں مطلع کرو۔

۲۔ میرے دردِ دل کے باعث کراہنے کی حالت سے معشوقِ حقیقی آگاہ نہیں ہے۔ دنیائے شادمانی کے شہزادے کو مجھ ناچار کی (ناگفتہ بہ) حالت سے آگاہ کرو۔

۳۔ حسین و جمیل ماہتابِ معنوی (کی عادت ہے کہ وہ) اپنے جمال کو پوشیدہ رکھنے کے لئے عاشق کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ مجھے (روحانی) زندگی کی اُمید ہے اُسے دیدار عنایت کرنے کے لئے مطلع کرو۔

۴۔ میرے یارِ جانی کو میرے (عاشقانہ) گریہ اور آہوں کی کیا خبر ہے۔ اے میرے (ہم سفر) روحانی احباب! میری اس حالت سے معشوق خود آگاہ نہیں تم اُسے مطلع کرو۔

۵۔ پھول کھل کر (اپنے حسنِ ظاہر کے غرور میں) کہتا ہے کہ میرا کوئی ثانی نہیں ہے۔ میرے سدا بہار (زندہ) پھول کے (حسن و جمال اور) پائیدار زینت سے اُسے آگاہ کرو۔

۶۔ مریضِ عشق کے لئے دوسرا کوئی علاج (ممکن) نہیں ہے۔ محبوبِ جان خود طبیب ہے اس لئے مریضِ عشق کے (بروقت) علاج کے لئے اُسے اطلاع کرو۔

۷۔ (بہت سے لوگ) دنیا سے متعلق ہوشیار ہیں مگر دینی امور میں بے خبر ہیں۔ (ایسے لوگوں کو) زمانے کے آقا حضرت

فیاض وسخی کے بارے میں مطلع کرو۔

۸۔ جو دنیا کا بزرگ ہے ضروری نہیں کہ وہ امورِ دین میں بھی پختہ ہو ایسے شخص کو آگاہ کرو کہ حضرت سلطان ہی زمانے کو دین آقا ہے۔

۹۔ اسکے خنجرِ عشق سے میرا دل زخمی ہے اس کے باوجود میں اس کا احسان مند ہوں اور زخمِ عشق سے مجھے (انتہائی) شادمانی ہے میرے احسان مند ہونے سے اُسے آگاہ کرو۔

۱۰۔ محبوبِ حقیقی کا غلام، نصیرالدین اس کی محبت کی تمنا میں قربان ہو چکا ہے۔ میرے آقا حضرت سلطان کی شادمانی (و برکات) بکھیرنے والے ٹیلی گرام سے اُسے (نصیرالدین) آگاہ کرو۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ایک ہمہ رس دعا

۱۔ اے عشاقِ امامِ عالی مقام! اس کی مقدس الفت کی برکت آپ کو نصیب ہوجائے۔ دین اور دنیا میں آپ سب کو (بلند) درجہ اور عزت نصیب ہوجائے۔

۲۔ دونوں جہانوں میں دینی آقا آپ کا مددگار بن جائے۔ آپ کو مال اولاد اور جانوں میں برکت عطا ہوجائے۔

۳۔ نورِ معرفت کی روشنی سے آپ کے قلوب روشن و تابان ہوجائیں۔ ظاہری اور باطنی تجلیاتِ دیدار کی دولت آپ کو نصیب ہوجائے۔

۴۔ آج دنیا میں آپ سب علیٔ زمان کی فرمانبرداری کر رہے ہیں۔ کل آخرت میں آپ سب کو جنت الفردوس کی (باطنی نعمتوں کی) راحت عنایت ہوجائے۔

۵۔ آپ کے دلوں میں مولا کی محبت کے باغ و گلشن آباد ہوجائیں۔ گلہائے عشق کی خوشبو سے آپ کو جنت کی راحت نصیب ہوجائے۔

۶۔ ہادیٔ زمان کا فرمانِ مبارک جو (عشاق کے لئے) روحانی زندگی بخشنے والا آبِ حیات ہے آپ کو میسر ہوجائے۔ آپ کو قوتِ عقل عنایت ہوجائے، آپ کی روحیں ظاہری و باطنی قوت سے فیض یاب ہوجائیں۔

۷۔ دین اور ایمان میں آپ کے قلوب متحد ہوکر ایک ہوجائیں۔ دین اور دنیا کا مالک (آپ کے کاموں سے) شادمان ہو کر آپ کو رحمت نصیب ہوجائے۔

۸۔ ہادئ برحق کی خوشنودی کے حامل ہر کام میں وہ آپ کا مددگار ہوجائے (اس طرح) آپ کو دین اور دنیا کے (نیک) کاموں میں خصوصی ہمت عنایت ہوجائے۔

۹۔ دونوں جہانوں میں آپ کی روح کی آرزوئیں پوری ہوجائیں۔ آپ کو دونوں عوالم میں موجود (ظاہری اور باطنی) نعمت مہیا ہوجائیں۔

۱۰۔ اے نصیرالدین! محبوبِ جان کی پاک درگاہ سے یقینِ کامل کا اظہار کرتے ہوئے آمین کہہ دو۔ حاملِ نور (حضرت) سلطان کے (بابرکات) زمانے میں آپ کو (ظاہری و باطنی) برکت نصیب ہوجائے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

میرے امام ایسا کون ہے

۱۔ دین اور دنیا میں میرے امامِ عالی مقام کا کوئی ثانی نہیں ہے (اس لئے کہ) وہ مظہرِ نورِ الٰہی اور شانِ کبریائی ہے۔ وہ خاندانِ رسولِ اکرمؐ (کا جانشین اور چشم و چراغ) ہے۔

۲۔ وہ روح کو ابدی حیات بخشنے والی جنت کی خوشبو ہے اور عالمِ عقل کا مرغِ شیرین زبان ہے۔ چنانچہ میرے امامِ عالی مقام کا کوئی ہم صفت نہیں ہے۔

۳۔ ان کے دستِ قدرت میں علم و حکمت اور عقل و دانش کی تلوار ہے۔ وہ روح کے گھوڑے (جسمِ لطیف) پر (ہمیشہ) سوار ہیں۔ وہ (سردارِ لشکرِ روحانی کے مرتبے میں) عوالمِ شخصی کے قلعوں کو فتح کرتے ہیں (تاکہ انہیں سلطنتِ الٰہی میں شامل کیا جا سکے)۔ (ان صفات کے حوالے سے) میرے امام کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

۴۔ وہ جہالت کی تاریکیوں میں گوہر اور نورانی چراغ بن کر علم و عرفان کی روشنی بکھیرتا ہے۔ اسکے نورانی چہرے کی تجلیات گوناگون (اور از بس عجیب) ہیں۔ میرے اور دیگر عشاق کے دلوں سے حجابِ ظلمانی ہٹا کر دیدار کی نعمتِ عظمیٰ سے نوازتا ہے۔ (اس لئے) میرے امام کا کوئی بھی ثانی نہیں ہے۔

۵۔ وہ زمین اور آسمان کا نورِ ہدایت ہے (جس سے نہ صرف موجودات میں زندگی کی لہر دوڑتی ہے بلکہ اس سے کائناتی دائرے پر اِن اشیاء کو کاملیت کے لئے ارتقائی حرکت و توانائی ملتی ہے) وہ مکان اور لامکان، معراج، عرش اور مقامِ ازل کا نور بھی ہے۔ وہ ہژدہ ہزار (اٹھارہ ہزار) عوالمِ ظاہر و باطن کا نور ہے (اِن صفات کے حامل) میرے محبوبِ جان کا دنیا میں کوئی ہم صفت کیسے ہو سکتا ہے۔

۶۔ وہ دونوں جہانوں میں میرے دل اور جان کا وفادار و مددگار دوست ہے۔ وہ (عالمِ عقل و جان کے آفتابِ نور کے مرتبے میں) باغِ عقل و دانش کی بہارِ نو ہے۔ جانوں کی حفاظت و سلامتی کے لئے (پائیدار) ذوالفقار ہے۔ (یہ صفات اس امر کی دلیل ہیں کہ) میرے امامِ عالی مقام کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

۷۔ وہ معجزۂ اعظم کی بات سمجھانے والی کتابِ ناطق اور خوشبوئے جنت کا (سدا بہار) گلاب ہے۔ وہ (ناقابلِ حل) عقلی سوالوں کے لئے (شافی) جواب ہے۔ ایسے میں میرے ہادیٔ زمان کا کوئی ہم صفت نہیں ہے۔

۸۔ وہ دنیائے عزت و آبرو کے آسمان کا (لازوال) آفتاب اور عالمِ علم و حکمت کے بادشاہ ہیں۔ وہ ساری دنیا کے لئے (مختلف سطح پر) فیاض ہیں۔ میرے آقا کا کونین میں کوئی ثانی نہیں ہے۔

۹۔ محبوبِ حقیقی دینی اُمور میں رہنمائی کرتے ہیں اور نورانی کلمات کے موتی بکھیرتے ہیں وہ آئینۂ خدا نما ہیں (اس لئے چشمِ باطن سے دیکھنے کے نتیجے میں) اُن کی مبارک ہستی میں خدا کی تجلیات کا مشاہدہ ہوسکتا ہے۔ (ایسے میں) میرے معشوقِ جان اپنی عظمت و بزرگی میں یکتا ہیں۔

۱۰۔ وہ عالمِ ظاہر میں آشکار ہیں۔ عقل و دانش میں (نیکنام و) نامدار ہیں۔ میری مصیبتوں اور تکلیفوں میں یار و مددگار ہیں چنانچہ میرے امام کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

۱۱۔ اے نصیر الدین! (اپنے محبوبِ حقیقی کی ظاہری اور باطنی شان سے متعلق) دل کی بات کو ظاہر کردو کیونکہ شرابِ نور نوش کرکے تو مست ہے تجھے (کسی سے) کیا ڈر ہوسکتا ہے۔ (حقیقت یہ ہے کہ) حوروں، پریوں، فرشتوں اور انسانوں کی لطیف و کثیف تمام مخلوقات میں میرے امامؑ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

ہنرِ عشق

۱۔ (اے سالک!) اگر تو دیدار کے لئے آرزومند ہے تو آ جا محبوبِ جان کے عشق و محبت کے روحانی ہنر سے آشنا ہو جا۔ (ہر قسم کی) بیگانگی چھوڑ کر نورِ توحید تک رسائی کے لئے اپنے اندر باطنی نظر پیدا کر۔

۲۔ محبوبِ حقیقی کو پانے کے لئے تو جسمانی پاؤں سے چل کر تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے جسمانی سفر کی ضرورت نہیں روحانی سفر سیکھ لے۔

۳۔ (اے متلاشی حقیقت! تو اپنے روحانی نصب العین کے حصول کے لئے فنائیت کے بھرپور احساسات کے ساتھ) گریہ و زاری کر اور اسے پکار لے تاکہ اُسے رحم آئے اور تیری ہستی میں آ جائے۔ محبانہ اشک افشانی اُسے پسند ہے اس لئے اپنے اندر عاشقانہ گریہ وزاری کی آواز پیدا کر۔

۴۔ اے سالک! یا آئینۂ دل کو صاف کر کے دل میں اس کا دیدار کر لے۔ (یاد رکھنا کہ) ساری حکمت کی کنجی عشقِ سماوی ہے اس لئے محبوبِ جان کے دیدار کے (روحانی و علمی) اثرات سے آشنا ہو جا۔

۵۔ یا اُسے اپنے دل سے فراموش نہ کر اس کو دن رات یاد کرتے ہوئے دائم الذکر ہو جاؤ۔ "تیری یاد سے میں غافل نہیں (بندا) تو (بھی) مجھے یاد کر" جیسے قرآن کے حکیمانہ و دانشمندانہ زرین فرمان سے آگاہی حاصل کر۔

۶۔ یا فرشتۂ عشق بن کر اپنے عالمِ شخصی میں صورِ اسرافیل بجا دو۔ اپنے دل میں موجود نورانی شیرخوار بچے کو بہلانے کے لئے اس کی الفت کے (روحانی) گیت کو اپنا لے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۷۔ (اے سالک! اگر تجھے دیدار کی تمنا ہے تو) روحانیت کے راستے اس کے قریب ہو جا اور اسکی معرفت کے اسرار پر مشتمل علم وحکمت سے آشنا ہو جا۔ دنیا کی (ناپائیدار) خبروں کو چھوڑ کر صرف عقل کی خبر سے آگاہ ہو جا۔

۸۔ یا صاحبِ نور کو بشریت کے لباس میں دیکھنے کی کوشش کر۔ (محبوبِ حقیقی کو) نورانیت میں پہچاننا دشوار ہے اس لئے ہوشیاری سے ظاہر سے باطن میں جانے کا ہنر سیکھ لے۔

۹۔ یا پھر اس کی محفلِ عشق ومحبت میں بیٹھنے کی عادت بنا لو اور الفت کی گفتگو سے آشنا ہو جاؤ۔ اپنے طائرِ عشق کی تربیت کے لئے اس کی پسندیدہ خوراک یعنی علم وعبادت سے دوستی پیدا کر۔

۱۰۔ یا ظاہری دیدار پر اس کے مقدس عشق کی بنیاد رکھ روحانی راستوں کو ان کی محبت کی راہ میں چل کر سیکھ لے۔

۱۱۔ اے سالک! یا صاحبِ نور کو اپنی جان کا محافظ بنا لو۔ اے نصیرالدین! ہوشیار ہو جاؤ۔ محبوبِ جان کے اسمِ مقدس کی جو تیری جان کے تحفظ کے لئے (حقیقی) تعویذ ہے پہچان حاصل کرو۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

کتابِ کائنات

۱۔ عشقِ الٰہی کی کتاب (کئی معنوں میں) گلاب کے ورق سے مشابہت رکھتی ہے۔ (اے سالک!) آجا پُرحکمت باغ و گلشن کے حسن و جمال کے درس کو پڑھ لے۔

۲۔ باغِ عالمِ شخصی کے ایک درخت پر (موجود) ایک پرندہ (فرشتہ، روح) کہہ رہا تھا "ہُو ہُو ہُو"۔ گلاب کی شاخ پر بیٹھ کر ایک (اور پرندے) نے "حق حق حق" کا کلمہ ورد کیا۔

۳۔ خدا کی قدرت کی دنیا ایک ایسی کتاب ہے جو عجائب و غرائب سے مملو ہے۔ زہے نصیب! اگر اس کتاب کا (حکیمانہ نظر سے) مشاہدہ کرنے کے لئے کسی کو بصیرت نصیب ہو جائے۔

۴۔ آفتابِ نور کے طلوع ہونے کی خبر سب سے پہلے پہاڑ کی چوٹی سے ملے گی۔ غروبِ آفتاب ہونے کے باوجود چوٹی پر روشنی کی شفق باقی رہتی ہے۔

۵۔ ستارے، چاند اور پوری کائنات تاریک ہو جاتی اگر قادرِ مطلق کائنات کے مرکز میں آفتاب کو چراغِ عظیم بنا کر روشن نہ کرتا۔

۶۔ (اے محبوبِ جان!) تو اپنے جلال کی آسمانی بجلی سے میرے الفتِ دل کے بادلوں کو رُلا دے۔ آجا آسمانی عشق کے چقماق سے چنگاری پیدا کر کے میرے عالمِ شخصی کو روشن و منور کر دے۔

۷۔ میں نے آسمان کا نیلگون خیمہ تیرے نور کی قدرت پر ہمیشہ سے قائم دیکھا اگر تو (ازل سے) ستون بن کر نہ ہوتا تو

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science

آسمان کا یہ خیمہ گر کر تباہ ہو جاتا۔

۸۔ (اے معشوقِ جان!) کہیں ایسا نہ ہو کہ سنگِ سرزنش سے تو میرے آئینۂ قلب کو توڑ دے۔ اگر تیرے حسن و جمالِ معنوی کا (عکاس یہ) آئینہ (اس سرزنش سے) ٹوٹ جائے تو مجھ سے منسوب نہ کر دینا۔

۹۔ کھانے اور سونے کے دریائے نفس پر قابو حاصل کر کے امن کے قلعہ (جماعت خانہ) میں پہنچ جاؤ وہاں تیرے لئے آسمانِ روحانیت سے نور کی تھالی نازل ہوگی۔

۱۰۔ عجیب بات ہے کہ (روحانی جہاد کے دوران) لشکرِ خدا کے ہتھیار نظر نہیں آتے تھے (مگر) خدا کی بے آواز بندوق خطا کے بغیر ٹھیک نشان پر لگ جاتی تھی۔

۱۱۔ علم وحکمت کے عجائبات سے مملو ایک دریا نظم کے قالب میں رکھ کر حقائق و معارف کا ایک سمندر اس کوزے میں اس طرح سما گیا کہ کوئی قطرہ باہر نہ گرا۔

۱۲۔ ایسی باکمال کتابِ کائنات کے ورق (کی خصوصیات) کو دیکھ کر، باغ میں نئے کھلے ہوئے خوشبودار گلاب کا ورق شرما ئے گا۔

۱۳۔ (اے معشوقِ حقیقی!) نصیر الدین کی طرح مجھے بھی تیرے درِ اقدس کا پروردہ کتا بنا دے۔ مجھے اپنے (انتہائی) فیاض درِ اقدس سے نکال کر اپنی رحمت سے محروم نہ کر۔

ہونزہ شاہ کریم کے عہد میں

(نوٹ: اس نظم میں علم وحکمت کی فراوانی کی پیش گوئی ہے۔)

۱۔ شاہ کریمؑ کے مبارک عہد میں ہنزہ علم وحکمت کی کان بن جائے۔ شاہ کریم کے عہد میں ظاہر و باطن کے ہر میدان میں بہتر سے بہترین ہو جائے۔

۲۔ شاہ کریم کے عہد میں آفتابِ نورِ الٰہی کی کرن ہنزہ کے طول وعرض میں طلوع ہوگی۔ (اس معجزے سے) علم وحکمت کی روشنی آہستہ آہستہ ہر طرف پھیلے گی۔

۳۔ (اے اہلِ ہنزہ!) شاہ کریم کے مبارک عہد میں نور کی کرنیں طلوع ہو کر آپ کے دلوں میں شادمانیوں کی بہارِ نو آئے گی۔ علم وحکمت کے اشجار سے (شیرین) میوے ہر طرف بکھر جائیں گے۔

۴۔ شاہ کریم کے مبارک عہد میں نورِ عقل طلوع ہو جائے وطن اس روشنی سے منور ہو جائے۔ دلوں میں ملک اور دین کے لئے ناموس پیدا ہو جائے۔

۵۔ شاہ کریم کے مبارک عہد میں ہمارے دل نور سے منور ہو جائیں۔ علم وحکمت کا راستہ ہموار ہو جائے وطن شاد اور آباد ہو جائے۔

۶۔ شاہ کریم کے عہد میں باہمی اتفاق (ہر کسی کو) عزیز ہو جائے۔ ہم سب کے دل ایک ہو جائیں۔ ساری عمر شادمانی میں گزر جائے۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۷۔ شاہ کریم کے عہد میں دلوں میں نیک نیتی آ جائے۔ اپنے یہاں اچھی عادت آ جائے۔ قوم کے اندر حصولِ عشقِ سماوی کی دعا ہو جائے۔

۸۔ شاہ کریم کے عہد میں ہمارے لئے (علم و ہنر کے) موتیوں کی بارش ہوگی۔ (ایسی) دولت کے آرزومندوں کو (ان موتیوں کے بارے میں) مطلع کرو۔ اے بزرگ اس خوشی میں دوبارہ جوان ہو جاؤ۔

۹۔ شاہ کریم کے عہد میں اہلِ عقل کی پیروی کریں اچھے کام کرنے کا عزم کریں۔ اپنے دلوں کو عالی ہمتی کے فولادی پہاڑ بنائیں۔

۱۰۔ (اے سالک!) شاہ کریم کے عہد میں وہ ہمارا (پدرِ روحانی) ہے اور وہ حاضر و موجود ہے (اس لئے) ہمیں کسی چیز کا غم یا کمی نہیں ہے چنانچہ اپنے دل سے سارا خوف مٹا دے۔

۱۱۔ شاہ کریم کے عہد میں مدرسوں میں علم و دانش کی روشنی ہے علم و ہنر سیکھنے کی رنگا رنگ محفلیں آباد ہیں۔ عقل و دانش کے خزانے میسر ہیں۔

۱۲۔ شاہ کریم کے عہد میں دین اور قوم کی بہبود کے لئے ساری زندگی قربان ہو جائے۔ شاہ کریم کے عہد میں ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے جان بھی نثار ہو جائے (تو پرواہ نہیں ہے)۔

۱۳۔ اے نصیر الدین! آ جاؤ قوم اور وطن کی یکجہتی کے لئے دعا کر لو۔ شاہ کریم کے مبارک عہد میں تیری جان قوم اور وطن ایک ہو جائیں اور ان کو (سلامتی اور) استحکام نصیب ہو۔

اے میرے دل کے مکین

۱۔ اے (معشوقِ جان اور) میرے دل کے مکین! میرے دل کو سہارا دے اور (باطن سے) ظاہر ہوکر مجھے دیدارِ اقدس سے فیض یاب کردے۔ تو میری چشمِ باطن کے سامنے جلوہ فگن نہ ہوا (جس کے باعث) دل بڑا بے قرار ہے اس لئے تو (ازراہِ شفقت وعنایت) ظاہر ہوجا۔

۲۔ اے معشوقِ جان! تیری الفت ویاد میں میری حالتِ جان غیر ہورہی ہے۔ اے میرے دل کے مکین! (تیرے دیدارِ اقدس کے لئے) فریاد کرتے کرتے میں بے صبر ہونے والا ہوں۔

۳۔ اے میرے دل کے مکین! اگر تو میری گریہ وزاری کو دیکھتے ہوئے مشغول ہوجاتا ہے تو پھر مجھے (اپنی الفت میں اور بھی زاروقطار) رُلا لے۔ تیری شادمانی مجھے عزیز ہے بھلا میں غمِ دل میں مبتلا بھی ہوجاؤں۔

۴۔ میں فقیر ہوں اور معشوقِ جان شہنشاہِ دوجہان ہے (میں نے اپنی مفلسی کا خیال کئے بغیر) پھر بھی اس کی دوستی کی مشقت کی ذمہ داری اُٹھالی۔ اے میرے دل کے مکین! دوستی کی آزمائشی سختیوں پر مجھ سے کہدو کہ "اچھا ہوا تو اس سزا کا مستحق تھا"۔

۵۔ اے علیٔ زمان! تو شہنشاہِ دین ہے اور صرف تو ہی میرا (حقیقی) دوست ہے۔ اے میرے دل کے مکین! تجھ سے میں لاکھ بار قربان ہوجاؤں۔

۶۔ اے میرے دل کے مکین! تیری یاد کی شادمانی میرے لئے جنت کی مسرتوں کی بنیاد ہے۔ تو میرا آقائے جان اور مظہرِ نورِ خدا ہے۔

۷۔ اے یارِ جانی! میں حیران ہوں کہ تو (کائنات وموجودات میں نہ سمانے والا نور) میرے دل کے تنگ خانے میں کس طرح سمو گیا ہے۔ اے میرے دل کے مکین! تو حکیمانہ اقوال کا استاد بن کر خود ہی گفتگو کرتا ہے۔

۸۔ اے میرے دل کے مکین! میری قابلِ رحم مناجات کا ئُراور عاجزانہ التجائیں تجھ سے سیکھی ہوئی ہیں۔ تو نے میری رگوں کو تارِ رباب بنا کر (نغمۂ عشق) پر بجایا ہے۔

۹۔ اے میرے دل کے مکین! تو بیچارہ نصیرالدین کو بہت جلد فراموش کر گیا۔ میرے دل میں تیرا نور ہمیشہ قیام پذیر ہو جائے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

شہنشاہِ جشنِ جواہر

۱۔ جواہرات میں خود کو تولنا کس کی مجال ہے۔ میرے یارِ روحانی کی شان و شوکت کا اور ہی کمال ہے۔

۲۔ حضرت سلطان ؑ کا اگر میں چشمِ ظاہر سے ہمیشہ دیدار بھی نہ کر سکوں تو مجھے کوئی غم نہیں کیونکہ دل میں اس کو یاد کرنا اسکے دیدار سے کم نہیں ہے۔

۳۔ میرے دل کی شادمانی کا آفتاب یقین کے آسمان میں عنقریب طلوع ہونے والا ہے (اس کے نتیجے میں ان شاء اللہ) مجھے اس کی دوستی نصیب ہوگی (اس لئے کہ عالمِ شخصی کا یہ اشارہ) ایک نیک شگون کی علامت ہے۔

۴۔ اے دل! ایک روحانی خوشخبری میں نے سن لی ہے تجھے مبارک ہو! پرنس علی سلمان خان کی (نورِ اہل بیت کی مثال پر) اب عالمِ شخصی میں تشریف آوری ہونے والی ہے۔

۵۔ کہاں مقدس بادۂ جنت اور کہاں عشقِ علی کی شراب۔ دن رات نوش کی جانے والی میری شرابِ محبت اور بھی حلال ہے۔

۶۔ اے امراضِ عشق کے طبیب! ہمارے وطن میں قدم رنجہ فرما۔ غمِ عشق سے چھلنی میرے دل (کی حالتِ زار) کو تو دیکھ کہ اس میں تیری مقدس محبت کا (گہرا) زخم ہو چکا ہے۔

۷۔ یارِ روحانی ہزار ظہورات میں ہمارے لئے جلوہ نمائی کرتا ہے۔ دنیائے حسن کے یکتا چراغ کے گوناگون ظہورات کی دنیا میں کوئی مثال نہیں۔

۸۔ (اے محبوبِ حقیقی!) تیرے در کا فقیر نصیر الدین تیری تلاش میں سرگردان ہے۔ اے سلطانِ دین! تو اُسے جلد ہی اپنی نورانی ملاقات سے نواز دے (یہ) اس کی التجائے محبت و چاہت ہے۔

صورتِ رحمان

۱۔ حضرت کریم (اپنے نور کے لحاظ سے عالمِ وحدت میں عارفین کو علمِ توحید دینے والا) روحانی وعقلانی استاد، زمانے کا علی اور سلطانِ دین ہے۔ ہمارے زمانے کا شہِ مردان بھی کریم ہے۔

۲۔ عالمِ ظاہر اور باطن میں ہزاروں نام بدلتے ہوئے درحقیقت صورتِ رحمان کریم ہے۔

۳۔ زمانے کے تقاضوں کے مطابق ایک انسانی شخصیت کو اپنے نمود کا لباس بنا کر حقیقی قرآنِ ناطق کریم ہے۔

۴۔ اے دانا سالک! ''ھوالظاہر'' کی قرآنی مثال کو سمجھ لو۔ (اس لئے کہ) عالمِ ظاہر میں خدا کی شانِ ظاہر کریم ہے۔

۵۔ اے عارف! اگر تم (کائنات وموجودات کی تخلیق کے راز) ''کاف اور نون'' (کُن) کو سمجھتے ہو تو مقامِ ازل پر امرِ کن کا فرمان (جو لفظی صورت میں نہیں زندہ نور کی صورت میں ہے) کریم ہے۔

۶۔ انسان کو جس طرح اشرف المخلوقات کی حیثیت حاصل ہے (اسی دلیل کی بنیاد پر) انسانوں کے مابین واحد اشرف ہستی کریم ہے۔

۷۔ محبوبِ جان نور کا ایک ایسا دریا ہے جس سے (اہل بصیرت کے لئے) علم وحکمت اور عشق ومحبت کے موتی برآمد ہوتے ہیں روح کو زیب وجمال بخشنے والے عقلی جواہرات کی کان کریم ہے۔

۸۔ وہ میرے لئے ایک ایسی شادمانی ہے جسے میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔ میری روح میں ہمیشہ مقیم محبوبِ جان کریم ہے۔

ISW
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۹۔ (مریدوں کی کامیابی اور سرفرازی اسی میں ہے کہ) دلوں میں محبوبِ حقیقی کے لئے مکمل عشق و محبت ہونی چاہئے، یہی کلی شرط ہے۔عشاق کے لئے اُن کا دین اور ایمان کریم ہے۔

۱۰۔ فتنوں کا طوفان آنے سے (اہلِ ایمان کے لئے) کیا غم ہوسکتا ہے (اس لئے کہ اس طوفان سے ظاہر و باطن میں نجات دلانے کے لئے) زمانے کا عقلی کشتی بان کریم ہے۔

۱۱۔ اے سالک! آ جا محبوبِ حقیقی کی معرفت حاصل کر تا کہ وہ تجھے تیرے دل میں ہی جنت دکھائے گا۔ جنّات کے مالک فرشتۂ رضوان (حضرت) کریم ہی ہے۔

۱۲۔ اے طالبِ حقیقت! آ جا اس کے کلمۂ تامہ میں ساری حکمت و طاقت کے سمونے کا عقلی معجزہ دیکھ لو۔علم و حکمت کی سمجھ سے بلند باتوں کو سکھانے والا فرمان کریم ہے۔

۱۳۔ اے عشاق! دیکھ لینا کہ علمِ روحانی کا قحط اب ختم ہونے والا ہے۔عقلمندوں کے لئے اشارہ یہ ہے کہ حضرت سلمان کا نمائندہ حضرت کریم ہے۔

۱۴۔ نصیرالدین کے دل میں موجود علم و حکمت کا استاد کوئی اور نہیں صرف نامدار سلطانِ دین حضرت کریم ہے۔

علی ہمیشہ ظاہر ہے

۱۔ ہمارے زمانے کا دینی آقا جو جوبلیاں منانے والا سرکار بھی ہے اس عہد کا علی ہے ہمارا امامِ وقت (اپنے وقت میں) حیدرِ کرار علی ہے۔

۲۔ اس کے پیروکاروں کے لئے دنیا میں کیا غم اور قیامت میں کس چیز کا دکھ ہے (کیونکہ) دنیا اور قیامت (دونوں) میں وہ مددگار علی ہے۔

۳۔ ہمارا محبوبِ حقیقی میدانِ قیامت کا مالک جنت کی کنجی اور (اسرار پر مشتمل علم وحکمت کے) کوثر کا ساقی ہے۔ مسرت و شادمانی کا (زندہ) چراغ اور ہمارا صاحبِ دیدار علی ہے۔

۴۔ وہ اسلام کی عظیم ہستی، عالمِ دین کا ستون ورہبر ہے۔ لشکرِ ایمان کی شان وشوکت اور سردار علی ہے۔

۵۔ بزمِ اہلِ جنت میں محبوبِ جان کے یک حقیقت ہونے کی شادمانیاں ہیں۔ نورانی چراغ اور دنیا کی حقیقی زینت علی ہے۔

۶۔ وہ میرے گوہرِ مقصود، نور کی تجلی اور (روحانی خوشبو دینے والا) مقدس پھول ہے۔ عالمِ عشق کا آفتاب اور میرا یارِ جانی علی ہے۔

۷۔ (عالمِ شخصی کے دونوں فرشتوں) ''نکیر اور منکر'' کو ان کے سوالات کا ایک آسان جواب دوں گا ہادیٔ زمان میرے لئے مظہرِ کل نورِ خدا علی ہے۔

۸۔ وہ بشریت میں انسان مگر (باطنی) شان میں ایک شہنشاہ ہے۔ باطنی نظر میں (اپنے ازلی نور کے توسط سے) وہ مختارِ کل

علی ہے۔

۹۔ ہماری محفل کے روحانی نغمے اس کی الفت کا ہُو حق ہے۔ہم سب اہلِ محبت (ہزار بار) قربان ہوجائیں (ہماری حقیقی) شادمانی علی ہے۔

۱۰۔ (اے سالک!) مولا کی کرامات کی باتیں (غور سے) سنو اس کی راہِ الفت کو سیکھ لو یادر کھو حضرت سلطان (اپنی تمام صفاتِ عالیہ کے ساتھ) زمانے کا علی ہے۔

۱۱۔ اے نصیر الدین! محبوبِ جان نے جو تجھے (ظاہری اور باطنی) دیدارِ اقدس سے نوازا ہے اس شادمانی میں اپنی (عزیز) جان کو قربان کردو۔حضرت امام سلطان محمد شاہ داتار علی ہے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اللہُ مولانا علی

۱۔ (زمانے کا علی) میری روحانی شادمانیوں کے مالک ہیں! اللہُ مولانا علی۔ وہ انوارِ پنجتن کا واحد جانشین ہیں، اللہُ مولانا علی۔

۲۔ وہ دنیا اور آخرت کا بادشاہ، آفاق اور انفس کے لئے پناہ ہے۔ وہ (اپنے نور کے لحاظ سے مختلف ادوار میں) تمام انبیائے کرام کے ساتھ گواہ تھے، اللہُ مولانا علی۔

۳۔ اے مالک! تو سب اولین سے اول اور عالمِ ظاہر میں ہمیشہ سے شاہِ زمان ہے تو انوار کی بارش برسانے والا (نورانی) آسمان ہے، اللہُ مولانا علی۔

۴۔ وہ لشکرِ اسلام کا نامدار، جوانمردی کا مالک اور دُلدُل سوار ہے۔ (جہالت کے لئے) اس کی ذوالفقار قہر کی تلوار ہے، اللہُ مولانا علی۔

۵۔ وہ کبھی بزرگ اور کبھی جوان بن کر دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور کبھی شیر خوار بچہ اور کبھی بادشاہ کے شخصی لباس میں جلوہ گر ہوتا ہے۔ وہ ہر دور میں صاحب زمان ہے، اللہُ مولانا علی۔

۶۔ وہ میرے دل کی مسرتوں کی روشنی ہے۔ اس کے نورِ مقدس کے جلوے گونا گون (اور از بس عجیب) ہیں۔ وہ تمام انسانی جانوں کے لئے (ہر قسم کے خطرات سے نجات دلانے والا) محافظ اور نگہبان ہے، اللہُ مولانا علی۔

۷۔ وہ توحید کی ذات کے لحاظ سے (کسی ابتداء اور انتہا کی صفت سے پاک اور) قدیم (ارتقائی مراحل سے گزار کر)

ارواح کو کامل بنانے والا کاریگر اور (انسانی) عقول کو تربیت دینے والا حکیم ہے۔ وہ نورانی کرامات کا کریم ہے، اللہ مولانا علی۔

۸۔ اے عشاق کا محبوب یارِجانی! تو ہمارے دلوں کی نورانی دنیا کی بہارِنو ہے۔تو (مردہ) روح کو جلانے والا عالمِ غیب کا نورانی تار (Telegram) ہے، اللہ مولانا علی۔

۹۔ وہ مقدس فرشتۂ عشق حضرت اسرافیل کا نغمۂ توحید اور سارے علوم (اور حکمتوں) کو سمونے والا کلمۂ نور ہے۔ (وہ) ظاہر و باطن کے تمام عوالم کا مشاہدہ کرنے والی کائناتی نظر (بھی) ہے، اللہ مولانا علی۔

۱۰۔ تو معجزات (کی پیچیدہ گھتیوں کو سلجھا کر) بیان کرنے والی (زندہ) اُمُ الکتاب، جان (کی آزمائش) کے لئے سوال اور عقل (کو تسکین دینے) کے لئے جواب ہے۔تو (مظہرِ نورِ علیؑ ہونے کے ناطے سے) بوالحسن اور بوتُراب ہے، اللہ مولانا علی۔

۱۱۔ تو میری روح کے چکور کو شکار کرنے والا بازِ عشق ہے اور اہلِ اسلام کے لئے مینارِ رحمت ہے اور اہلِ انکار کے لئے ہلاکت کی تلوار ہے، اللہ مولانا علی۔

۱۲۔ وہ قطرے میں دریا، بیتِ قلب میں ایک (حسین و جمیل روشن) دنیا اور ذرہ میں ایک آفتاب دکھانے کی (بھرپور) قدرت رکھتا ہے (تاکہ اُن کے اِن کرامات سے عشاق کو ایمانی قوت مل سکے)، اللہ مولانا علی۔

۱۳۔ (وہ صاحبِ امر ہونے کے ناطے سے) کلمۂ کُن کے ذریعے عالمِ شخصی کی کائنات کو پیدا کرتا ہے۔ آدم کی (خام) ہستی کو (نغمۂ عشق کے زور سے) ذرہ ذرہ کر کے اِن سے اس کی روحانی تخلیق کرتا ہے۔ (وہ ظاہری و باطنی ہر قسم کے) زخموں کے بیچ مرہم پیدا کرتا ہے، اللہ مولانا علی۔

۱۴۔ وہ ہزار سالہ مردے کو (علم وحکمت اور عشق وریاضت سے) زندہ کرتا ہے۔ ہر کسی کو آفت سے بِلا امتیاز نجات دلاتا ہے اور نرمی (اور خیر خواہی کے حکیمانہ ہتھیار) سے دشمن کو تھکا دیتا ہے، اللہ مولانا علی۔

۱۵۔ اے معشوقِ جان! تو نورانیت کا صاحب دیدار اور روحانیت کا صاحبِ شادمانی ہے۔ تو جواہرِ الفت کا (زندہ) بازار ہے (کہ تیرے سوا آسمانی محبت کہیں میسر نہیں)، اللہ مولانا علی۔

۱۶۔ اے جلوۂ توحید کا آئینہ! تو عالمِ ملکوت کا نورانی آفتاب ہے (جس کے باعث فرشتگانِ نور کی تجلیات سے جگمگا رہے ہیں) تو (انسانی) جانوں کے لئے سخی اور عقول کے لئے فیاض ہے، اللہ مولانا علی۔

۱۷۔ تو (حضرت) محمد کی جان اور عشاق کے لئے نورِ چشمِ باطن ہے۔ (اے معشوقِ حقیقی!) آ جا تو دردِ عشق کی دوائے اکسیر ہے، اللہ مولانا علی۔

۱۸۔ تیرے مقدس عشق کی تلوار کا دھار انتہائی تیز اور تیری محبت کی حقیقت بے حد گہری ہے۔ تیری باطنی شان اور عزت انتہائی عظیم ہے، اللہ مولانا علی۔

۱۹۔ اے نصیر الدین! معجزۂ توحید کے اسرار کو (مزید) بیان کرنا اب روک دے۔ تو محبوبِ جان کی زنجیرِ عشق کا اسیر ہے۔ تو نورانی دیدار کے جلوؤں کا ہمیشہ محتاج ہے، اللہ مولانا علی۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

آتشِ عشق

۱۔ اے آتشِ عشقِ سماوی! تو نایاب ہے، میری دلی آرزو ہے کہ تو میرے دل میں آکر فروزاں ہو جا۔ غمِ دل کے کانٹوں نے میرے دل کو چھلنی کر دیا ہے، میری تمنا ہے کہ نارِ عشق میں وہ سب جل کر راکھ ہو جائیں۔

۲۔ فرشتۂ عشق سے میں آشنا ہوں وہ بہت ہی نرمی اور لطافت کے ساتھ روح میں داخل ہوتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ وہ روح کا ستار بن کر ایک دفعہ میرے (باطنی) کان میں نغمہ سرا ہو جائے۔

۳۔ منزلِ دیدار تک نارسائی کے باعث محبوبِ جان کی ملاقات کے لئے دل انتہائی پیاسا ہے۔ میرا ارمان ہے کہ اس کی یاد میں رو رو کر خون کے آنسوؤں میں دامن رنگین ہو جائے۔

۴۔ (اے معشوقِ حقیقی!) کہاں میری قسمت کہ مجھ ایسے غریب کو دن بھر تیرا دیدار نصیب ہو۔ میری خواہش ہے کہ تیرے پُرلذت جلوے کا نظارہ کرتے ہوئے میرے دل کو اطمینان ہو جائے۔

۵۔ اے پُرحکمت و زندہ شجرِ طیبہ! تیرے شیرین (علم و حکمت اور ذکر و معرفت کے) میوؤں تک میری رسائی نہ ہوسکی۔ اے جانان! میری آرزو ہے کہ تیرے پاک سائے میں رہتے ہوئے تیری مقدس محبت کا پھل مجھے نصیب ہو جائے۔

۶۔ محفل روحانی میں صرف عشاق موجود ہوں اور تو اُس بزم میں روشن چراغ ہو جائے۔ میری تمنا ہے کہ ارمان اور عشق کے ساتھ ہم سب تیرا پروانہ بن جائیں۔

۷۔ آئینۂ دل پر آلائشوں کا دھول ہے، عشقِ سماوی کے رومال سے صاف ہو جائے۔ اے نارِ عشق! تو ظاہر میں بہت دور

چلی گئی ہے، (فنائیت کے لئے) میری آرزو ہے کہ تو آ کر میرے دل میں فروزان ہوجا۔

۸۔ اے بہارِ حسرت کے آفتابِ نور! تیرے پیاروں سے میں قربان ہوجاؤں۔ میری تمنا ہے کہ دل کے غموں کو دور کرنے کے لئے تو تبسم کی روشنیاں بکھیر دے۔

۹۔ تمام اسرارِ روحانیت سے، آسمانی محبت کی حکمت سے آشنا ہونے کے لئے اور تیری نزدیکی حاصل کرنے کے لئے میری آرزو ہے کہ میں شرابِ توحید نوش کروں۔

۱۰۔ (اے نورِ ازل!) تو لاتعداد بار کاملین کے شخصی لباس میں عالمِ ظاہر میں ہمیشہ سے زندہ و حاضر ہے، میری خواہش ہے کہ تو ہزار بار جوان سے بزرگ بن کر اور بزرگ سے شیر خوار بچے کے روپ میں جلوہ نمائی کردے۔

۱۱۔ تو ایک عجیب طائرِ نورانی بن کر عرشِ اعلیٰ میں مقیم ہے۔ میری دلی خواہش ہے کہ تجھ کو اپنے قریب لانے کے لئے بازوئے عقل کو آگے بڑھاؤں۔

۱۲۔ بیچارہ نصیر الدین کی خواہش ہے کہ اس کی جان و دل آتشِ عشق کی تپش میں جل کر فنا ہوجائے۔ اے آتشِ عشقِ سماوی! تو انتہائی نایاب ہے۔ میرا ارمان ہے کہ تو آ کر میرے دل میں فروزان ہوجا۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

مقدس عشق کا آغاز

۱۔ حاضر امامؑ (جو میرا معشوقِ حقیقی ہے،) کی آتشِ عشق (خوش بختی سے) میرے عالمِ شخصی میں داخل ہونے والی ہے۔ حاضر امام (طبیبِ روحانی ہونے کے لحاظ سے) وہ مرہم ہے جو میرے دل کے زخموں کے لئے دوائے اکسیر ہے۔

۲۔ (اے محبوبِ جان!) دنیا کی عارضی زندگی اگرچہ (کئی حوالوں سے) بہت شیرین ہے (مگر) تیرے مقدس عشق سے آشنا ہونے کی برکت سے میرا دل عنقریب دنیا سے بیزار ہونے والا ہے۔

۳۔ دولت کی مجھے ضرورت نہیں، (دنیا میں میری) عزت نہ ہو تو پرواہ نہیں۔ حضرت سلطان کی محبت سے مملو مناقب کے زیرِ اثر میرے لئے (علم و عرفان کے) عجیب و غریب زر و جواہرات بکھرنے لگے۔

۴۔ محبوبِ حقیقی کی دوستی نہ ہوتی تو مجھے اپنی قسمت سے گلہ ہوتا، حضرت سلطان کے (باکرامت) نام سے آشنا ہونے سے مجھے عجیب و غریب ایک گوہر نصیب ہوا ہے۔

۵۔ اے بادشاہِ دین! تیرے درِ اقدس پر میری غلامی کوئی بڑی خدمت ہرگز نہیں۔ اے زمانے کے مرتضیٰ علی میری روح تیرے لئے ہزار بار قربان ہو جائے۔

۶۔ (اے سالک!) علی کا نورانی معجزہ ہر مشکل کو آسان کر دے گا (اس کے لئے تو) ''یا علی'' خاموشی سے (تیرے دل میں) پڑھ لے یا بلند آواز سے۔

۷۔ تو قدرتِ الٰہی کی جانب سے آسمانِ روحانیت کی نو چھتوں کا نورانی ستون ہے۔ اے ولی عہد حضرت پرنس علی تیرا شجرہ

نورِ اہل بیت سے منسلک ہونے کے باعث ہمیشہ سے قائم ہے۔

۸۔ اے سالک! حاضر امام سے عشق ومحبت کے اظہار کو اپنے لئے فرض قرار دے اس لئے کہ اس کی دوستی کے بغیر (آج تک) کوئی بھی فرد خدا کے دوست کا مرتبہ حاصل نہیں کر سکا ہے۔

۹۔ اے نصیر الدین! دنیا کی تمام مصروفیتوں اور مشاغل کو چھوڑ دو اور (حضرت) سلطان کی صفت اور معرفت کے اعلیٰ موتیوں کو پرولو۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دورانِ جنگ کی ایک دُعا

۱۔ اے بادشاہِ دین (حضرت امامؑ) سلطان! یہ ہماری مصیبتوں کے ایّام ہیں ہماری روحانی دست گیری کردے۔ اے شاہِ مرداں! اپنی کرامت کا مشاہدہ کرا کر ہماری روحانی مدد کردے۔

۲۔ اے مشکل کشا مالک! آفتیں ہی آفتیں آپہنچی ہیں (اپنی روحانی طاقت سے) تو انہیں روک دے۔ اے مولا! جماعت کے لئے اپنی چاہت کے صدقے میں مشکل آسان کردے اور روحانی دست گیری سے نواز دے۔

۳۔ تیرے لئے ہم (حقیقی) تابعدار ہیں یا نہیں، بہرحال ہم تیری نورانی تائید و مدد کے لئے پُر امید ہیں۔ اے شاہِ شاہان! اب تیری (روحانی) مدد کے لئے ہم حاجت مند ہو چکے ہیں ہمیں اپنی روحانی تائید سے فیض یاب کردے۔

۴۔ (اے محبوبِ جان!) تیرے سوا اور کون ہے جو مصیبت کے وقت (ہماری) مدد کر سکے۔ اے نورِ یزدان! آفت کا وقت آن پڑا ہے اس لئے تو ہماری روحانی دست گیری کردے۔

۵۔ یا علی! روحانی حکمت کی ذوالفقار سے دشمن (جاہل) کو روک دے۔ (اے شاہِ دستگیر!) تیری ناچار روحانی اولاد اشکبار ہیں اس لئے روحانی دست گیری کردے۔

۶۔ اے قاضی الحاجات! ہمیں ایک ایسی عاجزانہ دعا سکھا دے جو تیرے حضور میں پسندیدہ ہو، ہم تیری شانِ اقدس کے قابل کسی التجا کی اہلیت نہیں رکھتے اس لئے بلند آواز سے تجھے پکارتے ہیں کہ ہمیں اپنی روحانی تائید و نصرت سے نواز دے۔

۷۔ عاجز نصیر الدین محبوبِ جان کے حضور التجا کرتا ہے، آمین ہو۔ اے امام الوقت آقا! اے بادشاہِ دین حضرت سلطان! تو ازراہِ فضل و کرم ہمیں اپنی روحانی مدد کے ذریعے سلامتی بخش دے۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

فدائیوں کا ترانہ

۱۔ اے فدائی! اگر وقت تقاضا کرے تو اپنے آپ کو (امامِ عالی مقام اور اس کی پیاری جماعت کی خوشنودی کے لئے) دینِ مبین کی راہ میں (ہر طرح سے) قربان کردو اور امامِ وقت کی محبانہ خدمت کے لئے آرزومند ہو جاؤ۔

۲۔ اے فدائی! پدرِ روحانی (امامِ عالی مقامؑ) کی خوشنودی کی راہِ خدمت میں شادمانی کے ساتھ اپنے آپ کو پیش کردو (اپنے آقا کی فرمانبرداری میں) قابلِ تقلید مثال قائم کرکے دنیا کو حیران کردو۔

۳۔ اے فدائی! منزلِ آخرین تک پہنچنے کے لئے (علم و عمل کی راہ میں) عالی ہمتی کا مظاہرہ کرتے رہو اور رکنے سے اجتناب کرو۔ اگر اس عمل کے دوران مشکل کا کوئی پہاڑ بھی آڑے آجائے تو اس مرحلے کو عبور کرنے کے لئے جہدِ مسلسل کرتے رہو۔

۴۔ اے فدائی! جب صاحبِ نور اور عقل کا مددگار تیرا (آقا) ہے تو تجھے کس چیز کا غم ہے۔ ہر دشوار کام کو دانائی کے ذریعے آسان کردو۔

۵۔ اے فدائی! اپنے عزیز ہم وطنوں کی عزت اور ادب کرو۔ (اس طرح ایک مثالی ماحول قائم کرکے) اپنے وطن کی زمین کو عزت کا آسمان بنادو۔

۶۔ اے فدائی! خود کو فرشتہ سیرت بنا کر دوسروں کو بھی نیک کاموں کی تلقین کرو۔ ہمیشہ خود احتسابی اور اصلاح کے ذریعے اپنے آپ کو حقیقی انسان بنادو۔

۷۔ اے فدائی! عمر بھر دین کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جانا۔ (اے امامِ عالی مقام کی روحانی اولاد!) آجا! (حکیمانہ

فرامین کے نکات پر (والہانہ) عمل کر کے حقیقی فرمان بردار ہو جاؤ۔

۸۔ اے فدائی! اگر تجھے علم وحکمت کی نارسائی کے باعث کوئی تاریک مقام نظر آئے تو اُس میں نورِ ایمان کے دیے روشن کر دو (اور) دوسروں کے لئے ایمان کی مثال بن کر اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دو۔

۹۔ اے فدائی! اگر تجھے وطن میں کوئی غریب اور محتاج نظر آئے تو اُس بیچارے کے لئے امداد کی کوئی صورت نکال دو۔

۱۰۔ اے نصیرالدین! تو اپنی (ساری) زندگی کو صاحبِ نور کے لشکر (جماعت) کی جسمانی اور علمی ترقی کے لئے بے دریغ قربان کر دو۔ اے فدائی! جب ضرورت پڑے تو خود کو دین کی ترقی کے لئے قربان کر دو۔

کچھ اشارات

۱۔ کل ایک عاشقِ صادق محبوبِ حقیقی کی شرابِ دیدار کے باعث سرمست ہو کر علیؑ زمان کی باطنی شادمانی کی مستی میں بڑا اشکبار تھا۔

۲۔ وہ احترامِ محفل کی خاطر خاموش تھا مگر (فنائیت کے احساسات کے زیرِ اثر اس کی) آنکھوں سے آنسوؤں کا حیرت انگیز طوفان جاری تھا۔

۳۔ اس کے پورے جسم پر زلزلۂ عشق کے باعث کپکپی طاری تھی اور ناچار و مفلس (سالک) کی ہڈیاں اور گودا بھی زلزال پڑھ رہے تھے۔

۴۔ (نفسانی موت کے تجربے کے زیرِ اثر) اس کی روح جسم سے پرواز کے لئے بالکل تیار تھی اور علیؑ زمان کی مقدس محبت کے زیرِ اثر خاک کی طرح عاجز ہو گئی تھی۔

۵۔ باطنی دیدار کی تجلیات سے اس کے لئے ایک عجیب معجزہ ہوا تھا۔ آسمانِ روحانیت سے ایک فرشتہ اس کے عالمِ شخصی میں نازل ہو چکا تھا۔

۶۔ (فنائیت کی خاطر) وہ عشقِ سماوی کے دریا میں ڈوبا ہوا تھا۔ اہلِ محبت کے درمیان اس کی ظاہری اور باطنی حالت مختلف ہو گئی تھی۔

۷۔ نورِ امامت کی روشنی میں باطنی دیدار کے اثرات سے وہ مدہوش تھا، علیؑ زمان کی نورانیت کے جلال و جمال سے آگاہ تھا

مگر احوالِ دنیا سے بے ہوش تھا۔

۸۔ وہ پوشیدگی میں صورِ اسرافیل کے (شیرین) نغمے کو باطنی کان سے سُن رہا تھا اور کرامؓ کاتبین سے (احوالِ روحانیت کے بارے میں) روحانی گفتگو سن رہا تھا۔

۹۔ اہلِ کرامت کی ہمیشہ سے جاری عادت کی طرح اُس کا منہ بند تھا مگر دل زمانے کے علیؑ کی معجزانہ گفتگو (سننے) میں مشغول تھا۔

۱۰۔ پُرلذت روحانی محفل میں سب کے سب مولا کے پرستار تھے جو اس کی شرابِ ذکر کی سرمستی میں مدہوش تھے۔

۱۱۔ نور اور روحانی مسرتوں سے مملو ایک عجیب وغریب محفل تھی۔ روح کے لئے روشنی اور عقل کے لئے زیب وزینت والی (بابرکت) محفل تھی۔

۱۲۔ عشاقِ علی کی ایسی معجزانہ محفل سے میں قربان ہوجاؤں۔ میں آپکی ایسی محبانہ اور پُرنور محفل کے لئے انتہائی آرزومند ہوں۔

۱۳۔ اے میری روح! (روحانی) پرواز کے ذریعے محبوب جان کی محفلِ عشق میں پہنچ جا میرے روحانی احباب کو تو وہاں پاؤ گی۔

۱۴۔ اے عشاق! آپ عشقِ سماوی کی بانسری کے نغمے کو میری آواز میں سن چکے ہیں۔ یہ (معجزہ) میری وجہ سے نہیں بلکہ (فنائیت کے لئے مائل) آپ کی روح کے جذبے کے باعث ممکن ہوا ہے۔

۱۵۔ معشوقِ جان کی محبت کی مستی میں عجیب وغریب عاجزی (پنہان) ہے۔ اس کے لئے احترام اور تعظیم بجا لانے کی انکساری میں بڑی (شیرین) مستی ہے۔

۱۶۔   عشقِ سماوی کی گریہ وزاری روح (کی انقلابی ترقی) کے لئے بارانِ رحمت ہے۔ اے عاشقِ صادق! (عشقِ جانان میں) ہمیشہ آنسو بہاؤ اور روٹھنے سے اجتناب کر۔

۱۷۔   اے نصیرالدین! بزمِ عشقِ سماوی کو کبھی فراموش نہ کرنا (کیونکہ یہ) مجلس نورِ امامت کے فرشتۂ عشق کی نظموں کی مجلس ہے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

روحانی لشکر

۱۔ (حضرت امام) شاہ کریمؑ شہنشاہِ دین ہیں اور ہم سب ان کے (روحانی) لشکر ہیں۔ ہم سب اطاعت گزاری کی لڑی میں موتیوں کی طرح ہمیشہ پروئے ہوئے ہیں۔

۲۔ ہم جہاں بھی ہیں سردارِ لشکر ہم سے الگ نہیں وہ دین کے نیک کاموں کو سکھانے کے لئے دانا وحکیم ہے۔

۳۔ عقلی منصوبہ بندی کے ذریعے ہم اچھے کاموں کو سرانجام دیتے ہیں جانوں کی بھی پرواہ کئے بغیر ہم قلعۂ دین کی حفاظت کرتے ہیں۔

۴۔ خدمتِ دین کے لئے ہم کمر بستہ ہو چکے ہیں اور تمام نفسانی آسائشوں کو دین کی خاطر ترک کر چکے ہیں۔

۵۔ ہمیں اپنی (عزیز) جان سے بھی زیادہ اپنے (دینی) رہبر کا فرمان عزیز ہے اور قوانینِ دین کے لئے ہمیں پُرحکمت قرآن محبوب ہے۔

۶۔ ہم نے دینی سرکار کی خوشنودی کے لئے خدمت کا عہد باندھا ہے اور موت کو پیشِ نظر رکھ کر قیامت کی تکالیف کو یاد کیا ہے۔

۷۔ (اے طالبِ حقیقت! یاد رکھنا کہ) عمر بھر کی بندگی امام الوقت کے پیروکاروں کی ایک (جسمانی، علمی و روحانی) خدمت کے برابر نہیں ہے۔ اے قوم کی خدمت سے غافل انسان! تو بہشت کی نعمتوں کے لائق ہی نہیں ہے۔

۸۔ دانشمندوں نے دین کی (بے لوث) خدمت کر کے روح کی (لازوال) شادمانی پائی ہے۔ نور کے زیرِ اثر جان کے پُرمسرت باغوں کی شادابی دیکھی ہے۔

IGW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

۹۔ قومی خدمت کر کے بہت سے لوگ روح کی (پائیدار) مسرت سے ہمکنار ہوئے ہیں۔ باطنی دیدار کی تجلیات اور عقلی زینت پا چکے ہیں۔

۱۰۔ اے مالک! تو ہماری جانوں کے لئے ہمیشہ فیاض ہے (اس لئے) ہم غلاموں کو تو کبھی بھی اپنے محلِ نورانیت سے بے دخل نہ کرنا اس کے باوجود کہ ہم سے تیری شانِ عالی کے لائق کوئی محبانہ خدمت بھی ادا نہیں ہوئی ہے۔

۱۱۔ (دعا ہے کہ) نیکی کے ہر کام کے لئے تو ہماری روح کے لئے پشت و پناہ بن جائے۔ ایسے (نیک) کاموں میں" آغاز ہمارے ہاتھ سے ہو مگر تکمیل تیرے مقدس باطنی ہاتھ سے ہو جائے۔"

۱۲۔ اے کھوکھلی بانسری! عشقِ سماوی کا (معجزانہ) سُر معشوقِ حقیقی کی پھونک اور اس کی انگلی کی برکت سے ہے اور (عارفانہ) نظموں کے یہ حسین موتی اُس کی نورانی تائید سے وجود میں آرہے ہیں، تو بس خالی ڈبیا ہے۔

۱۳۔ اے نصیر الدین! دین کی فلاح و بہبود اور استحکام کے لئے اپنی جان کو بے دریغ قربان کر دے۔ ہمارے دین کی شادمانیوں (اور کامرانیوں) کا دور اب ہمارے عہد میں قریب آچکا ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

دریائے عشق

۱۔ (اے محبوبِ حقیقی!) تو وحدتِ الٰہی کا نور ہے، روحانی معجزات کا طور ہے۔ تو دین اور دنیا کا وہ بادشاہ ہے جس کی نیک نامی میں ہر روز اضافہ ہوتا ہے۔ (اے معشوقِ جان!) تیری خاطر میں (ہزار بار) قربان ہو جاؤں، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۲۔ تو عالمِ عقل کی وہ کتابِ ناطق ہے جس میں دونوں جہانوں کے بارے میں ہر امکانی سوال کا جواب ہے۔ (تیری بے شمار صفات میں سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ) تو روح کی (لازوال) شادمانی کا (مہکتا زندہ) گلاب اور عالمِ بہشت کی شرابِ عشق ہے۔ (اے مطلوبِ جان!) میری جان تیرے لئے بار بار فدا ہو، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۳۔ تو میرے دل کی تازہ بہار ہے اور جان کی مسرتوں کا یار ہے۔ تو پاکیزہ عالمِ ملکوت اور عالمِ عشق کا ستارہ ہے اور بے قرار جانوں کے لئے روحانی قرار ہے۔ (اے محبوبِ حقیقی!) میں تیرے لئے قربان ہو جاؤں، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۴۔ تیرا مقدس وجود عالمِ ظاہر اور باطن دونوں پر محیط ہے تو محفلِ عشق میں بھی اور دریائے نور میں بھی جلوہ گر ہے۔ (اے مظہرِ نورِ خدا!) میری عزیز جان تیری راہ میں فدا ہو، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۵۔ اے دین اور دنیا کے سخی! تو پاک، صاف اور درخشان ہے۔ تو (ہمیشہ) زندہ اور حاضر ہے اور دونوں جہانوں میں حکمت کے ساتھ ظاہر ہے۔ میری جان تجھ سے بار بار فدا ہو، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۶۔ (اے معشوقِ جان!) از راہِ کرم قدم رنجہ فرما تیرے (پُرحکمت) اقوال بہت شیرین ہیں تو نورانی مخلوقات (فرشتگان) کا بادشاہ ہے۔ تو دانشمندوں کا برحق امامؑ ہے اور ہر زمانے میں حاضر و موجود ہے۔ میں تیری مقدس راہ میں فدا ہو جاؤں، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom Luminous Science Knowledge for a united humanity

۷۔ صورِ اسرافیل کی آواز روح کی شادمانیوں (اور کمال) کا ایسا (معجزانہ) نغمہ ہے جو (محبوبِ جان کی جانب سے) حصولِ معرفت کے لئے باطنی نظر اور کمالِ عقل کے لئے روحانی ہنر کی حیثیت رکھتا ہے (یہ سب تیری کرامات ہیں)۔ (اے محبوبِ جان!) تیرے لئے میں ہزار بار قربان ہو جاؤں، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۸۔ عالمِ شخصی کے کرامات کا نورانی خیال اور عالمِ غیب کا نورانی جمال تیری برکت سے ہے۔ اس عالم میں جو بھی حسین مخلوقات ہیں تو ان سب کی بہترین مثال اور دونوں جہانوں کے حسن کا کمال ہے۔ (اے نورالانوار!) میں تیری مقدس راہ میں قربان ہو جاؤں، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۹۔ تو عقل کی (بلند) شان اور نور کا (ازلی) نشان ہے، تو چشمۂ علم اور حکمت کی (ابدی) کان ہے۔ اے جانان! تو شاہِ زمان ہے تیرا مبارک عالمِ شخصی روح کے لئے شادمانیوں کا (نورانی) مکان ہے۔ تیرے لئے میں بار بار فدا ہو جاؤں، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۱۰۔ تو حضرت محمد مصطفٰی کی رحمت سے مملوذات اور حضرت علی مرتضٰی کی نورانی صفات کا برحق وارث ہے۔ تیرے حکیمانہ اقوال قند و نبات اور روح کے لئے آبِ حیات ہیں۔ (اے مطلوبِ جان!) تیرے لئے میری جان فدا ہو جائے، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۱۱۔ تو (ہر قسم کی لغزش سے پاک) حقیقی دعا اور امراضِ عشق کے لئے شفا ہے۔ تو پوشیدہ جہان کا آفتابِ نور اور نورانی معشوق کی دستارِ عزت ہے۔ تیرے لئے میری جان کی قربانی ہو جائے، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۱۲۔ (اے مطلوبِ موجودات!) تو خود ہی عالمِ ناسوت (جسمانی عالم)، عالمِ ملکوت، اور عالمِ جبروت ہے، (محض یہ نہیں بلکہ حقیقت میں) عالمِ لاہوت کی ذات بھی تو خود ہے۔ میری عاجز جان تیری راہ میں فدا ہو جائے، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۱۳۔ تو نور کی عرفانی شادمانیوں کی روشنی ہے۔ باغِ روح کے پھول کا (حسین) رنگ ہے۔ (اے معشوقِ حقیقی! ایسے میں)

باطنی حجابات کو اُٹھالے (اور میرے دل میں جلوہ گر ہوجا)، اگر کوئی بیگانہ ہے تو اُسے اس حقیقت کی کیا خبر ہوگی۔ تیرے لئے میں بار بار قربان ہو جاؤں، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۱۴۔ (نورِ ہدایت کے لحاظ سے) تو بزمِ معرفت کا چراغ ہے اور (حسن و جمال کے لحاظ سے) حور و غلمان اور لطیف نورانی فرشتہ ہے (مراحلِ فنائیت کے باعث) میرے دل میں عشق کا صور عنقریب بجنے کو ہے (اور جان کے ذرّے ذرّے میں) عشق کی بادِ نسیم چلنے لگی ہے۔ (اے محبوبِ حقیقی!) تیرے لئے میں بار بار قربان ہو جاؤں، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

۱۵۔ (اے سلطانِ دین!) تو عالمِ عشق کا دینی بزرگ ہے۔ اے وزیرِ نورِ نبوت! حقیقت میں تو خود بادشاہ ہے۔ اے فقیر! حقیقت میں تو خود ہی امیر ہے۔ اے نصیر الدین! تو شوق کے ساتھ کہہ دو تیرے لئے میں بار بار قربان ہو جاؤں، مرحبا شاہِ کریمؑ۔

شاہنشاہِ دین کے اوصاف

۱۔ اے (حضرت امام) شاہ کریم! تو حاملِ نورِ شہنشاہ ہے آ جا اور عشاق کو دیدار سے فیض یاب کر۔ تیرے نام ہزار ہیں مگر ذات کے لحاظ سے تو ایک ہے۔

۲۔ تو آلِ مصطفی زمانے کا حیدر اور مظہرِ نورِ خدا ہے اور تیرا نور ایک پاکیزہ شخصیت کے لباس میں ہمیشہ دنیا میں جلوہ گر ہے۔

۳۔ اے عالمِ دین کے آسمانِ روحانیت کا آفتابِ نور! تو دونوں جہانوں کی لطیف و کثیف مخلوقات کے لئے سخی ہے۔

۴۔ عقل کی نظر میں تو تمام موجود صفات میں بے مثال ہے اور (نورِ ازل کے لحاظ سے) مقدس توحید کی ذات میں لایزال ہے۔

۵۔ تو ازل سے ابد تک زندہ اور قائم و دائم ہے اور تمام جہانوں کا بادشاہ اور مظہرِ نفسِ واحدہ ہے۔

۶۔ تو دین اور دنیا میں ہمیشہ سے قائم و مستحکم بادشاہ ہے، مخلوق کے لئے محافظ اور انسانیت کے لئے پشت و پناہ ہے۔

۷۔ اے مالک! تو ہر کسی کے لئے مشکل کشا ہے اور تمام بلاؤں اور فتنوں میں امن دینے والا ہے۔

۸۔ اے بادشاہِ دین! ہمیں کسی آزمائش میں نہ ڈالنا نہیں تو ہمارے اعمال تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

۹۔ تیرے شخصی لباس کی زیب و زینت میں ہزار بار گونا گونی ہے (مگر) نور کی شان ہر دور میں (تغیر سے پاک اور) ایک تھی۔

۱۰۔ تو روحانی آسمانوں کو قائم رکھنے والا بلند (ومضبوط) ستون ہے زمین کو (اپنے وجود کو قائم رکھنے کے لئے) تیری قدرت سے ہر لحہ سہارا حاصل ہے۔

۱۱۔ اپنی معرفت کے لئے تو عشاق ہی کا انتخاب کرتا ہے۔ بعضوں کو مرضِ جہالت میں دیر تک گرفتار رکھتا ہے۔

۱۲۔ اے آسمانوں کی روحانی سلطنتیں بخشنے والے (سخی) مالک! تو روح کے جہانوں کو عنایت کرنے والا مہربان ہے۔

۱۳۔ ہمارے دل میں شادمانی کی ایک روشن دنیا دکھا دے، شیرین روحانی دیدار کا ایک پنڈال دکھا دے۔

۱۴۔ ایسی عاقلانہ زبان دے کہ ہم حق کی بات کر سکیں، چشمِ باطن دے تاکہ ہم توحید کے راستے کو پہچان سکیں۔

۱۵۔ (اے شاہِ دست گیر!) میں تیرے در کا فقیر تیری نورانی مدد کا محتاج ہو چکا ہوں۔ تیرا نصیرؔ تیری وکالت اور تیری دست گیری کا طلب گار و محتاج ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

مناجات

۱۔ اے مولا کریم! تو زمانے کا نورِ مجسم اور بائے بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم ہے۔

۲۔ اے صاحبِ نور! میں بہت ہی حقیر عاجز بندہ ہوں۔ اے آقا! مجھ ایسے بے چارے کی التجا منظور فرما۔

۳۔ میں مٹھی بھر خاک کی مانند عاجز ہو کر (اور) خطاؤں کے احساس کے زیرِ اثر بہت ہی شرمندہ ہو کر (تیرے حضور میں) آیا ہوں۔

۴۔ میں نے ساری زندگی (نفس کی لذت کی خاطر) کوتاہیوں میں گزاری۔ تیری مقدس معرفت حاصل کئے بغیر نہ جانے کیوں میں نے ساری جوانی گنوادی۔

۵۔ نہ جانے میں تیری پہچان کرانے والی نورانی محفل سے کیوں گریز کرتا رہا (اور) تیرے نورِ توحید سے رسائی کے لئے حقیقی فرمانبرداری سے کیوں انکار کرتا رہا۔

۶۔ میں تیری (حقیقی) عبادت سے عرصۂ دراز تک غافل رہا۔ افسوس ہے کہ میں قیامت (کے اعمال نامے) کو کیوں فراموش کر گیا۔

۷۔ نورانی دیدار کی تجلیات سے اپنے آپ کو کیوں محروم کر دیا۔ ناسمجھی میں روحانی شادمانیوں کو کیوں گنوایا۔

۸۔ افسوس ہے کہ میں نے بارہا دیدار کے (یقینی) امکانات کو گنوادیا اور ناسمجھی میں اپنی جان کی عزت کو (بھی) ضائع کیا۔

۹۔ میں نادان ناسمجھی کے دھول میں گم ہو چکا ہوں (چنانچہ) پشیمان ہوں پشیمان (اور) پشیمان۔

۱۰۔ اے مولا! تیری یاد سے میرا غافل ہونا نہ جانے یہ کیسے ممکن ہوا جبکہ تو صاحبِ الفت مجھے کبھی بھی بھولا نہیں ہے۔

۱۱۔ (اے مولائے مہربان!) میں ناسمجھی کے باعث تجھ سے دور چلا گیا ہوں اور تیری اطاعت سے راہِ فرار اختیار کر کے نادانی کے بیابان کی طرف (نکل گیا ہوں)۔

۱۲۔ تیری مقدس معرفت کے راستے سے میں بھٹک گیا ہوں اور تیری با کرامت یاد سے انتہائی بیگانہ ہو گیا ہوں۔

۱۳۔ غفلت کے تاریک بادل میں لاپتہ ہو چکا ہوں۔ اے آفتابِ نور! تیرے دیدار کے بغیر (تاریک) رات بن گیا ہوں۔

۱۴۔ (اے محبوبِ جان!) تو نے خود مجھے بیدار کیا جس کے باعث میں تیرے درِ اقدس پر پہنچا ہوں۔ پشیمان ہوں کہ میں جلد ہی خود (تیرے حضور میں) کیوں نہیں آیا۔

۱۵۔ اے پروردگارِ قاضی الحاجات! اپنی ذاتِ پاک کی وحدت کے حق میں اور اپنی صفات کی پاکیزگی اور اثبات کے حق میں۔

۱۶۔ ساری دنیا کو (لطیف انداز میں) اپنے اندر سمونے والے تیرے (مقدس) علم و حکمت کے حق میں اور آسمان کو قائم رکھنے والی تیری بردباری کے حق میں۔

۱۷۔ تیری توحید کے حق میں جس کی تعلیم نورِ نبوت نے دی ہے اور تمجید کے حق میں جس کی تعلیم نورِ ولایت (امامت) نے دی ہے۔

۱۸۔ (جلالی) فرشتوں کے ذریعے ادا ہونے والے (عارفانہ) ذکر کے حق میں اور تیری معرفت کے متلاشی سالکین و عاشقین کی الفت بھری فکر کے حق میں۔

۱۹۔ بزرگی کے مقام پر باطنی مشاہدے میں آنے والے نور کے حق میں اور تیرا دیدار کرنے والے حضرت موسیٰ کے کوہِ عقل کے حق میں۔

۲۰۔ جن عشاق نے تیرا دیدار کیا ہے ان کی شادمانی کے حق میں اور اُن اہلِ محبت کے غمِ عشق کے حق میں جو ہنوز دیدار کی نعمت سے فیض یاب نہیں ہوئے ہیں۔

۲۱۔ تمام (ظاہری و باطنی) علوم کے مرکز ومنبع قرآن کے حق میں اور تمام اہلِ ایمان کے ایمان کے حق میں۔

۲۲۔ (خدا کی راہ میں) جان قربان کرنے والے (ظاہری و باطنی) شہیدوں کے خون کے حق میں۔ الٰہی! رحمتوں کے قانون کے حق میں۔

۲۳۔ تیری (مقدس) یاد کے حق میں جو روح کے لئے نور کا وسیلہ ہے۔ اور آنسوؤں کے ساتھ کی جانے والی عاشقانہ فریاد کے حق میں۔

۲۴۔ اے مالک! میری فریاد کو اپنے مقدس دین کے حق میں منظور فرما دے اور جماعت (کی زبان سے ادا ہونے والے) عاجزانہ آمین کے حق میں۔

۲۵۔ خداوندا! میں تیرے درِ اقدس کا (محافظ) ایک کتا کی مثال ہوں۔ جماعت کے نقشِ پا کی مٹی کا ایک ذرّہ ہوں۔

۲۶۔ اے جان کے غفار! میری خطاؤں کو بخش دے (اور) اے حقیقی ستار! میری کوتاہیوں پر پردہ ڈال۔

۲۷۔ میرے دل پر لگے ہوئے جہالت کے زنگ کو مٹا دے اور میرے دل کو جو ہمیشہ غفلت میں خوابیدہ ہے، بیدار کر دے۔

۲۸۔ پرلذت دیدار کے لئے میرے دل کو بے قرار کردے اوراس کے سوادیگر آرزؤں سے نجات دلادے۔

۲۹۔ اے جانان! اپنے مقدس علم ومعرفت سے مجھے آشنا کردے اور اے جوہرِ عقل! مجھے اپنی (مقدس) صفات اور ذکرِ خاص کے بارے میں (خوابِ غفلت سے) بیدار کردے۔

۳۰۔ میری روح کی کان سے غفلت کا پردہ ہٹادے اور مجھے مقامِ ازل کے نورانی معجزات کے اقوالِ زرین بتادے۔

۳۱۔ مجھے اپنی محبانہ بندگی کی شادمانی سے آشنا کردے۔ اپنی شیرین یاد کی روحانی مسرت سے آگاہ کردے۔

۳۲۔ مجھے کبھی بھی اپنی بندگی کی فنائیت سے دوچار کردے۔ اور کبھی اپنی خوشبوئے عشق کی مستی سے فیضیاب کردے۔

۳۳۔ موسمِ بہار کے بادلوں کی طرح مجھے (اپنے مقدس عشق ومحبت میں) رُلادے اور مسرت وسرور کے (زندہ) پھول میرے دل میں کِھلادے۔

۳۴۔ (اے معشوقِ جان!) اپنے ساتھ میرے دل اور جان کو مکمل آشنا کردے اور اپنی آتشِ عشق کی تپش پر میری روح کو پگھلا کر فنا کردے۔

۳۵۔ مجھے دن رات توحید کی تعلیم دے اور اپنی شیرین محبت کا احترام اور اپنے نور کی تعظیم سکھادے۔

۳۶۔ تو ہمیشہ الفت کی روح بن کر میرے دل میں داخل ہوجا۔ میرے بیچارہ دل سے کبھی بھی دور نہ ہوجا۔

۳۷۔ افسوس ہے کہ (تیرے لائق) ادب کی باتیں میں سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اے استادِ عقل! آجا مجھے (علم وحکمت بھری) شیرین کلامی سکھادے۔

۳۸۔ میری پر لذت نیند کو جلا کر اپنی مقدس یاد میرے دل میں پیدا کر دے۔ میرے دل کو بھٹکنے نہ دے اِسے اپنے حفظ و امان میں رکھ دے۔

۳۹۔ اے فیاض آقا! مجھے عمر بھر (تیری پاک ذات کی) توصیف کرا دے جب تک میں زندہ ہوں تجھ سے غافل ہونے نہ دے۔

۴۰۔ اے فیاض (بادشاہ)! آخرت میں مجھے اپنے دربارِ نورانیت میں داخل کر دینا۔ نورِ وحدت کی تجلیات کے گھر میں مقام عنایت کرنا۔

۴۱۔ جماعت کے دلوں میں نیک کاموں کے لئے اتحاد پیدا کرنا۔ دلوں کے خیالات کو اپنی ذاتِ اقدس کی طرف رجوع کرا دینا۔

۴۲۔ (جماعت کو) نور کے ظاہری اور باطنی دیدار سے فیض یاب کر دینا۔ ان کے غمِ عشق، گریہ اور آہوں کو (وصلِ جانان کے ذریعے) مٹا دے۔

۴۳۔ اے شاہنشاہ! ہماری کم عبادت کو زیادہ شمار کرا۔ اے کریم! ہماری عادات کی درستگی کرا۔

۴۴۔ ہم جسمانی اور روحانی میدان میں محتاج ہیں۔ تو ہماری حاجت روائی کر۔ (مگر) جو چیز تجھ سے ہمیں دور کرتی ہے ہمیں نہ دینا۔

۴۵۔ ہمیں ہمیشہ (اپنے حسن و جمال کی تجلیات کے مشاہدے کے لئے) آئینۂ معرفت دکھا دے۔ ہزار رنگوں والے اپنے نورانی چہرے کا آفتابِ نور دکھا دے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۴۶۔ اے (روحانی) مددگار! (دنیوی اور روحانی) بلاؤں سے ہمیں نجات دینا (اس لئے کہ) تو ہمیشہ دین اور دنیا کا عقلانی سرکار ہے۔

۴۷۔ ہمیں ہمیشہ عقل کے کاموں کی نیت (اور ہمت) دے۔ ہمیشہ تیرے درِ اقدس پر صرف نیکی کی التجا کرنے کی توفیق دے۔

۴۸۔ اپنے مقدس نورانی دامن کو ہمارے (عاجز) ہاتھوں سے کبھی نہ چھڑا دینا۔ رحم کرکے اپنے توحید کے راستے سے ہمیں گمراہ نہ کردے۔

۴۹۔ (اے قاضی الحاجات!) نصیر الدین کو تو نے خود عاجزانہ مناجات سکھائی ہے۔ اے بادشاہ اس کے (ان) تمام حاجتوں کو منظور فرما دے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

طلبِ دیدار

۱۔ اے (مہربان) مولا! اپنی عنایت اور شفقت سے مریدوں کو دیدارِ اقدس سے نوازنے کے لئے تشریف لا۔ اس لئے کہ عشاق تیری چاہت میں انتہائی بے قرار ہیں۔ اے آقا! یا نورانی خیالات میں ہمیں اپنے (باکرامت) حضور لے جا۔ اے مولا! روحانی کشف کے ذریعے ہمیں اپنی پُرحکمت محفل میں پہنچا۔ اے آقا! دیدارِ اقدس کے لئے ہمیں انتہائی پیاس لگی ہے رحم کر۔ یا نورِ کریم! اپنی پُررحمت دیدار سے ہمیں جلد فیض یاب کر۔

۲۔ اے سلطانِ دین! تیرے مبارک دیدار کے لئے کی جانے والی عاشقانہ مناجات کو منظور فرما۔ اپنے پُرنور چہرۂ مبارک کی شعاؤں سے ہماری روح کی غفلت کی تاریکی کو مٹا۔ اہلِ محبت کو عشقِ سماوی کی بدولت ہونے والی کرامات کو نمایاں طور پر دکھا۔ (اے محبوبِ جان!) آتشِ عشق کی تپش پر کباب ہونے والے ہمارے دل کے حالات سے تو خوب آگاہ ہے۔ یا نورِ کریم! اپنی پُررحمت دیدار ہمیں جلد عنایت کر۔

۳۔ اے مولا! تو اہلِ محبت کی عاجزانہ فریاد کو سنتا ہے۔ تیری نورانی رحمت سے ہمارا وطن (ظاہری اور باطنی طور پر) آباد ہوجائے۔ تیرے عشاق دونوں جہانوں میں آباد ہوجائیں۔ اے فیاض حکمت کے استاد! تو اپنے مریدوں کو دونوں جہانوں کی نعمتوں کی آسائشات سے نواز دے۔ یا نورِ کریم! اپنی رحمت سے مملو نورانی دیدار سے ہمیں جلد نواز دے۔

۴۔ اے فرشتۂ نور! تو ایک نورانی جوان بن کر آجا۔ اے پُرحکمت آفتابِ نور! ہمارے وطن پر (اپنی تمام ظاہری و باطنی برکات کے ساتھ) ایک دفعہ طلوع ہوجا۔ اے دریائے عقل! تشریف لا کر ہماری روح کے پُرمسرت باغوں کو شاداب و آباد کردے۔ اے خزانۂ ازل! روح کی دولت سے ہمیں مالامال کردے۔ یا نورِ کریم! اپنے دیدارِ رحمت سے ہمیں جلد مستفیض کردے۔

۵۔	تو ہماری چشمِ باطن کا نور اور حسینانِ عالم کا سردار ہے۔ پُرمسرت بہشت کی لازوال روحانی شادمانی ہے۔ ہماری جان ،روح اور عقل کا وفادار و شیرین یاد ہے۔ روحانی شہنشاہ اور اہلِ محبت کی جان کا مددگار ہے۔ یا نور کریم! جلد تشریف لا کر ہمیں اپنے دیدارِ رحمت سے فیض یاب کر دے۔

۶۔	تو آسمانی علم کی کتاب، عقلی قلم اور نورانی قرآن ہے۔ دانائی کے اقوال کو تول کر بتانے والا پُرحکمت فرقان ہے۔ روح کی بلند صفات میں ہمیشہ سے کامل و مکمل انسان ہے۔ مالکِ دو جہان کا نور مگر جسمانی لحاظ سے شہنشاہ ہے۔ یا نور کریم! جلد تشریف لا کر ہمیں رحمتوں سے مملو دیدارِ اقدس سے نواز دے۔

۷۔	تو الفت بھری میری قلبی دنیا کی مسرتوں کے محل کا شہزادہ ہے۔ ازل سے زندہ حالت میں کھلا ہوا روح کا خوشبودار گلِ صدرنگ ہے۔ عارفین کی فکری تاریکی کے لئے عقل کا پاکیزہ نورِ ہدایت ہے۔ اے زمین و آسمان کے نور! تو (صرف عالمِ علوی میں ہی نہیں بلکہ) دنیا میں بھی معروف و نیک نام ہے۔ یا نور کریم! جلد ہی قدم رنجہ فرما کر ہمیں دیدارِ رحمت سے نواز دے۔

۸۔	تو روحانی لشکر کا وہ (عظیم) افسر ہے جو روح کے شہروں کو (عوالمِ شخصی کو اپنی سلطنت میں شامل کرنے کے لئے) روحانی جہاد کے ذریعے فتح کرتا ہے۔ تو دین کی حقیقی حفاظت کے لئے دنیائے جوانمردی کا علیؑ حیدر ہے۔ تو سارے ادیان کے رہنماؤں کے لئے حکیمانہ رہبر ہے۔ تو میدانِ قیامت کی عظیم ہستی، عدل و انصاف کا مالک اور کوثر (تاویلِ خالص، اعلیٰ ترین علم وحکمت)تقسیم کرنے والا ساقی ہے۔ یا نور کریم! رحمت کے دیدار سے ہمیں جلد فیض یاب کر دے۔

۹۔	تو چشمِ باطن کے ذریعے ہمیں اپنے نورانی جمال کی رنگارنگی دکھا دے۔ تو نورانی جلوؤں کو بدل بدل کر اپنے حسنِ معنوی کی تمام مثالوں کو نمایاں کر دے۔ عشقِ سماوی کے حکیمانہ اسرار میں عقل کے کمالات عنایت کر دے۔ روح کی تعلیم میں اپنے جلال اور عظمت کی اقدار سکھا دے۔ یا نور کریم! جلد تشریف لا کر اپنی رحمت کے دیدار سے ہمیں مستفیض کر دے۔

۱۰۔ (اے معشوقِ حقیقی!) عشاق کی دلی تمنا ہے کہ تیرے ارد گرد طواف کرنے کی سعادت حاصل ہو (اور یوں) تیرے عشق کی شیرین مستی میں مست ہو جائیں۔ شرابِ محبت کی سرمستی میں دیوانہ ہونے کی آرزو ہے۔ تیرے نور کے بیگانوں سے دلی طور پر بیگانہ ہو جائیں۔ یا نور کریم! اپنی رحمتوں سے مملو دیدارِ اقدس سے ہمیں نواز دے۔

۱۱۔ (اے محبوبِ حقیقی!) دیدارِ اقدس کے لئے میرا دل تیری محبت کا پیاسا ہے۔ یا دیدارِ ظاہری عنایت کر یا گوشۂ دل میں جلوہ فگن ہو جا۔ طائرِ روحانی کے نغمے میں یا پھول کی خوشبو میں پنہان ہو کر آ جا۔ اے نصیرالدین! دیدارِ اقدس کی آرزو میں آنسو بہاتے ہوئے (عاجزانہ) التجا کر۔ یا نور کریم! برکات سے مملو دیدارِ اقدس سے ہمیں فیض یاب کر دے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

تم دل میں جا کر دیکھو

۱۔ (اے اہلِ محبت!) تم اپنے عالمِ شخصی میں جا کر دیکھو کہ کیا شاہِ زمان تشریف لا چکے ہیں؟ کیا انوار کی کان ایک نورانی کتاب لے کر قدم رنجہ فرما چکے ہیں؟

۲۔ روحوں کی بدحالی کو دیکھ لو جانوں کی حالت غیر ہونے والی ہے۔ کیا لوگوں پر ترس کھا کر جانِ جہان تشریف فرما ہو چکا ہے؟

۳۔ (اے سالک!) جسم کی دنیا کو کچھ لمحات کے لئے چھوڑ کر عالمِ عقل کا بغور جائزہ لو کہ کیا دنیائے عقل کے (زندہ) چراغ اور جانوں کی جان کی تشریف آوری ہو چکی ہے؟

۴۔ پہلے اختلاف تھا اب دل صاف ہو نگے۔ کیا مظہرِ نورِ خدا اور وحدت کی شان جلوہ فگن ہو چکا ہے؟

۵۔ ساری دنیا کو غور سے دیکھو ایسا روحانی بادشاہ کہاں موجود ہے۔ کیا دونوں جہانوں کے فیاض اور بادشاہوں کے بادشاہ کی تشریف آوری ہو چکی ہے؟

۶۔ وہ دین کی خوشحالی کے مالک اور عشاق کے دل کا نور ہے۔ کیا عارف کا تاجِ معرفت اور نورِ عیان تمہارے دل میں جلوہ فگن ہو چکا ہے؟

۷۔ اے مومن تیرا دل خود ایک معجزہ ہے اور جنت کی شادمانی کی کان ہے۔ کیا ذکرِ خدا کی کنجی لے کر زمانے کا نور تیرے دل میں جلوہ گر ہو چکا ہے۔

۸۔ آج میرا دل شادمان و مسرور ہے ایک عجب روح پرور خوشی ہے۔ کیا جنت کی مسرت و شادمانی لے کر جان کے سخی

تشریف لا چکے ہیں؟

۹۔ امن کی ایک امید آئی ہے۔شور وفساد کا خاتمہ ہونے والا ہے۔حکمت ودانائی کی راہ کو دیکھو کیا صاحبِ امن وامان کی مبارک آمد ہو چکی ہے؟

۱۰۔ گنجِ مخفی اس کے سوا اور کوئی نہیں (وہ خود اس مرتبے کا مالک ہے) وہ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی۔کیا ایک نورانی جوان بن کر (زندہ) پوشیدہ خزانہ تشریف لا چکے ہیں؟

۱۱۔ غفلت کے موسمِ سرما سے بیزار ہوں (اس لئے کہ) جان کی شادابی رخصت ہوگئی۔جان کی بہار لے کر کیا رحمت کا آفتاب ہمارے لئے جلوہ گر ہو چکا؟

۱۲۔ صرف عشقِ سماوی کا پاکیزہ اور نفیس کا مکان میرے محبوبِ جان (کی رہائش) کے قابل ہے۔اے میری روح تو دیکھ لے کہ کہیں یارِ جانی کی آمد ہو رہی ہے؟

۱۳۔ وہ مدد اور غمگساری کے لئے میری مصیبتوں کا دست گیر ہے۔کیا روحِ جاناں روحوں کی ایک کائنات لے کر تشریف فرما ہو چکے ہیں؟

۱۴۔ محبوبِ جان آفتابِ نور بن کر (کبھی غروب ہوئے بغیر) ازل سے طلوع حالت میں ہے اور تو نے اپنی ہستی کو اپنے لئے سایہ بنایا ہوا ہے۔اے نصیرالدین! تو کیوں کہتا ہے کہ کیا شاہِ زمان تشریف فرما ہو چکا ہے؟

نورہ ہرلتن دیارڈ

۱۔ (آسمانِ نور سے) نورانی بارش برسنے سے عالمِ شخصی میں خوشحالی ہوگی۔ نور کی بارش برسنے سے عقل کا چمن آباد و شاداب ہوگا۔ (اے آسمانِ نور!) نور کی بارش برس جا، علم کی بارش برس جا۔

۲۔ اگر شاہِ زمان (علمی اور عقلی) رحمتوں کا آسمان بن کر تشریف لائیں گے تو نور کی بارش برس کر جسم و جان کی ہر شے میں نئی زندگی اور تازگی آئے گی۔ (اے آسمانِ نور!) نور کی بارش برس جا (اور) علم کی بارش برس جا۔

۳۔ (اپنے دامن میں جسمانی اور روحانی فیوض و برکات لے کر) جب نورانی بہار آئے گی تو نورانی بارش برسے گی اور زمینِ جان، باغِ ذکر اور ظاہر و باطن کی ہر شے منور ہوگی۔ (اے آسمانِ روحانیت!) نور کی بارش برس جا اور علم کی بارش برس جا۔

۴۔ نورانی بارش برسنے سے روحانی انقلاب آئے گا جس سے بے شمار ارواح حرکت میں آئیں گی۔ ایسے میں علمی گفتگو حکمتِ قرآن کی صورت اختیار کرلے گی۔ اے آسمانِ عقل و جان! نور کی بارش برس جا، علم کی بارش بارس جا۔

۵۔ نورانی بارش برسنے سے تفکر اور تخیل کے بادل چھا گئے آسمانِ عشق اب برسنے لگا۔ (ایسے میں مومنِ صادق کے دل میں موجود) سرو اور چنبیلی کے حسن و خوشبو میں حیرت انگیز اضافہ ہوگا۔ (اے نورِ مہربان!) نور کی بارش برس جا علم کی بارش برس جا۔

۶۔ نور کی بارش برسنے سے عاشقِ صادق کے عالمِ شخصی کے گلہائے عقیدت کی سیرابی اور شادابی ہونے لگی۔ ایسے میں مالکِ باغ شادمان ہوگا۔ اے آسمانِ روحانیت! نور کی بارش برس جا علم کی بارش برس جا۔

۷۔ بنفشہ کے پھولوں پر موجود شبنم کے موتی عاشقِ صادق کے عاشقانہ آنسوؤں کی مانند ہیں۔ نورانی بارش کی نمی سے ان کے

حسن میں اور اضافہ ہوگا۔اے آسمانِ نور! نور کی بارش برس کر اور علم کی بارش برس کر۔

۸۔ میرے دل کی کلی پیاس کی شدت سے مرجھا کر رو رہی تھی۔اب نور کی بارش کے زیرِ اثر سیدھا ہو کر پھول بن جائے گی۔ (اے آسمانِ عشق!) نور کی بارش برس جا اور علم کی بارش برس جا۔

۹۔ موسمِ خزان میں (دل کی) زمین مرگئی تھی اب اس کی جان میں بہار آگئی۔نور کی بارش برسنے سے اب آباد و شاداب ہو گی۔(اے آسمانِ روحانیت و عقلانیت!) نور و علم کی بارش برس جا۔

۱۰۔ (اے سالک!) عشق کی (بے حساب) لذت کو دیکھ لو۔عقل کی حسین شادابی کو دیکھ لو۔نور کی بارش برسنے سے عالمِ شخصی میں تعمیر و ترقی ہوگی۔(اے آسمانِ نور!) نور کی بارش برس جا علم کی بارش برس جا۔

۱۱۔ نور کی بارشوں کے لئے دریا بھی (اپنے وجود کے تسلسل اور ترقی کے لئے) محتاج ہے۔نور کی بارش برسنے سے عدن کا (بے مثال) موتی (بھی) ہنس پڑے گا۔نور اور علم کی بارش برس جا۔

۱۲۔ باغِ علم کے گوشے میں میری خودی گویا ایک درخت کی مثال ہے۔نور کی بارش برسنے سے (اس کا) تنا اور شاخ دونوں میں شادابی آئے گی۔نور کی بارش برس جا اور علم کی بارش برس جا۔

۱۳۔ ہمارے دل میں الفتِ شیرین اور (علم و حکمت کا) پاک و صاف چشمہ ہو۔نور کی بارش کے زیرِ اثر (مریدوں کی اس ترقی سے) زمانے کا بادشاہِ دین مسرور و شادمان ہوگا۔(اے آسمانِ عقل و جان!) نور اور علم کی بارش برسا کر دونوں جہان کو ظاہری اور باطنی فیوض و برکات سے فیض یاب کرو۔

۱۴۔ بے چارہ نصیر الدین کی روح علم و حکمت کی بارش کے زیرِ اثر ہے۔نور کی بارش برسنے سے تر و تازہ ہو جائے گی۔(اے آسمانِ حکمت!) نور اور علم کی بارش برسا (تاکہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر مریدوں کی روحانی اور علمی ترقی ہو سکے)۔

دُکو ماآلہ جیہ یار

۱۔ اے یارِ جانی! تو (ظاہری اور باطنی) شان وشوکت کے ساتھ چین جا کر واپس تشریف لائے (خوش آمدید)۔ عقل کی دولت کے ساتھ چین جا کر واپس آئے اے یارِ جانی (خوش آمدید)۔

۲۔ خوابِ غفلت سے دنیا کو ہلا کر خوب بیدار کیا۔ اے یارِ جانی! دینی حکمت کے ساتھ چین جا کر واپس آ گئے خوش آمدید۔

۳۔ اے یارِ جانی! تیرے نورانی اقوال کے موتیوں کو دیکھ کر سارے لوگ حیرت زدہ ہیں۔ قدر وعزت کے ساتھ چین جا کر واپس آئے (خوش آمدید)۔

۴۔ اے یارِ قلبی! تیرے مبارک قدم کی بدولت ہر مقام پر بے شمار برکتیں میسر ہیں۔ روحانی برکت کے ساتھ چین جا کر واپس آ گئے (خوش آمدید)۔

۵۔ تیری ملاقات (گویا) روح کا ایک جہان ہے اور تیرا (نورانی) تبسم ایک جنت کی طرح ہے۔ اے یارِ جانی! عشقِ سماوی کی جنت کے ساتھ چین جا کر آ گئے (خوش آمدید)۔

۶۔ اے یارِ جانی! (تو) جان کے لئے رحمت عقل کے لئے روشنی اور عشقِ حقیقی کی آسمانی کتاب ہے۔ (کائنات پر محیط) علم ورحمت کے ساتھ چین جا کر آ گئے (خوش آمدید)۔

۷۔ اے یارِ جانی! تو مصطفیٰ کا جانشین اور آلِ پاکِ مرتضیٰ ہے۔ اپنی عظمت کے ساتھ چین جا کر آ گئے (خوش آمدید)۔

۸۔ اے آفتابِ نور! عالمِ انسانیت کو تو اپنے نور سے ہمیشہ جگمگا رہا ہے۔ اے یارِ جانی! نور کی عادت کے ساتھ چین جا کر

واپس آئے (خوش آمدید)۔

۹۔ اے یارِ جانی! تو (کونین کا) شہنشاہ، ماہِ خوبان اور دین و دنیا میں سخی ہے۔ انتہائی سخاوت کے ساتھ چین جا کر آ گئے (خوش آمدید)۔

۱۰۔ اے یارِ روحِ من! تو (علم و حکمت اور عشق و محبت کی) کانِ شکر ہے تو جہاں کہیں بھی مقیم ہے ہمارے دل اور جان تیرے ساتھ ہے۔ ہمارے دلوں کی عقیدت و محبت کے ساتھ چین جا کر آ گئے (خوش آمدید)۔

۱۱۔ اے آقا! تو نصیر الدین کو قوم کا ترجمان بنا کر شوق و محبت کے ساتھ یہ کہلا دے، ''اے یارِ جانی! مہر و شفقت کے ساتھ چین جا کر آ گئے (خوش آمدید)''۔

سرِ کیت

۱۔ جان کے آقا کی (ظاہری اور باطنی) کرامات کوکوئی بیگانہ نہیں جانتا ہے۔خزانۂ نور اور دانائے دین کے (گونا گون) معجزات ایسے ہیں کہ اُن تک کسی غیر کی رسائی ناممکن ہے۔

۲۔ (زندہ) اسمِ اعظم کو پہچان لینا آسان نہیں ہے کیونکہ صرف حضرت آدمؑ کو علمِ اسماء کے معجزات کی معرفت حاصل تھی۔

۳۔ ہم نور کی روشنی میں عشق کے کعبہ اور نور کے قبلہ (امامِ حیّ وحاضر) کے (روحانی علمی اور عقلی) کرامات کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

۴۔ قطرہ (روحِ مومن) کو دریا (نورِ امامت) سے ملنے کے بعد اب کیا غم ہوسکتا ہے۔ وہ اب دریا میں (کتابِ روح اور کتابِ کائنات سے متعلق) کرامات (ہی کرامات) کو دیکھے گا۔

۵۔ (جب میں نے) اپنے دل میں اس کا باطنی دیدار کیا تو وہ گنجِ مخفی ایسا دکھائی دیا۔ چشمۂ عقل اور دریائے علم وحکمت کے معجزات (بےشمار اور ازبس عجیب) تھے۔

۶۔ اے سالک! (علم وعمل کی ریاضت کے ذریعے) خود شناسی کا مرتبہ حاصل کر کے گنجِ مخفی (معشوقِ حقیقی) کو پالو اس طرح مدرسۂ عالمِ شخصی میں ذاتِ یکتا کے معجزات کی تعلیم حاصل کرلو۔

۷۔ (اے مومنِ صادق!) تیرے عالمِ شخصی میں روح کی ایک (وسیع) کائنات (پنہاں) ہے۔اس حقیقت سے آگاہ ہو جاؤ (اور اس کی تسخیر کی کوشش کرو) تمہیں روح کی دنیا کے (بابرکت) کرامات پر یقین کیوں نہیں آتا ہے؟

۸۔ محبوبِ جان کی محبت کو دل میں بسانے میں کرامات ہی کرامات ہیں۔ میں ذکر (وفکر) کی محفل کے (روشن) معجزات کو کیسے بھول سکتا ہوں؟

۹۔ معجزات کے سمندر کے موتی عاشقِ صادق کے لئے (ہر طرف) بکھرے پڑے ہیں۔ یہ گویا آسمانوں سے زمین تک کرامات کی فراوانی ہے۔

۱۰۔ اے عشاق! (ہادیٔ برحق کے امر و فرمان کی روشنی میں) اپنی باطنی آنکھ کو کھولو اور اس کے ذریعے فکری مشاہدہ کرو اس طرح تم ہر مقام پر اپنے ساتھ کرامات کو دیکھ سکو گے۔

۱۱۔ جان، جانان اور قرآن کے تمام اسرار دین اور دنیا کے برحق امام (ہی) کے معجزات ہیں۔

۱۲۔ اے سالکین! مبارک ہو کہ آپ زندہ معجزات کے ساتھ نورِ قرآن کا دیدار کرو گے۔ زندگی بھر آپ ان کرامات کا مشاہدہ کرو گے۔

۱۳۔ نورانی مُدرّس (امامِ عالی مقام) کے طفیل سے قرآنِ حکیم ایک عجیب وغریب خزانہ ہے۔ علم وحکمت کے نورانی موتی جگہ جگہ بکھرے پڑے ہیں (انہیں پہچاننے کی ضرورت ہے اس لئے کہ) معجزات سے کم نہیں ہیں۔

۱۴۔ فنائے عشق کی برکات کے زیرِ اثر کبھی مشک، کبھی عطر اور کبھی عنبر کی خوشبو آتی ہے۔ یہ سب عشق ومستی کے عجائبات سے مملو معجزات ہیں۔

۱۵۔ نور کے عارفین کو حضرت موسیٰ کے نور اور کوہِ طورِ معنوی کے (زندہ) معجزات کے بارے میں بہت پہلے سے آگاہ تھے۔

۱۶۔ (اے مومنِ صادق!) تو صرف امر کے مالک کے بتائے ہوئے راستے پر (ثابت قدمی کے ساتھ) چل تا کہ تم نورانی حضور کے معجزات کو (ظاہر و باطن میں) دیکھ سکو۔

۱۷۔ آسمانِ روحانیت سے غیب کی (علمی و روحانی) نعمت کا نزول اب بھی ہو رہا ہے۔ (اے سالکین!) آپ زمانے کے عیسیٰ کے معجزات کو خوب سمجھ لینا (ورنہ ناشکری ہوگی)۔

۱۸۔ (اے مومنِ صادق!) تو معجزات اور حکمتوں اور اسرار کو عقلی محل کے دینی بادشاہ کے عالمِ شخصی میں دیکھنے کی کوشش کرنا۔

۱۹۔ نورانی معشوق کے لئے اس کا جسم گویا ایک نقاب ہے۔ عوام الناس پردۂ نور کی کرامات کو کہاں جان سکتے ہیں۔

۲۰۔ میرے امام کے پاس حکمتِ دین کی نورانی ذوالفقار ہے اس کے (نورانی) ہاتھ کے اشارے سے وجود میں آنے والے باطنی اور ظاہری معجزات عجائبات سے مملو ہیں۔

۲۱۔ اے نصیر الدین! دینی محل کے درِ اقدس پر فنائیت کے احساس کے ساتھ خاک ہو جاؤ تا کہ تو دین کے آقا کے (بے شمار) معجزات کو دیکھ سکو۔

تحفۂ جشنِ سیمین

۱۔ اے عشاق! دیکھیں سلور جوبلی اپنے دامن میں دینی دولت اور عرشِ اعلیٰ سے نازل شدہ حکمتِ ایمان لے کر آئی ہے۔

۲۔ میرا شہنشاہ جشنِ سیمین میں نور کی روشنیوں سے تابان ہو کر تشریف لائیں گے۔ وہ نور کے پیروکاروں کے لئے نور کی جنت ساتھ لے آئیں گے۔

۳۔ وہ (اہلِ محبت کے لئے) علم و حکمت کے جواہرات، نور کی کنجیاں، شرابِ محبت اور جان کی راحت لے کر آئیں گے۔

۴۔ وہ جان کی زینت، دل کی بہار اور دین و دنیا کا نیکنام (بادشاہ) ہے۔ اس طرح وہ عشق کے عطر اور دین کی عزت لے کر تشریف لائیں گے۔

۵۔ آسمانِ روح سے نور کی بجلی بن کر جلوۂ طور کی روشنی پھیلنے لگی۔ خورشیدِ انور نورانی رحمت لے کر عنقریب ارضِ شمال میں طلوع ہوگا۔

۶۔ اے سیم کی جوبلی! تیری برکت سے ہماری روح کی شادمانیاں سال بھر جاری ہیں۔ معشوقِ حقیقی دولتِ عشقِ سماوی کی دولت لے کر اب تشریف لانے والے ہیں۔

۷۔ گلشنِ دل کے پھولوں کا عطر راہِ معشوق میں چھڑک جائے۔ اے عشاق! حسن کا بادشاہ زینت و رونق لے کر تشریف لائے۔

۸۔ اے محلِ دین کا بادشاہ! تو عقل کی کان اور علم کا سرچشمہ بن کر ہوائی گھوڑے (جسمِ لطیف) پر سوار ہو کر روحانی برکت

کے ساتھ میرے پاس آجا۔

۹۔ اے پدرِ روحانی! آجا تیری روحانی اولاد جشنِ سیمین کے تحفے کے منتظر ہیں۔ گنجِ مخفی سے ہم سب کے لئے نورانی ہدایت کے موتی لے کر تشریف فرما ہوجا۔

۱۰۔ اے معشوقِ حقیقی! اپنی انتہائی شیرین محبت کی کرامت سے ہمیں فیض یاب کر۔ (اس مقصد کے لئے) نور اور محبت کی کرامت لے کر آجا۔

۱۱۔ تیری مقدس محبت نورِ معرفت ہے اور تیری حقیقت (بلند ترین) روحانی بھید ہے۔ اے محبوبِ حقیقی! تیری الفت سے ہم قربان ہوجائیں اپنی مقدس محبت لے کر تشریف فرما ہوجا۔

۱۲۔ نورِ قرآن کے طفیل سے میں نے انفرادی قیامت کے (عجیب وغریب) معجزات کا مشاہدہ کیا۔ محبوبِ جان میری شدید مصیبتوں کے دوران میرے لئے قیامت لے کر تشریف لائے۔

۱۳۔ اے عشاق! آجاؤ ہم اپنی زندگانیوں کو (اس کی خوشنودی میں) واقعی قربان کریں۔ کیونکہ دینی رحمت لے کر آلِ پیغمبر کی مبارک تشریف آوری ہونے والی ہے۔

۱۴۔ اے جانان! میری بہشت تیری ذاتِ پاک اور اے جان! میری خودی تو خود ہے۔ (اس حقیقت کی دلیل یہ ہے کہ) تو نے نور کی وحدت کے بارے میں مجھے ایک شیرین راز بتایا ہے۔

۱۵۔ نصیرالدین نے تیری پاک محبت کے طفیل سے جان کی دولت کمائی ہے۔ اے آقا! خزانۂ الفت لے کر جشنِ سیمین میں تشریف فرما ہوجا۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

خوش آمدی

۱۔ اے زمانے کے دینی شہنشاہ! از راہِ عنایت وشفقت میرے دل میں آ کر مقیم ہوجا۔ اے شاہِ زمان! خوش آمدی۔ تو خدا کی شان اور خدا کا نور ہے، اے رحمت کی کان! خوش آمدی۔

۲۔ (تو) عالمِ جسمانیت کا نامدار، تمام ارواح کا بادشاہ ہے۔ ہم سب کی (مشترکہ) جان اور سب کا یار ہے۔ اے جانِ جہان! خوش آمدی۔

۳۔ (تو) نور (کے حسن و جمالِ معنوی) کا ماہتاب، (عاشقین کے لئے) یقین و ایمان کا آفتاب، علم و حکمت کا آسمان اور (زندہ) خانۂ خدا ہے۔ تو حسن و جمال کا جلوہ اور عزت و حیا کی دستار ہے۔ اے عالمِ وحدت کی شان! خوش آمدی۔

۴۔ (تو) عشقِ سماوی کا خوشبوئے نورانی بہار، عاشقِ صادق کی جان و دل کا مرتبۂ اعلیٰ اور (ظاہر و باطن کے) اسرار کو جاننے والا (دانا) ہے۔ اے جانوں کی جان! خوش آمدی۔

۵۔ (تو) مظہرِ نورِ خدا اور وارثِ دینِ مصطفیٰ اور جانشینِ مرتضیٰ ہے۔ اے نورِ مبین خوش آمدی۔

۶۔ (تو) ازل کے حقائق و معارف کا خزانہ اور پروردگار کی ازلی کان کا گوہرِ عقل ہے تو خالص علم کا چشمہ ہے۔ اے شاہوں کا بادشاہ! خوش آمدی۔

۷۔ دین کی حفاظت کے لئے فولاد کی دیوار، فولاد کا قلعہ اور فولاد کی چھت ہے۔ تو خدا کی (طرف سے) حفاظت اور خدا کا سایۂ نورانی ہے۔ اے مقامِ امن و امان! خوش آمدی۔

۸۔ (اے محبوبِ حقیقی!) تو کتابِ عقل بن کر تشریف لاتا ہے۔ علم و حکمت کے دروازے کھول کر پیروکاروں کو (جسمانی اور

روحانی) تعلیم وتربیت سے آراستہ کرتا ہے۔اے شاہِ زمان! خوش آمدی۔

۹۔ (اے آفتابِ نور!) تیری نظرِ رحمت سے ہماری جانیں بانصیب ہوجائیں (اس لئے کہ) تیری نظر (انتہائی) شیرین ہے، تیری لذیذ آواز سے ہم فیض یاب ہوجائیں۔نور کی زبان سے گفتگو فرحت بخش ہے۔اے مالکِ دین! خوش آمدی۔

۱۰۔ نور کے سخی کی مہربانی دیکھ کر اور دین کی زمین کو شاداب دیکھ کر اور علم وحکمت (کے جلوے) دیکھ کر مجھے نئی زندگی ملے گی۔ اے نورِعیان خوش آمدی۔

۱۱۔ تو علمی جہاد کی ذوالفقار، عقلی معموریت کا نامدار اور دنیائے عشق کا یارِ جانی ہے۔اے خزانۂ مخفی! خوش آمدی۔

۱۲۔ (اے محبوبِ حقیقی!) ہم تیرا مبارک جسم بن جائیں تو جان بن جا، ہم قاری بن جائیں گے تو قرآن بن جا ہم (احساسِ فنائیت میں) مٹی کی طرح ہیں تو (فیض دینے والا) آسمان بن جا۔اے نورِ قرآن خوش آمدی۔

۱۳۔ ہمارے دل میں جگہ جگہ شادمانی کے باغ آباد ہوگئے ہیں۔روح کے میدان میں ہر طرف چراغ روشن ہوگئے ہیں۔ کرامات کے ساتھ (حوروغلمان کے) خیمے نظر آرہے ہیں۔اے زندہ نورانی سروخوش آمدی۔

۱۴۔ عاشقانہ وعارفانہ نماز پڑھ کر میں مست ہوگیا تیری مقدس محبت کے راز کو جان کر میں مست وسرشار ہوگیا۔میں جنت کی گوناگون نعمتوں کے ناز میں مدہوش ہوگیا۔اے شاہِ معشوقین خوش آمدی۔

۱۵۔ اے یارِ جانی! نصیرالدین کے (زرین) اقوال ایسے ہیں جیسے ہر طرف علم وہنر کی فراوانی ہے۔اے کریم! یہ روزگار تیری برکت سے جاری وساری ہے۔اے خزانۂ گرانمایہ! خوش آمدی۔

مبارک صد مبارک جشنِ سیمین

۱۔ اے عشاق! زمانے کے مرتضیٰ کا دیدار آپ کو مبارک ہو، (اس دیدار کے نتیجے میں) آپ کی روح کی شادمانی مبارک ہو۔

۲۔ جشنِ سلور جوبلی آپ کو ہزار بار مبارک ہو۔ نورِ امامت کے موتیوں کی زینت و رونق مبارک ہو۔

۳۔ وہ ازل سے ابد تک قائم و دائم ہے۔ زمانے کا حیدر کرار مبارک ہو۔

۴۔ حقیقی بلند اسرار کو بیگانے کیا جانتے ہیں۔ آپ کو آسمانِ کرامت تک رسائی حاصل ہے مبارک ہو۔

۵۔ بیگانے شہنشاہِ نور کے لئے اقرار نہیں کر سکتے ہیں۔ آپ کے لئے محبوبِ جان نے اس اقرار کو آسان بنایا ہے مبارک ہو۔

۶۔ آپ علی کے دین کو مستحکم کرتے ہیں اور (اس سلسلے میں) مشقت اُٹھاتے ہیں۔ اے اہلِ محبت! آپ کی یہ مشقت مبارک ہو۔

۷۔ کبھی اس کی محبت میں آپ غمگین ہو جاتے ہیں۔ نورِ الٰہی کے لئے آپ کا غمِ عشق مبارک ہو۔

۸۔ اے عشاق! آ جاؤ اب آسمانوں کے (زندہ) ستون کا سہارا لو۔ اے گروہِ مومنان! ہزار بار مبارک ہو۔

۹۔ اے اہلِ محبت! آؤ نورِ خدا کے (زندہ و معجزانہ) قلعہ میں داخل ہو جائیں۔ خدا کے قلعۂ امن کا دربار مبارک ہو۔

۱۰۔ میں نے (ایک) عجیب و غریب روحانی جنگ کا مشاہدہ کیا ہے۔ آپ خدا کے (روحانی) لشکر ہیں، سردار مبارک ہو۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

۱۱۔ دنیا میں آپ کو کیا غم ہے آپ کے لئے (آسمانی) رہنما ہے۔ ہمیشہ آپ کی روح کا غمخوار مبارک ہو۔

۱۲۔ نورِ امامت (کی ہدایت) کے موتی آپ کے لئے ہر جگہ بکھرے ہوئے ہیں۔ مریدوں کے لئے نورانی موتیوں کا انبار مبارک ہو۔

۱۳۔ آپ کو (عرشِ اعلیٰ میں موجود زندہ) پوشیدہ زندہ خزانہ نصیب ہو چکا ہے۔ اے عشاق! عرشِ اعلیٰ میں موجود (علم و حکمت کے) اسرار مبارک ہو۔

۱۴۔ نورانی ہدایت کے جواہرات اب آپ کو مہیا ہوں گے۔ امام الوقت کے عشق و محبت کا بازار مبارک ہو۔

۱۵۔ اے عشاق! نصیر الدین شوق و محبت سے آپ سب کو کہتا ہے ''زمانے کے مرتضیٰ کا دیدار مبارک ہو''۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

الحمدللہ

۱۔ اے آفتابِ نور! (عشاق کے دلوں کو منور کرنے کے لئے ان کے عوالمِ شخصی میں) طلوع ہو جا۔ الحمدُ للہ۔ (اس لئے کہ) تو عالمِ فیاضی کا بادشاہ ہے الحمدُ للہ۔

۲۔ تو زمانے کا امامِ عالی مقام اور آقا اور حضرت محمد مصطفیٰ کا برحق جانشین ہے الحمدللہ۔

۳۔ اے میرے معشوقِ حقیقی! تو ایمان و ایقان کا بادشاہ ہے (تیری تشریف آوری پر) خوش آمدید۔ آ جا ہماری (ناچار) روح تجھ سے قربان ہو۔ الحمدللہ۔

۴۔ آ جا! تو ہمارے دلوں کی بہار، نورانی معشوق اور دونوں جہانوں میں عشاق کا جانان ہے الحمدللہ۔

۵۔ تیرے مقدس نور کی روشنی میں ہزاروں معجزات ایسے ہیں جن کا (تیرے لطف و کرم سے) یقیناً میں نے (باطنی آنکھ سے) مشاہدہ کیا ہے الحمدللہ۔

۶۔ تو نے روحانی آسمان سے (جہاں ہمیشہ سے گنجِ مخفی موجود ہے) اپنے مریدوں کے لئے عقل و جان کی نعمتوں کا دسترخوان بچھایا ہے الحمدللہ۔

۷۔ اے محبوبِ جان! تو حضرت علی مرتضیٰؑ کا جانشین اور ہمارے لئے مشکل کشا ہے۔ الحمدللہ۔

۸۔ تو ازل سے نورِ الٰہی کا خزانہ اور خداوندِ قدوس کے باطنی حسن و جمال کا مظہر ہے الحمدللہ۔

۹۔ وہ (امامؑ) باکرامت، سردارِ مومنین اور زمانے کا علیٔ مرتضیٰ ہے الحمدللہ۔

۱۰۔ تو زمانے کا روحانی بادشاہ ہمارے دین کا ہمدرد اور پرہیزگاروں کا امامؑ ہے الحمدللہ۔

۱۱۔ امامؑ کی سلور جوبلی اپنے اندر ہزاروں (ظاہری و باطنی) برکتیں لئے سال بھر جاری ہے۔ الحمدللہ۔

۱۲۔ وہ (امامؑ) فیاضوں کا بادشاہ، دینِ اسلام کا سردار اور عالمِ انسانیت کے تمام افراد کے لئے فیاض ہے، الحمدللہ۔

۱۳۔ نورِ امامت کے شرابِ عشق کی خوشبو کے زیرِ اثر یہ بندۂ حقیر فنائے عشق ہو چکا ہے، الحمدللہ۔

۱۴۔ خضرِ زمانؑ کی پُرحکمت قیادت کی برکت سے میں نے (حقیقی) آبِ حیات پی لی، الحمدللہ۔

۱۵۔ امامِ عالی مقامؑ کے باطنی اور نورانی دیدار (جو روحانیت و نورانیت کی چوٹی پر ہے) کے دوران جس بابرکت عقلی و عرفانی معجزے کا مشاہدہ ہوا اُس کے جلال و جمال کے زیرِ اثر میں (بہت) پہلے ہی قربان ہو چکا ہوں، الحمدللہ۔

۱۶۔ نصیرالدین کو قرآنی حکمت کا خزانہ کس (عظیم نورانی ہستی) نے دکھایا؟ زمانے کے ہادیٔ برحق (امامِ عالی مقامؑ) نے اُسے یہ نعمت عنایت کی ہے، الحمدللہ۔

IS W LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

کھوت بہ عجب سرِ گُسِن

۱۔ یہ کیسا عجیب وغریب معجزہ ہے کہ مجھے ایک آفتابِ نور کا دیدار نصیب ہورہا ہوں۔ میں جانِ جہان کو جامۂ بشریت میں ملبوس دیکھ رہا ہوں۔

۲۔ (محبوبِ حقیقی) عالمِ ملکوت میں (نفسِ واحدہ کے مرتبے میں) تمام ارواح کا مرکز بنا ہوا ہے اور اسی (نورانی ہستی) کو عالمِ ناسوت میں شاہِ زمان کی صورت میں دیکھ رہا ہوں۔

۳۔ میں رحمت کی کان کو ایک نورانی دنیا بن کر، عالمِ عقل کا آسمان بن کر اور حکمت کا قرآن بن کر دیکھ رہا ہوں۔

۴۔ وہ شریعت کا بادشاہ بھی ہے طریقت کا پیر بھی، نور کی حقیقت بھی وہی ہے، نورِ عیان کو دیکھ رہا ہوں۔

۵۔ (اے سالکین! عقل کی نظر سے) دیکھو تو سہی کہ کس طرح ساری ارواح (عالمِ علوی میں) محبوبِ حقیقی کی ذات و صفات سے منسلک ومتحد ہیں۔ میں جانوں کی جان کو جان کی ایک دنیا بن کر دیکھ رہا ہوں۔

۶۔ میں نے (خوش بختی سے) نورِ ازل (وابد) کا مشاہدہ کرلیا ہے زمانے کے سلطانِ دین کی معرفت حاصل کرلی ہے اسرارِ الٰہی کا (زندہ) خزانہ علی کو گنجِ مخفی کے مرتبے میں دیکھ رہا ہوں۔

۷۔ خدا کا شکر ہونا چاہئے کہ میرے پدرِ روحانی نے مجھے (تاریکی سے نکال کر) روشنی کی طرف لایا ہے۔(یہ عجیب بات ہے کہ) میں اپنے تنگ دل میں دونوں جہانوں کو دیکھ رہا ہوں۔

۸۔ زمانے کے علی کی معرفت ہماری روح کے لئے گویا ایک سلطنتِ روحانی ہے۔ اب ہم سب عشاق ایک ہوں گے (اس

لئے کہ) میں وحدت کی شان (اور آثار) کو دیکھ رہا ہوں۔

۹۔ یا اللہ ! یہ تیرا کتنا بڑا معجزہ ہے کہ نور کے عظیم محل کا درِ اقدس کھول دیا گیا ہے۔ اے پدرِ روحانی ! (تیری نوازش سے) ہم اس محل کے اندر چلے جائیں گے اس لئے کہ مجھے مہر (وشفقت) کا نشان نظر آرہا ہے۔

۱۰۔ نورِ اقدس کا یہ ایک عجیب معجزہ ہے کہ مجھے اپنے دل میں ہر طرف نور کے (روشن) چراغ نظر آرہے ہیں۔ اس منظر میں (لطیف) باغ وچمن اور زندہ سرو کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۱۔ علم کی تلوار اور حکمت کی ڈھال دیکھ رہا ہوں۔ (حق کے غلبہ کے لئے) روحوں کی جنگ کے دوران مجھے ذکرِ الٰہی کے اوزار نظر آرہے ہیں۔

۱۲۔ شکر ہے کہ ہمارے پدرِ روحانی نے مجھے خزانۂ قرآن سے آشنا کر دیا ہے۔ اس کے پاس خدا کی طرف سے نورِ قرآن کو دیکھ رہا ہوں۔

۱۳۔ امام اول وآخر بھی ہے، ظاہر وباطن بھی۔ (اس طرح) وہ کامل وکل بھی ہے، (اس لئے کہ) میں اُسے کانوں کی کان دیکھ رہا ہوں۔

۱۴۔ زمانے کا شاہ کریم علم وحکمت کا عظیم (وبلندترین) آسمانِ روحانیت وعقلانیت ہے۔ وہ اسرارِ جان کا خزانہ دار ہے۔ میں اس کو شاہوں کے شاہ کے مرتبے میں دیکھ رہا ہوں۔

۱۵۔ (اے محبوبِ حقیقی !) نصیر الدین تیرے مقدس عشق ومحبت کا غلام ہے۔ زہے نصیب میری روح (ہزار بار) فدا ہو۔ تیری دنیائے محبت میں (ظاہری اور باطنی) امن وامان کو دیکھ رہا ہوں۔

اُن زمانا مرتضیٰ با

۱۔ تو زمانے کا مرتضیٰؑ ہے یا امیر المومنینؑ۔ تو مصطفی کا جانشین ہے یا امیر المومنینؑ۔

۲۔ تو امر کا مالک، عالمِ دین کا حاکم اور محلِ عقل کا بادشاہ ہے۔ تو مظہرِ نورِ خدا ہے یا امیر المومنینؑ۔

۳۔ تو قرآن کا نور، فرقان کا راز، دین کی جان اور ایمان کی روح ہے۔ تو پیشوائے حقیقت ہے، یا امیر المومنینؑ۔

۴۔ تو پروردگار کا راز، (زندہ) خزانۂ مخفی اور انبیائے کرام کا رازدار ہے۔ تو اولیاء کا بادشاہ ہے یا امیر المومنینؑ۔

۵۔ تیری شمشیر ذوالفقارِ علم ہے اور لشکرِ عقل تیرا تابعدار ہے۔ تو (جوانمردی میں) شاہِ لافتیٰ ہے یا امیر المومنینؑ۔

۶۔ بائے بسم اللہ کو جو اساسی نقطہ ہے تیری ازلیت کی مثال ہے۔ تو نقطہ نقطہ کی صورت میں سارے علم و حکمت پر محیط ہے یا امیر المومنینؑ۔

۷۔ تو ہر زمانے میں روح اور عقل کے لئے نور کا شفیق طبیب ہے۔ تو (امراضِ روحانی و عقلانی کے لئے) دوا اور شفا ہے یا امیر المومنینؑ۔

۸۔ ہر وقت اور ہر مقام پر تو ہماری جان بھی ہے اور جانان بھی۔ عشاق کے دلوں کی تمنا ہے یا امیر المومنینؑ۔

۹۔ میرے عالمِ خواب اور خیال پر تیرا مقدس خیال محیط ہے۔ تو اس حقیقت کا خود گواہ ہے یا امیر المومنینؑ۔

۱۰۔ ظاہر میں تو مجھ سے بہت دور ہے پھر بھی مجھے غم نہیں (اس لئے کہ) عالمِ شخصی میں تو میرے ساتھ ہے، یا امیر المومنینؑ۔

۱۱۔ (زندہ) نور کی محبت ایک آسمانی دولت اور معرفت ایک آسمانی خزانہ کی مانند ہے۔تو خزانۂ وحدت کا پیشوا ہے، یا امیرالمومنینؑ۔

۱۲۔ (اے محبوبِ حقیقی!) ہمیں چشمِ باطن عنایت کر کے ہمارے دل میں روح کی ایک (روشن) دنیا کو آباد و شاداب کر دے۔تو دونوں جہانوں میں فیاض ہے، یا امیرالمومنینؑ۔

۱۳۔ اے زمانے کے آقا! تو مشکلوں کو آسان کرنے والا مالک ہے۔تو (اپنے نور کے توسط سے) ازل سے مشکل کشا ہے، یا امیرالمومنینؑ۔

۱۴۔ (اے قاضی الحاجات!) میں محتاج ہوں، انتہائی محتاج ہوں، میری فریاد سن لے۔تو ہر زمانے میں حاجتوں کو پورا کرنے والا ہے، یا امیرالمومنینؑ۔

۱۵۔ تو مصطفیٰ کا نور، مرتضیٰ کی جان اور ربِ کریم کا آئینہ ہے۔تو نورِ ہدایت کا سرچشمہ ہے، یا امیرالمومنینؑ۔

۱۶۔ تو آسمان سے نورِ الٰہی کی رسی بن کر نازل ہوا ہے۔تو علم وحکمت کا بادشاہ ہے، یا امیرالمومنینؑ۔

۱۷۔ میں اپنے دل وجان کی تمنا اور عشق ومحبت کی شادمانی کے ساتھ تیرے قدم گاہ سے فدا ہوں، یا امیرالمومنینؑ۔

۱۸۔ نصیرالدین مفلس اور غریب ہے جو تیرے درِ نورانیت پر آکر (عاجزانہ) التجا کرتا ہے۔تو فیاضوں کا بادشاہ ہے یا امیرالمومنینؑ۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

سِرّ مکتبِ برکش

۱۔ میں نے خزانۂ اسرارِ قرآن میں اس (محبوبِ جان) کا علمی دیدار کیا۔ (اے عشاق!) وہ کائنات کی جان ہے اس لئے اسے (چشمِ بصیرت سے) دیکھو، میں نے اپنی جان (عالمِ شخصی) میں اس کا دیدار کیا۔

۲۔ قید خانے کی (شدید ریاضتوں کی) شیرین یاد کو میں (کیوں اور) کیسے فراموش کروں گا۔ (جبکہ) وہ اپنے ساتھ جنت لے کر میرے عالمِ شخصی میں تشریف لائے اور چلے گئے۔ یہ (ناقابلِ فراموش) معجزہ میں نے زندان میں دیکھا۔

۳۔ دنیا میں وہ ایک شہنشاہ ہیں جبکہ آسمانِ روحانیت میں وہ (عظیم) فرشتۂ نور ہیں۔ (عالمِ علوی سے) زمین پر قدم رکھنے والے یار کو میں نے اچانک آسمان میں دیکھا۔

۴۔ (اے سالک!) زمانے کے علی کو (کما حقہ) پہچانو (اس لئے کہ) وہ رسولِ پاکؐ کی بیت الحکمۃ کا زندہ دروازہ ہیں۔ حکمتوں کی گہرائی کی زندہ کتاب کو میں نے ایک (مقدس) گھر میں دیکھا۔

۵۔ (امامِ زمان کے سوا) کسی اور مقام پر حلال شراب (عشقِ سماوی) کا تیار ہونا ممکن نہیں۔ میں نے بادۂ بہشت کو شہنشاہِ الفت کے سبو (کوزے) میں دیکھا۔

۶۔ حسن اور ہنر کے کمال کے لحاظ سے دنیا میں جتنے معشوق ہیں ان سب کو میں نے تیرے نورِ اقدس کی ملاقات کی آرزو میں (بے قرار) دیکھا۔

۷۔ اب عاشقِ صادق کے لئے ظاہری جواہرات کی کیا ضرورت ہے (جبکہ) سب سے قیمتی گوہر کو (جو کائنات و موجودات کا جوہر اور تخم ہے) میں نے مقامِ ازل کی کان (حظیرۂ قدس = مقامِ وحدت) میں دیکھا۔

۸۔ اے روحانی دوستو! آجاؤ اب قرآن کی حکمت کا (بغور) مطالعہ کریں کیونکہ میں نے اس (آسمانی کتاب) میں موجود ساری حکمت کو علیؑ کی شان میں دیکھا۔

۹۔ مکمل اطاعت گزار انسان (معرفتِ نور کے باعث) اپنے عالمِ شخصی میں ایک نورانی عالم کا مالک ہے۔ میں نے عالمِ ملکوت کو ایسے عارف کے باطن میں دیکھا۔

۱۰۔ (ہادیٔ برحق کے) فرمانِ اقدس میں حکمت کی کنجیاں ہیں۔ میں نے اس کی نورانی (اور بابرکت) نظر کو رحمت سے مملو فرمان میں دیکھا۔

۱۱۔ (ایک مومنِ صادق کے عالمِ شخصی میں برپا ہونے والی ذاتی قیامت کے دوران) پدرِ روحانیؑ ہماری مدد کے لئے (روحانی) لشکر لے کر تشریف لائے تھے۔ اس روحانی جہاد کے دوران میں نے پوری کائنات کو میدانِ جنگ دیکھا۔

۱۲۔ اے عاشقِ صادق نصیرالدین! تو اسرار سے مملو قرآن کا اور بھی گہری فکر کے ساتھ مطالعہ کر۔ میں نے قرآن میں دینی آقا کی بے شمار صفات کو دیکھا۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

امامِ آلِ محمدؑ

۱۔ (محبوبِ حقیقی) پروردگار کے نورِ ہدایت ہیں وہ امامِ آلِ محمد ہی ہیں۔

۲۔ (وہ) دورِ قیامت کے امامؑ ہیں اور وہی امامِ آلِ محمد ہیں۔

۳۔ (اے معشوقِ جان!) عشاق کی طرف قدم رنجہ فرمادیجئے تو جانِ اہلِ سعادت یعنی مریدوں کی جان ہے تو ہی امامِ آلِ محمد ہے۔

۴۔ (اے معشوقِ جان!) تو ہی سیادت کی انتہائی بلندی پر ہے۔ طلوع ہونے والا ستارہ ہے۔ تو ہی امامِ آلِ محمد ہے۔

۵۔ تو ہم سب کے لئے کرامتوں کا تاج ہے اور تو ہی امامِ آلِ محمد ہے۔

۶۔ (اے مطلوبِ جان!) محفلِ عشاق میں آجا تو عالمِ ولایت کا بادشاہ ہے اور تو ہی امامِ آلِ محمدؑ ہے۔

۷۔ (وہ) سب کے لئے فیاضی کی کان ہے اور وہی امامِ آلِ محمد ہے۔

۸۔ (وہ) نورِ امامت کا چراغ ہیں وہی امامِ آلِ محمد ہے۔

۹۔ وہ (دین اور دنیا کی آفتوں کے لئے) نجات کا واضح نشان ہیں وہی امامِ آلِ محمد ہے۔

۱۰۔ (وہ حاملِ نور ہونے کے سبب سے) بہشت کی زندہ بشارت ہیں۔ وہی امامِ آلِ محمد ہیں۔

۱۱۔ (اے شاہِ دست گیر!) تو نصیر الدین کی جان و دل کی حمایت ہے۔ تو ہی امامِ آلِ محمد ہے۔

ISW LS
Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

توصیفِ حضرت حکیم پیر ناصر خسرو ق س

۱۔ (حجتِ خراسان حضرتِ حکیم پیر ناصر خسرو) زمانے کے پیر کامل تھے انھوں نے ہمارے لئے (مفید دینی) کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔ (فنا فی الامام ہونے کے سبب سے) وہ نورِ ہدایت میں داخل و شامل تھے۔ انھوں نے ہمارے لئے (تاویلی) کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۲۔ وہ (اپنے ظاہر و باطن میں صاحبِ علم ہونے کے باعث) ایک علمی کائنات تھے وہ باطن میں روشن ضمیر ہونے کے سبب سے ایک فرشتہ تھے (جس کے باعث اس کی ذات نورانیت سے مملوتھی) وہ ارواحِ مومنین کو (علمِ روحانی کے ذریعے سرمدی بقا دینے والے) آبِ حیات تھے۔ انہوں نے ہمارے لئے (حکیمانہ) کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۳۔ وہ کئی (گرانمایہ) علوم کے مالک تھے، وہ دانا تھے اس لئے حکمتِ کثیر کے مالک تھے یہی وجہ ہے کہ آپ نے ادب کو اپنی (حکیمانہ) تحریروں سے مالا مال کیا ہے۔ انہوں نے ہمارے لئے (یادگار) کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۴۔ وہ امامِ عالی مقامؑ کے علمِ تاویل کی ایک کان تھے وہ حقیقت (روحانیت و نورانیت) کے آسمان تھے وہ بہت سے عشاق کے علمی جانان تھے۔ انھوں نے ہمارے لئے بے مثال کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۵۔ ان کی (اسرارِ روحانیت سے مملو) کتابیں (جویانِ علم و حکمت کے لئے) بازارِ جواہرات ہیں ان کا فیض نورانی شادمانی اور ہمارے دلوں کے لئے عقلی (سرور اور) زیب و زینت کی باعث ہیں انھوں نے ہمارے لئے جامع کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۶۔ خداوندِ قدوس کے فضل و رحمت، رسولِ اکرمؐ کے نورِ ہدایت کی برکت اور امامِ آلِ محمد کے امر و فرمان کی حکمت سے

انھوں نے ہمارے لئے (علمی تجلیات سے مملو) دینی کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۷۔ پیر نامدار مریدوں کے لئے علم وحکمت کے دریا، علمِ اسماء اور زمانے کا عقلی یکتا ہیں انھوں نے ہمارے لئے نادر کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۸۔ جوانی ہو یا کہن سالی، وہ (پیر نامدار) (شدید مشکلات اور آزمائشوں کے باوجود) عالی ہمت اور عظیم جوانمرد تھے (اور) راہِ خدا میں شیر بن کر جہالت کے خلاف علمی جہاد کرتے رہے۔ انہوں نے (ہمارے لئے علمی اور نظریاتی رہنمائی کے لئے بیش از قیمت) کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۹۔ خزانۂ قرآن سے ماخوذ ان کے علمی تصورات موتیوں کی مانند ہیں، ان کے علم کی روشنی نورِ معرفت سے ہے۔ جبکہ ان کا بیان رازِ کبریائی ہے انھوں نے (ہماری رہنمائی کے لئے) کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۱۰۔ وہ (پیر نامدار) نورِ امامت کی روشنی اور قرآنی علم وحکمت سے آشنا تھے وہ مستحکم دین کا دروازہ تھے۔ انھوں نے ہمارے لئے (گرانمایہ علمی آثار پر مشتمل) کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۱۱۔ انھوں نے (خداشناسی کے) انتہائی دشوار پہاڑ پر (مریدوں کے لئے علم وحکمت اور ایمان اور ایقان کی) راہیں نکالی ہیں۔ تاریکی میں ہمارے لئے روشنیاں پیدا کی ہیں۔ بیابانوں میں علم وحکمت کے باغ وگلشن آباد کئے ہیں۔ انھوں نے ہمارے لئے (پائیدار علمی تصورات پر مشتمل) کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۱۲۔ (خودشناسی اور خداشناسی کے رموز سے) ہم غافل تھے انھوں نے ہمیں بیدار کیا ہے۔ انھوں نے (اپنی اسرار کشا کتابوں کے ذریعے) اسرافیل بن کر صور بجایا ہے (تاکہ ہمارے اندر غفلت کی تاریکی سے نکل کر نورِ امامت کی روشنی کی طرف آنے کا شعور بیدار ہو سکے) انھوں نے (پائیدار علمی تخلیقات کے ذریعے) بہشت کے علمی پھلوں کی فراوانی کی ہے۔ انھوں نے

ہمارے لئے روح پرور کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۱۳۔ حجتِ امام کے دینی مرتبے میں حضرت پیر بڑی مشقتوں کو جھیل کر ہی حکمت کا سرمایہ پا چکے تھے مگر انھوں نے ساری روحانی دولت کو یکجا کر کے ہمارے لئے گرانمایہ کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۱۴۔ پیر نامدار کبھی کعبۂ حقیقی کے طواف میں اور کبھی اعتکاف میں مصروف ہوتے تھے۔ وہ کبھی روح کے کوہِ قاف (مقامِ وحدت = حظیرۂ قدس) میں (اسرارِ فنا و بقا کے باطنی مشاہدے میں) محو ہوتے تھے۔ انھوں نے ہمارے لئے حکمتی عجائب و غرائب سے مملو کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۱۵۔ ان کے دہنِ اقدس سے جواہرات جیسے اعلیٰ علمی نکات کا آبشار جاری ہوتا تھا۔ ان کے قلمِ مبارک سے کراری علم وحکمت کی طاقت کا اظہار ہوتا تھا۔ (اے عشاق!) آجائیں ان کی (علمی وعقلی) کرامات کے غار (عالمِ شخصی) میں جھانک کر علمی عجائبات کا حکیمانہ مشاہدہ کریں۔ انھوں نے ہمیں علمی تہی دامنی سے نجات دلانے کے لئے حکیمانہ کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۱۶۔ وہ مریدوں کو امام شناسی سے فیض یاب کرانے والے نورِ امامت کا آسمانی درِ دولت تھے۔ ان معنوں میں وہ بلاشبہ حدودِ دین کا ایک (اہم) حصہ تھے وہ علمی جہاد کے لئے خنجرِ حکمت کی تیز دھار تھے۔ انھوں نے ہمارے لئے نایاب دینی کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۱۷۔ حضرت پیر نامدار ظاہری لحاظ سے دنیا سے رخصت ہونے کے باوجود اپنے سرمدی علمی آثار کے باعث اب بھی زندہ و جاوید ہیں۔ وہ حکماء کے بادشاہ کی طرح ہیں۔ اس حقیقت کو دورِ حقیقت میں اب کیا چھپانا کہ پیرِ روشن ضمیر آسمانی علم وحکمت اور معرفت کے لحاظ سے آدم جیسے ہیں۔ انھوں نے (عقل وجان کی سلامتی وکمالیت میں مدد دینے کے لئے) گرانمایہ کتابوں کے خزائن چھوڑا ہے۔

۱۸۔ (میدانِ علم وادب کے دیگر لوگ) جو حکمت سے محروم ہیں کنکر کی مثال ہیں جبکہ پیر نامدار علم وعرفان میں پہاڑ جیسے ہیں

وہ دریائے نورانیت کے آبی پرند ہیں اور ہمارے لئے وہ خزانۂ علم وحکمت ہیں۔(ہمارے لئے ان کا احسانِ عظیم ہے کہ) انھوں نے (عرفانی آئینوں کی طرح) گرانمایہ دینی کتب کے خزانے چھوڑا ہے۔

۱۹۔ وہ گویا عقل کے (عجیب وغریب) کوہِ طور ہیں۔ وہ (فنافی الامام ہونے کی برکت سے) نورِ امامت کی ایک تجلی اور مقدس روح کا ایک کراماتی مظہر ہیں۔انھوں نے ہمارے لئے علمی عجائبات سے مملوخزائنِ کتب چھوڑا ہے۔

۲۰۔ دنیائے علم وحکمت کے اُس عظیم سردار کی شان میں پُرتعظیم سلام ہو۔اُس خزانۂ اسرارِ ازل کے لئے (عقیدت ومحبت کی اشکبار آنکھوں سے) سلام ہو۔ ہمارے (دکھوں کے) مددگار کے لئے سلام ہو (اس لئے کہ) انھوں نے روح کو تازگی اور حیاتِ نو بخشنے والی کتب کے خزائن چھوڑا ہے۔

۲۱۔ نصیرالدین ہمارے پیرِ کامل کا شاگرد ہے ہمیشہ ان کے درِ دولتِ علمی سے فیض حاصل کرتا ہے۔(سرمدی علمی خدمات پر) ہزار باران کا شکرگزار ہے۔پیرنامدار نے لاثانی دینی کتب کے خزائن چھوڑا ہے۔

ISW LS Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science Knowledge for a united humanity

ایک میں سب ہیں

انیر بہم دسپرا اغما لے جاجی فدا　　اینا بہم دستلا اغما لے جاجی فدا
ضمنے بہم آسرا اتھتنے بہم آبلا　　الجی بہم یر دڈا اغما لے جاجی فدا
اکھینیبیم ایکنا شونن بہم آلسترا　　لغن بہم آغرا اغما لے جاجی فدا
ترق بہم غمیس اتا فلغوہی بہم بلکس تا　　جے الپ بہم گرس تا اغما لے جاجی فدا
کرپن بہم گلاب تا نقطا بہم کتاب تا　　کرضن بہم عقاب تا اغما لے جاجی فدا
انے شلے لذت اکھیس انے بیرے حکمت اکھیس　　انے برے دولت اکھیس اغما لے جاجی فدا
الثملر اچھر کے گوہی الچنے گنے نظر کے گوہی　　اومسے نور بے بر کے گوہی اغما لے جاجی فدا
ذکرِ خفی بالے ان نورِ جلی بالے ان　　علمے غنی بالے ان اغما لے جاجی فدا
عشقے پرلیوے اچھر لچنے چپ لم نظر　　اومسٹم نورے برا اغما لے جاجی فدا
نورے ہلن شڈر منی ان ایکل پھر منی　　مشکلے گٹ تھر منی اغما لے جاجی فدا
گوہس لو جہانن الیل جی مکے ثجانن الیل　　گنجِ نہانن الیل اغما لے جاجی فدا
شاہِ حسینان الیل نورے فرشتان الیل　　رومڈے سلطان الیل اغما لے جاجی فدا
جا اس لم جہانے سک خدایے نور خدایے رکث　　میرنے دیا حجاب فنکث اغما لے جاجی فدا
جیمکے ثجان ئیڈبا کنزِ قرآن ئیڈبا　　گنجِ نہان ئیڈبا اغما لے جاجی فدا
علمے سمندر غم عشقے غنیتنخ بٹ ہرم　　انے سیر الیون ڈم ایم اغما لے جاجی فدا
دپنے فٹر اپچی ژور وگا ہمیش گو ہپچی ہچو　　نورے قدمے لیے ٹغو اغما لے جاجی فدا

بُٹ ہُیر اُدفَس مَنی اَدِم کے وَس گَس مَنی — جی اُنے گنے گَس مَنی اغما لے جاجی فدا

اَولبیم دال آتا دَنن بَیَم لال آتا — قُشَل بَیم بجال آتا اغما لے جاجی فدا

غلیس بَیَم جُوڑ ڈا آتا گھر ڈے مُرو جے ھلنڈ آتا — رُوح لوسا کے ھلنڈ آتا اغما لے جاجی فدا

خَٹ پا بَیم لے دَل دَڈاداکے دَرُم کے دَل دَڈا — اَیَشم رُو دے یَل دَڈا اغما لے جاجی فدا

عقلے غریب امیر تا متھن بَیم اسیر آتا — مدد غِچن نصیبہ آتا اغما لے جاجی فدا

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

اتوار ۲۶، نومبر ۲۰۰۰ء

ایک بروشسکی نظم بعنوانِ

ایک میں سب ہیں

کا ترجمہ

۱ میں کئی مثالوں اور کئی معنوں میں مرا ہوا تھا، لے مظہر نورِ خدا! تو نے مجھے ازراہِ کرم زندہ کر دیا، زہے نصیب! میری جان تیرے لئے فدا ہو! میں خوابِ غفلت میں سوئے پڑا تھا تو نے ہی اپنی رحمت سے مجھے بیدار کر دیا، زہے نصیب! میری جان قربان ہو!

۲ میں بہت پہلے ہی سے علمی غذاؤں کے لئے سخت بھوکا تھا، تو نے اپنی مہربانی سے مجھے خوب شکم سیر کر کے کھلا دیا ہے، میں جامۂ جان کے نہ ہونے سے سر مازدہ ہو گیا تھا، تو نے ہی کرم کر کے مجھے روحانی لباس میں ملبوس کر دیا۔

میں علم و ادب میں بہت ہی پس ماندہ تھا تو نے مجھ پر بہت احسان کیا اور مجھے بہت ترقی عنایت کی، زہے نصیب! میری جان تجھ سے فدا ہو!

۳ میں تو کچھ بھی نہیں جانتا تھا اب تو نے اپنی عنایتِ بے نہایت سے بہت کچھ سکھا دیا ہے، میں چشمِ بصیرت سے بے بہرہ تھا تو نے مجھے سب کچھ دکھا دیا۔

میں فی المثل گونگا تھا تو نے مجھے ایک عمدہ قوتِ گویائی عطا کر دی، زہے نصیب! میری جان بار بار قربان ہو!

۴۔ میں علمِ دین میں بڑا مفلس تھا اب میں تیری رحمت سے تونگر ہو گیا ہوں، میں ایک پرندہ سے گرا ہوا پر تھا تو نے مجھے پرندہ بنا دیا۔
میں ایک ناکارہ چیز کی طرح تھا اب مجھے تو نے آراستہ پیراستہ بنا دیا، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۵۔ میں کُرپن (ایک چھوٹی سی گھاس کا ننھا سا پھول جو سطحِ زمین کے برابر ہوتا ہے) تھا تو نے مجھے گلِ سُرخ بنا دیا، میں ایک ذرّہ یا نقطہ کے برابر بھی نہ تھا اور یہ تیرا بہت بڑا احسان ہے کہ مجھے اب ایک زندہ کتاب بنا دیا۔
میں ایک چھوٹی سی چڑیا کی طرح تھا، لیکن تیری نوازش نے مجھے ایک عقاب بنا دیا، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۶۔ تیری محبت کی شیرینی بہت ہی عجیب ہے، تیرے راز کی حکمت بڑی نرالی ہے۔
تیری باتوں کی دولت بڑی عجیب و غریب ہے، زہے نصیب! جانِ من فدائے تُو باد!

۷۔ میرے کان کی روحانی آواز بھی تو ہے، میری آنکھ کی روحانی نظر بھی تو ہے۔
دل و زبان سے ادا ہونے والا اسمِ مبارک بھی تو ہے، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۸۔ ذکرِ خفی بھی تو ہی ہے، نورِ جلی بھی تو ہی ہے۔

علم و حکمت کا غنی بھی تو ہی ہے، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۹۔ تو عشق کی بانسری کی رسیلی آواز ہے (مراد صورِ اسرافیل کی آواز) میری آنکھ کی باطنی نظر بھی تو ہے۔
میری زبان پر آنے والا کلمۂ نور بھی تو ہے، زہے نصیب! میری جان تجھ سے فدا!

۱۰۔ اب ماہتابِ نور بدرِ کامل ہو گیا اور معشوقِ جان میری طرف متوجہ ہونے لگا
اب عقدۂ مشکل کھل جانے لگا، زہے نصیب! میری جان بار بار فدا ہو!

۱۱۔ اے عزیز! تیرے دل میں اک جہان ہے اس کو دیکھنے کے لئے سعیٔ بلیغ کر، جانوں کی بھی ایک جان ہوتی ہے اس کو دیکھنے کے لئے کوشش کر۔
ایک گنجِ مخفی تجھ میں ہے اس کو پانے کے لئے جدوجہد کر، زہے نصیب! جانِ من قربان ہو!

۱۲۔ اے عزیزِ من! شاہِ حسینان کے دیدارِ باجمال و باجلال کو حاصل کر، ایک نورانی فرشتہ کو دیکھ لے۔
سلطانِ روحانی کے پُرنور دیدار کو دیکھ لے، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۱۳۔ وہ میرے عالمِ شخصی کا نور ہے، وہ خدا کا نور اور صبغۃ اللہ (رنگِ خدا) ہے۔
وہ ہمارے لئے حجاب کو ہٹا کر آرہا ہے، زہے نصیب! میری جان نثار ہو!

۱۴۔ میں نے جانوں کی جان کو دیکھا ہے، اور کنزِ قرآن کو پایا ہے۔

Institute for Spiritual Wisdom and Luminous Science
Knowledge for a united humanity

اور گنجِ مخفی کا عرفان حاصل ہوا ہے، زہے نصیب! میری جان نچھاور ہو!

۱۵۔ بحرِ علم بڑا عمیق ہے، شمشیرِ عشق بہت ہی تیز ہے۔
اس کارازسب سے عظیم ہے، زہے نصیب! جانِ من فدا ہو!

۱۶۔ اے جانِ جان! برق کی طرح چشم زدن میں میرے پاس آجا، یہ لے
میری روح ہمیشہ اپنے پاس رکھ۔
اپنا نورانی قدم میرے سر پر رکھ کر مجھ کو شرف بخش دے، زہے نصیب!
میری جان تجھ سے فدا ہو!

۱۷۔ روتے روتے آنسو بھی ختم ہو رہے ہیں اب میرا جسم بھی مُڑ مُڑ کر پیچیدہ
اور عجیب سا ہو گیا ہے۔
میری جان تیرے عشق میں بک گئی ہے، زہے نصیب! میری جان
تیرے لئے فرشِ راہ ہو!

۱۸۔ میں تو گر چکا تھا تو نے مجھے اٹھا لیا، میں ایک بہت معمولی پتھر تھا لیکن تو نے
مجھے لعل بنا دیا۔
میرے اعضاء تیرے عشق کی شقتوں سے بکھر گئے تھے تو نے از سرِ نو
ان کو جوڑ کر درست کر دیا ہے، زہے نصیب! میری جان فدا ہو!

۱۹۔ میں روحانی بیمار تھا تو نے مجھے شفا بخشی ہے اور اپنا عاشق بنا لیا ہے۔
اور اگر عالمِ شخصی کو دیکھا جائے تو تُو نے مجھے آفتاب و ماہتاب بنا دیا ہے،
زہے نصیب! جانِ من فدا ہو!

۲۰۔ میں محفل میں سب سے پست مقام پر تھا تو نے مجھے اوپر سے اوپر بٹھایا
یہاں تک کہ مجھے بالانشین کر دیا۔
تو نے از راہِ حکمت مجھے سماوی انائے علوی کا سایہ یہاں لایا ہے، زہے

نصیب! میری جان بار بار تجھ سے فدا ہو!

۲۱۔ میں تو عقل میں سب سے غریب تھا لیکن تو نے مجھے امیر بنا دیا اور میں تو تجھ سے بہت ہی دور تھا، لیکن تو نے بتدریج مجھ کو اپنی طرف قریب سے قریب تر بنا دیا۔

اور تو نے مجھے مدد دے دے کر نصیر بنا دیا، زہے نصیب! میری جان ہر وقت تجھ سے فدا ہوتی رہے!

ن۔ن۔ (حُبِّ علی) ہونزائی

پیر، ۲۷، نومبر ۲۰۰۰ء